کہکر آنکھوں میں آنسو بھر لائی۔

اب دوبارہ جوتوں کے چرچر کی آواز نزدیک سے معلوم ہوئی اور ساتھ ہی یہ بھی سنائی دیا کہ سلیمٰی! سلیمٰی!! اور قدیرؔ ابولی " سلیمٰی سچ تو کہتی تھی کہ اوس غریب کو سب نے ایک سنہ ہوکر چپ کر دیا اور پھر آپ اوٹھکر دروازے کے پاس جاکر کون ہے۔

آواز — میں تھا شوکت۔

نجمہ — (روتی ہوئی بھرائی ہوئی آواز میں آنسو پونچھکر) شوکت معلوم ہوتا ہے اندر چلے آؤ۔

شوکت قدیرؔ کے پیچھے پیچھے اندر چلا آیا۔ پاس دوسرے پلنگ پر بیٹھ گیا اور مزاج پوچھنے لگا مگر ادھر سے سوائے خاموشی اور رونے کے کوئی جواب نہیں پایا تو چپ ہو رہا مگر ضبط نہ سکا اور دوبارہ پوچھنے لگا "کیوں طبیعت کیسی ہے"

سلیمٰی — (نجمہ کو خاموش دیکھکر) آج تو صبح سے رونے دھونے ہی وقت آگیا مگر نہ معلوم۔

نجمہ — (بات کاٹکر) نہیں جی یہ تو یونہی کہتی ہے رونے سے کیا حاصل ہے رونے سے کوئی واپس آجاتا ہے — میں کیوں روتی۔ (سلیمٰی سے بگڑکر) تمہیں الزام دینا خوب آتا ہے۔

شوکت — بہن بھائی جان پہنچے اب رونے سے کیا ہو سکتا ہے جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا۔

سلیمٰی — ہم صبح سے یہی سمجھا رہے ہیں مگر انکو تو (نجمہ کیطرف انگلی اوٹھاکر) ہمارا کہنا برا معلوم ہوتا ہے یہ تو ہمیں اپنا دشمن سمجھتی ہیں کیا اوسکی ....... اللہ جنت نصیب کرے ہمیں محبت نہ تھی۔

نجمہ — تو اب جانے بھی دو گی (شوکت سے مخاطب ہوکر) تم انکی باتوں پر دھیان نکرو ہاں صغریٰ کیسی ہے اور اوسکی ماں کیا کر رہی ہیں۔

شوکت — میں گھر ہوکر نہیں آیا۔

نجمہ — کیا کھانا بھی ابتک نہیں کھایا۔

شوکت — کھانا کہاں کھاتا۔

[illegible] — (اصغری کیطرف مخاطب ہوکر) دیکھو کھانا تیار ہو تو لے آؤ۔

شوکت ۔ کیون؟ نہین مین مکان پر کہاؤنگا۔

نجمہ ۔ یہان کہا لینے مین کوئی ہرج ہے یہان بہی تو تیار ہے۔

شوکت ۔ وہان بہی تو تیار ہوگا ۔ اور مین تو یہان بہی کہا لیتا مگر میرے ہان ایک آدمی ٹہیرا ہے جسکی مہربانی مجہپر لازم ہے اوسکے ساتہہ ہی کہاؤنگا۔

نجمہ ۔ مہمان کہان سے آگیا؟

شوکت ۔ ہین ۔ ایک بیچارے پردیسی مکان کی تلاش مین پہر رہے تہے پہرتے پہرتے میرے مکان پر چلے آئے اونہین مکان ملا نہین ہے اسلئے اونکو اپنے ہی مکان مین ٹہیرا لیا۔

نجمہ ۔ پہر کوئی مکان تلاش کیا۔

شوکت ۔ اسوقت تک تو کوئی مکان ملا نہین مین نے چارون طرف نگاہ دوڑائی دو چار سے دریافت بہی کیا مگر کوئی بہی مکان خالی نہین حالانکہ مکان کی بہی تلاش [illegible] آنا ہوا (نجمہ سے خاص طور پر) آپکی آنکا بالاخانہ بہی تو خالی ہے۔

نجمہ ۔ خالی تو ہے ۔ کیون؟

شوکت ۔ اونکے ہی واسطے دریافت کرتا تہا۔

نجمہ ۔ کیا اونکے ساتہہ سواریان بہی ہین؟

شوکت ۔ نہین۔

نجمہ ۔ یہی تو قباحت ہے اگر اونکے ساتہہ زنانہ بہی ہوتا تو مین مکان دیدیتی اب ذری سوچنے کی بات ہے تمہین خیال کرو کہ ایسے آدمی کا کیا اعتبار فردوم ہے اوسکے چلدئے ۔ گو مجہے اونکے زنانہ سے کوئی فایدہ نہین ۔ اون سے کچہہ نقصان نہین مگر پہر بہی عیالداری کی حالت مین انسان اسقدر آزاد نہین ہوتا ۔ انکا کیا آج یہان کل کہین اور ایسی حالت مین کچہہ اوٹہا کر ہی چلدئے تو مین کسکو پکڑونگی ۔ حالانکہ مجہے تمہارے کہنے سے کوئی انکار نہین مگر ذری غور کرو۔

شوکت ۔ نہین ویسے تو بڑا معقول آدمی ہے اور بہت ہی معقول اس بات کی مین ضمانت

کے ساتھ چہرے کا رنگ بدلتا جاتا ہے۔
ہلکا ہلکا گلابی رنگ جو بعض بعض وقت اپنی فطرتی صباحت اور گل عارض کی رنگا رنگی
سے مطلع خورشید پر شفق زنی کیا کرتا تھا پھیکا پڑ کر گل پاس سا بنتا جاتا ہے۔ اسوقت تقریباً
ساڑھے بارہ بجے ہیں شوکت اپنے عزیز مہمان کو یاد کر کے تیز تیز قدم رکھتا ہوا آرہا ہے
اور ایک شخص کو جسکی منتظر آنکھیں راستہ کے ہی [illegible] اپنا انتظار کرتے دیکھکر اوسکے نزدیک
کیطرف بڑھا۔ یہ کمرہ ایشیائی وضع پر معمولی فرنیچر سے آراستہ ہے۔ شوکت نے کمرہ کے
اندر قدم رکھا کہ کسی چیز کا عکس جسکو آفتاب کی سرخ و زرد شعاعوں میں تقریباً ایسی قوت کیساتھ
کھینچکر آنکھوں کو خیرہ کرنے کے لئے سامنے لے آئی تھیں اوسکی آنکھوں پر پڑتے ہی
دیوار پر پڑتا معلوم ہوا پڑھا گیا اور غائب ہو گیا اور یہ سمجھ کر رکا کہ خادمہ نے آفتابہ جو ہاتھ
دھلانے کے لئے لا رہی تھی سامنے رکھ دیا اور کہنے لگی۔ " دیر تک آپکا انتظار کیا جب دیکھا
کہ کھانا کھانیکا وقت گذر گیا ایک بجا چاہتا ہے بی بی نے کہا وہ تو دیکھئے کب آتے ہیں
کھانا رکھا ٹھنڈا ہوتا ہی تو انکو کھلا دے "۔ میں نے آتی اور میاں کو دیکھتے کھانا شروع کروا
شوکت ۔ ہاں مجھے دیر ہوگئی تمنے اچھا کیا بہرحال کھانا تو کھایا ہی جاتا۔
یہ کہکر ہاتھ دھونے لگا۔
شوکت ابھی ہاتھ دھو ہی رہا تھا کہ کسی طرف سے ایک شخص کی آواز آئی کہ "کھانا حاضر ہے
دیر سے رکھا ہوا ہے بلکہ رکھا رکھا ٹھنڈا بھی ہو گیا" " آپ اسوقت تک کہاں رہے
شوکت جسنے ابھی کچھ جواب نہیں دیا آواز پر کان لگائے کمرے کے دروازہ میں قدم رکھا کہ
خادمہ نے بڑھکر چپاتی اوٹھائی اور چوکی جو فاصلہ پر پڑی تھی لاکر سامنے رکھدی۔ شوکت اب
بیٹھ گیا اور اپنے از دل عزیز مہمان کے ساتھ کھانا کھانے لگا اور کوکب کیطرف مخاطب
ہو کر کہنے لگا۔ " میں آج فجر سے آپکے لئے مکان کی تلاش میں پھر رہا تھا "
کوکب ۔ پھر ملا۔
شوکت ۔ مکان تو ملا مگر بہت دقتوں سے ملا۔
شوکت ۔ ہاں واقعی آپکو میری وجہ سے بہت تکلیف ہوئی ۔ واللہ میں آپکا بہت

رکھتا ہون ۔
شوکت ۔ یہ آپکا حسن ظن ہے ۔
کوکب ۔ کونسا مکان آپنے پسند تجویز فرمایا ۔
شوکت ۔ بمبئی میں سے لئے جس مکان کی نسبت آپ سے عرض کیا تھا وہی لگگیا
مگر صاحب کیا عرض کرون ایک گذشتہ کا ل اسی رقعہ ترح مین گذرا تب اونہون نے
تقرر کیا پہلے تو اونہون نے کچھ جواب ہی دیا بعد مین کہنے لگے کہ اگر وہ نیک ہو
اور دیانتداری سے ہو تو میرا کوئی نقصان نہین ہے ۔
کوکب ۔ بھلا آپ ہی تو خیال فرمائین کہ مجھے اول تو خلاف وضع کامون سے نفرت
ہی ہے اور پھر ایک غریب الوطن اور سب سے بڑھکر یہ کہ مین اپنے محسنہ کے نیک برتاو کا
[illegible] تو بار احسان گیا ہون نہ برخلاف اوسکے اونکے ساتھ کسی قسم کی بدسلوکی کرون
[illegible] ایسی کاروائیان جن سے دوسرونکو صدمہ پہونچے ۔
شوکت ۔ نہین نہین نے اونکی باتونکو دوہرا خدانخواستہ میرا اس کہنے سے منشا تھوڑا
ہی ہے کہ آپ مین کوئی بد عادت ہے مین قسمیہ عرض کرتا ہون کہ مین نے آپکے
پہلے ہی جو کچھ اون سے کہا وہ آپکو اونکے برتاو سے معلوم ہو جائیگا ۔
کوکب ۔ کیون نہین مجھے آپ سے ایسی ہی امید ہے ۔ خدانخواستہ آپ میرے
برے مین نہین ۔ واللہ آپکے احسانات سے تو مین اسقدر گران سر ہون کہ سر
نہین اوٹھا سکتا آپ میرے محسن ہین ۔
شوکت ۔ اسمین احسان کی کیا بات ہے آپ میری باتون سے کہین یہ نتیجہ نہ
نکالین کہ مین احسان جتلانے کے لئے باتین بنا رہا ہون ۔
کوکب ۔ استغفر اللہ آپکے فرمانیکی بات ہے ۔ بھلا آپکا کیا خیال ہے ۔
اسوقت تک وہ بجے ہین کوئی خسر تنومند جوابی کھڑکی مین بیٹھی اپنے خداداد حسن کو
جسمین بناوٹ اور سنگار کا نام تک نہین بار بار آئینہ مین جھانک جھانک کر نیچی گردن کرکے
دیکھ رہی ہے اور [illegible] جسکی تابش آنکھونکو [illegible] دینے والے [illegible] مانون [illegible] عالم

آدمی کا شیطان آدمی ہے نہیں پھر سے وہ اپنا ایسے خیال ہی کیوں گذرنے لگے

مگر رشید کی خوبصورتی میں کوئی شک نہیں واقعی کتنی پیاری صورت ہے۔ کیا

کوکب انہیں باتوں میں محو تھا کہ شوکت نے ہاتھ پکڑ کر کہا کہ تم کس خیال میں ہو۔ کیا

نیند آگئی۔

کوکب۔ (آنکھیں کھولکر) نہیں تو۔

شوکت۔ نہیں رات بھر کے جگے ہوئے ہو ممکن ہے کہ نیند نے غلبہ کیا ہو

اچھا سو رہیے۔

کوکب۔ ہاں کچھ آنکھیں تو جھپکی جاتی ہیں مگر اب نہیں سوتا۔

شوکت۔ ہاں میں یہ کہتا تھا کہ آپکا جو اسباب ہو وہ اوس مکان میں پہونچا دیا جاتا۔

کوکب۔ بہت اچھا۔

شوکت۔ میرے خیال اسباب تو تھوڑا ہی ہوگا پھر مزدوروں کے بلانے کی

کیا ضرورت ہے۔

کوکب۔ ہاں میرے پاس تو بہت معمولی سامان ہے بس وہی چیزیں ہیں جنکی

سفر میں اکثر تکلیف اوٹھانی پڑتی ہے اور وہ چیزیں بھی اسقدر نہیں جنکے واسطے

قلی کی ضرورت ہو۔ آپکا ملازم ہی یہاں سے وہاں پہونچا دیگا مکان ہی کتنی دور ہے

شوکت۔ یہی تو میں کہتا ہوں کہ جو کچھ سامان موجود ہے اوسکے واسطے تو قلی

بلانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (رفیع ملازم کیطرف اشارہ کرکے) اچھا تم (کوکب کی

طرف اشارہ کرکے) آپکے ہمراہ میر ضیا علی کے مکان تک جاؤ۔ وہاں آپکو

چھوڑ کر اوس مکان میں جسمیں کہ آپ پہلے رہتے تھے جسقدر سامان ہو وہ سب اوٹھا کر

اوس مکان میں پہونچا دو۔

رفیع۔ بہت اچھا۔

رفیع چلنے کو اوٹھتا ہے کوکب کے ساتھ چلنے کو ہے کہ شوکت نے کہا کوکب [illegible]

بولا کہ پھر آپ بھی تو تشریف لائیے۔

شوکت - میں تو اسوقت یہ معافی چاہتا ہوں آپ تشریف لے جاویں رفیع آپکی ہمراہی
میں ہے گھر آپکو بتلا دیگا بلکہ وہیں لیجا کر چھوڑ آئیگا - (اور جیب میں ڈاکٹر رفیع سے ا
لو پہنچی ہے -

کوکب - کیا کچھ بھی آپ سے آئے تھے -

شوکت - تو پھر کس سے مانگتے پھرتے -

کوکب - مکان تو صاف ہوگا -

شوکت - جی ہاں مکان صاف ہے اور چارپائی بھی کوئی نہ کوئی پڑی ہوگی اور اگر نہو تو
رفیع سے کہلا بھیجئے میں بھجوا دونگا اول تو ایک دو پلنگ وہاں بیوی جان کا بھی
پڑا ہوگا اور اگر نہیں ہوگا تو میں آپکے پیچھے پیچھے آتا ہوں سب انتظام کردونگا

کوکب - آپ ضرور تشریف لاویں بلا آپکے تشریف لائے ذرا بدنظمی رہیگی -

شوکت بہت بہتر کہکر اندر مکان میں چلا گیا کوکب اور رفیع ادھر چلے شوکت نے
صحن میں قدم رکھا ہی تھا کہ خلاف معمول محلہ کی دو چار عورتیں بیٹھی ہوئیں دیکھکر وہیں
ڈیوڑھی میں جھجک کر رہگیا -

رشیدہ ایک طرف کو لئے ہیں پلنگ پر لیٹی ہے وہ تین عورتیں سرہانے پائنتی بیٹھی
ہوئیں آہستہ آہستہ سمجھا رہی ہیں کہ "ارے" ناداں نہیں بنا کرتے آج پانچ برس میں
خاوند کا خیال آیا - ہم جانتے ہیں کہ تم ان چار پانچ سال میں ایک پل آرام سے نہیں
بیٹھی ہو لیکن کیا کیا جائے یہ کوئی کسی کے بس کی بات تو ہے نہیں -

رشیدہ کی سہیلیاں جو کبھی کبھی آکر دہیان بٹا دیا کرتی ہیں اسوقت سب موجود ہیں
جتنے منہ اتنی ہی باتیں اپنی اپنی سمجھ کے مطابق سب زور لگا رہی ہیں مگر رشیدہ ہے
کہ ایک کان سے نہیں سنتی اور بیشک محبت اور رنجیدہ ہے کہ لب تک ہلتے نہیں
معلوم ہوتے مگر منہ ہی منہ میں کہہ رہی ہے کہ وہ آہ پہلی صورت میں کیفیت خاوند کا اثر کبھی
سمجھا [illegible] کیا جانتی تھی کہ [illegible] ہوجائیگی [illegible]
نامراد [illegible] اسطرح [illegible] کیا جانتی [illegible]

میں بڑے بڑے قدم رکھتی جا رہی ہے اب کمرے میں پہونچکی طبیعت پوچھی سر پر ہاتھ پھیر کہنے لگی۔ تم آج تمام دن کہاں رہے۔

**شوکت** :۔ وشوکت جو خاموش بیٹھا تھا آہستہ سے، کیا کہوں کہ کہاں رہا۔ مجھے تو آج تمام دن اسی دوڑ دھوپ میں گذر گیا۔

**اماں** :۔ ایسا کیا ضروری کام تھا جس سے اسقدر مارے مارے پھرے۔

**شوکت** :۔ بات یہ ہے کہ وہ بیچارے کوکب جو ہمارے یہاں ٹھہرے تھے انہیں ایک مکان کی تلاش تھی میں نے ان سے وعدہ کر لیا تھا کہ میں تمہیں مکان دلوا دونگا۔ دیتا پہلے بالسن یہاں ہی کو آ گئے۔ اب آج خدا خدا کر کے سبکدوش ہوا ہوں بیوی کو بڑی مشکل سے کہہ سنکر سیدھا کیا۔

**رشیدہ** :۔ تو کیا حرج ہے ایسا ہی ہوتا ہے آدمی کا کام آدمی ہی سے نکلتا ہے اچھا ہے کسیکا بھلا ہو جاوے۔

مسکراتی ہوئی رشیدہ تو اٹھکر رشیدہ اور ان عورتوں کے پاس جو رشیدہ کو گھیرے بیٹھی تھیں جا کر بیٹھ گئی اور شوکت ایک دوسری عورت سے کچھ باتیں کرنے لگا۔ اچھا شوکت کو یہیں باتیں کرنے دیجئے ذری کوکب کیطرف چلئے دیکھیں تو انہوں نے نئے مکان میں جا کر کچھ آرام بھی پایا۔

## تیسرا باب

### یک کرشمہ دو کار

بیخودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے

**نجمہ** :۔ اماں! اماں

**اماں** :۔ ہاں۔

نجمہ۔ یہ آدمی جو ہمارے مکان میں آکر رہا ہے دیکھنے تو نیک معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب سے آیا ہے ہمنے تو بیچارے کی آواز تک نہیں سنی۔

امان۔ تم کیسی بہکی بہکی باتیں کرتی ہو۔ بیچارہ نیک آدمی ہے اوسے فضول کپ شپ سے کیا نتیجہ۔

نجمہ۔ اسوقت تو کہیں باہر گیا ہے۔

امان۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا۔

نجمہ۔ سلیمہ ابھی تو کہہ رہی تھی کہ وہ جو تمہارے ہان کرایہ دار آکر رہے ہیں مجھے ادہر گلی میں ملے تھے۔ خیر رستے تو جانے دو ملے ہونگے مگر امان یہ تو بتاؤ کہ ہماری جایداد کا اب کیا بندوبست ہوگا۔

امان۔ کونسی جایداد؟

نجمہ۔ جایداد بھی کئی ہیں کیا؟ جو آپکو نام رکھکے بتاؤں کہ فلانی جایداد۔ جی وہی ایک جایداد۔

امان۔ تو تم اوسکا کیا بندوبست چاہتی ہو۔ میں نہیں سمجھی۔

نجمہ۔ امان تم بڑھاپے میں کچھ بہک گئی ہو۔

امان۔ بی بی آخر اپنا مطلب بھی تو کہو۔

نجمہ۔ ہان تم سمجھی تو ہو نہیں مطلب کیا خاک کہوں۔

امان۔ میں کیا علم غیب پڑھی ہوئی ہوں کہ تو منہ سے تو کچھ کہے نہیں اور میں آپ سے تیرا مطلب سمجھ جاؤں۔

نجمہ۔ میں تو یہ کہتی تھی کہ پہلے جب کاشتکار لوگ ابا کی (آنسو بھر کے) موجودگی میں ہی سو حیلہ حوالہ کیا کرتے تھے اور اب تو وہ اللہ کے پیارے ہو گئے اب ان سے روپیہ کسطرح وصول ہوا کریگا۔

امان۔ نجمہ تم بچوں کی سی باتیں کیوں کیا کرتی ہو۔

نجمہ۔ تمہیں میری باتیں بچوں کی سی معلوم ہوتی ہیں اچھا گھبراتے نہیں آگے آکے دیکھ لینا۔

نجمہ اپنی اماں سے کچھ دلہن کے متعلق باتیں کر رہی تھی کہ کسی کے زینے پر چڑھنے اور کوٹھے پر پہنچنے کی آہٹ معلوم ہوئی۔ نجمہ چونکی اور سلیما سے کہا " ذری دیکھو تو آپا اوپر زینے میں کون ہے؟

سلیما۔ اجی ہوگا کون وہی ہوں گے۔

نجمہ۔ ہئے وہاں تک جانے میں بھی بوجھ معلوم ہوتا ہے اگر وہاں جا کر دیکھ آتیں تو کیا پیر سے پیر گھس جائیں گے۔

سلیما کچھ نہیں بولی اور سیدھی جوتے پہن کر دروازہ میں جھانک کر چلی آئی اور اپنی جگہ پہ آکے بیٹھ گئی۔

نجمہ۔ (سلیما کو دیکھ کر) کون تھا؟

سلیما۔ (پیشانی پر بل ڈال کر) میں نے تو آپ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ ہوگا کون وہی ہوں گے مگر تم کسی کی سنتی بھی ہو کسی ہو۔ تمہیں تو پاس بیٹھے ہوئے آدمی بھی بہرے معلوم ہوتے ہیں۔

نجمہ۔ (اماں سے مخاطب ہو کر) سلیما کی باتیں بھی سنیں ایک کی اٹھارہ کہتی ہیں اور تیوری کے بل ابھی تک نہیں گئے۔

اماں۔ چلو خاموش ہو رہو اسکی باتوں پر نہ جاؤ۔

یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ سب عورتیں جو پہلے ایک جگہ بیٹھی تھیں ادھر ادھر اپنے اپنے کاموں میں لگ گئیں اور نجمہ خاموش ہو کر ایک طرف ادھر چلی گئی۔

اسوقت شام کے پانچ بجے ہیں آسمان پر سیاہی مائل سرخی پھیلنی شروع ہو گئی تھی سورج بھی عالم محسوسات کے اجالے کو سمیٹ کر کرہ ارض کے سب سے انتہائی تنگ و تاریک گھاٹیوں میں منہ چھپانے کے لئے بڑھ رہا ہے اسکی مقتضاء تاریکی ساعت بھر کے مہمان اجالے کو دفع کرنے کے لئے چاروں طرف سے نمودار ہو کر پھیلنی شروع ہو گئی چھت کی بالائی منزل کا سرے والا کمرہ جو غریب رحیم بخش کے مکان کے داہنے پہلو میں ہے کسی معشوق کی سادگی کی طرح بالکل سادہ دکھلائی دیتا ہے اور کسی رنگین کسی نازنین کے نیم وا غنچہ کی طرح کھلا

اوٹھانا چاہتا تھا کہ رخصت کے قریب اوٹھا کر پیچھے ہی رکھ لیا اور پھر انھیں باتوں میں
لگ گیا کہ متعہ کی رسم تو اہل تشیعہ میں جائز ہے اور ہمارے یہاں ناجائز مگر میں نے
تو سب سے بھی کہہ رکھا تھا کہ میں امامیہ مذہب رکھتا ہوں ان لفظوں کے کہنے سے تو
کوئی برائی نہیں پیدا ہوئی اور اسی پر تو متعہ کی رسم میرے ساتھ ہوئی اگر میں اپنے آپکو
شیعہ نہ کہتا تو پھر رشیدہ مجھے کیسے مل سکتی تھی ۔ مگر سنئیے میں نے تو اوسے پہلے ہی جتلا
دیا تھا کہ میں سنی ہوں ۔ مگر رشیدہ سے مجھے ہرگز یہ توقع نہیں کہ وہ سنی سمجھکر مجھسے ملیگی
سنئیے نہیں یہ ہرگز نہیں ہو سکتا [illegible] ہمیں شیعہ و سنی سے کچھ خوف نہیں آخر
رشیدہ نے جو مجھسے متعہ کیا تھا اوسنے تو یہی سمجھکر کیا تھا کہ میرے ہی شیعہ ہی قائم
رہیں اور قیود شرع امامیہ کے بھی تارک ہوں مگر میں تو اپنے شرع کی رو سے بری نہیں
ہوا اور جب بری نہیں ہوا تو یہی برائی ہے اور جب برے ہی بنے تو پھر ایک دفعہ اور
پھر ہزاروں مرتبہ کا خیال فضول ۔
یہ نتیجہ نکالتے ہی قدم آگے رکھا مگر ٹھٹھک گیا اور شوکت کیطرف مخاطب ہوکر کہنے لگا
کہ آپ یہاں تشریف رکھیں میں ابھی یا تو ابھی واپس آتا ہوں ۔
شوکت ۔ آپ جا کہاں رہے ہیں ۔
شخص ۔ زینہ سے نیچے تک جاتا ہوں ۔
شوکت ۔ خیر ہے تم ایک عرصہ سے فکر میں کیوں ہو رہے ہو جو اوٹھے چلے
رہے ہو اور جو قدم اوٹھایا ۔ ٹھہر گئے ۔
شخص ۔ نہیں سب کوئی فکر نہیں بلکہ بیٹھے بیٹھے مجھے ایک کام یاد آگیا جسکے
میں فوراً اوٹھ کھڑا ہوا اور بعد میں یہ خیال کرکے کہ چونکہ ہمارے یہاں بدون استخارہ
کے کہیں جانا یا کسی کام کا کرنا ٹھیک نہیں اسلیے رکا اور استخارہ کیا وہ ٹھیک معلوم ہوا
چلا کہ پھر شک پیدا ہوا اور پھر دوبارا استخارہ کیا ایکی مرتبہ مجھے اچھی طرح اطمینان ہوگیا
شوکت ۔ تو کتنی دیر میں تشریف لائیگا ۔
شخص ۔ پندرہ منٹ میں حاضر ہوتا ہوں ۔

شوکت - کیا قریب ہی جائیگا -

شخص - (کچھ تامل کے ساتھہ) ہان مین جاتا ہون -

یہ کہکر باہر نکلا تو اندھیری اچھی طرح تہا گئی اور شب تاریک بالکل ظلمات کا نمونہ ہوگئی اندھیری رات کی سائین سائین تند ہوا کے جہونکے جن سے دنیا کا کرہ باد گونج رہا ہے دیکھکر سہم گیا مگر دل کو دلاسا دیکر پھر قدم بڑہایا لیکن کچھہ ایسا خوف طاری ہوا کہ ایک ایک پانون من من بھر کا ہوگیا اوٹہائے نہین اوٹہتا رکتا کہین ہے پڑتا کہین ہے ایسے قدم آگے کو نہ اوٹھے اور تھک کر بیٹھ گیا - سیڑھیون پر بیٹھ گیا اور بیٹھکر - مین سمجھے کیا ہوگیا میرے پانون آگے کو کیون نہین اوٹھتے - اوٹھاتا ہون آگے کو پڑتے ہین پیچھے کو اور دونون پیر کچھ بہاری بھی معلوم ہوتے ہین -

اگرچہ اسوقت تمام دنیا سوتی ہے مگر یہ کہ نیند کی اول سیڑھی پر دونون ہاتھون سے اپنا سر پکڑے لیتا ہے اور بیٹھے بیٹھے دفعتاً گھبرا کر اوٹھا - کھڑا ہوکر اب کو تو بالکل فاترالعقل ایسا بنگیا - کیا تمام رات یہین گنوا دونگا - آخر وہ بھی آدمی ہین انہین بھی کہان کو جانا ہے کبھی وہ بھی سو جائینگے پندرہ منٹ کے بجائے ایک گھنٹہ کے قریب ہوگیا - مگر مین کس کام کو آیا تہا - توبہ توبہ اتنی دیر مین بھول ہی گیا میرے حافظہ پر بھی پتھر پڑ گئے بھلا کہان کے ارادے سے اور کدھر کہان سوچ رہا ہون -

کچھہ یاد آتے ہی قدم جم کر اٹھا ہوا وہ تین سیڑھیان طے کر گیا چوتھی سیڑھی پر یہ یاد کرکے کہ شوکت کہہ رہے تہے کہ آج مجھلی بہن اپنی سسرال مین گئین ایک ٹھنڈی سانس لیکر رہ گیا اور رکنے لگا -

کوکب - افسوس مین بھی دنیا مین یون ہی پیدا ہوا مجھے آسمان کے ہاتھون کبھی ایک دم بھی آرام نہین ملا -

یہ لفظ کوکب کی زبان سے نکلا ہی تہا کہ کسی کے پانون کی آہٹ دروازہ بند کرنے کی آواز کانون مین آئی کہ جسکو کسیقدر رکنے کے بعد آواز سے پوچھا کہ یہ کون ہے جو بیوقت زنجیر کھولتا ہے - مگر ادس طرف سے جب کوئی جواب نہین آیا تو ایک بڑے جوش

کے ساتھ ہی وہیں سنسنی سی پیدا ہو گیا اور دروازہ پر پہونچ گیا اور کسی دوسرے شخص کا ہاتھ
اوس کے ہاتھ میں آگیا۔ پہونچا پکڑ لیا۔ پہونچے کا ہاتھ سے پکڑنا تھا کہ ایک طرفہ
کسی نازک اور خوبصورت ٹھوڑی کا پہیلا اور نیچے تک پڑا ہوا آنچل سرعت کے ساتھ
اوپر ادھر کیا اوس کا منظر پڑا اور چراغ کی پہیلی ہوئی روشنی کو دامن میں چھپا لیا جس سے چراغ
گل ہوگیا۔ تمام میں بالکل اندھیرے سے یہ حالت ہو گئی کہ اگر آدمی ہاتھ پر ہاتھ مار
بیٹھ نکل جائے تو پتہ نہ چلے۔

کوکب اس حیرت انگیز سین سے سخت حیران و متعجب ہوا کہ ابھی ایک آن واحد میں
کیا سے کیا ہو گیا۔ یہ کوئی آسیب تھا یا چھلاوہ تھا کہ ابھی آنکھوں آنکھوں میں غائب ہو گیا
چاروں طرف ہاتھ پھیلاتا ہے کبھی کبھی ایک ایک آدمی خلا کو جو زمین اور چھت
کے درمیان ہے ٹٹولتا ہے۔ مگر وہاں کچھ ہو تب نا۔ اگر چہ یہاں پر تھوڑی سی دیر پہلے
بھی کوئی کوئی ایسی تیز روشنی نہ تھی جس سے ایک دوسرے کے خط و خال اور ان
قدرتی صنعتوں کو جو روئے معشوق پر ایک قسم کی دلچسپی اور ہر دلعزیزی پیدا کر دیتے
ہیں اول ہی نظر میں دیکھ سکے۔ تاہم نظر آتا تھا کسی اندھیرے چار آنکھیں ہوتے ہی
ایک دوسرے کے دل میں سرایت کر گیا جو اوس سے کوکب کچھ ایسا تھا ہوا کہ اوس کی
آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں اور سوائے کسی کی ایک صورت کے جس کا عکس دل میں رہ گیا ہے
اور کچھ پتہ نہیں لیکن حالت بری ہے اندھیرا اور سنسان تمام میں دیکھ چکا۔

کیواڑ کھولے باہر گیا لوٹ آیا زینہ پر چڑھ گیا ایک ایک سیڑھی پر چڑھ کر دیواروں پر ہاتھ
پھیر رہا ہے مگر یہاں کیا دہرا ہے مجبور ہو کر کوٹھے پر چڑھ گیا اور دروازہ بند کر کے۔ "آج
میں ہی اپنے آپے میں نہیں ہوں۔ میری عقل ٹھکانے نہیں یا مجھے ایسے واقعات
پیش آرہے ہیں جس سے خواہ مخواہ میں شک میں پڑ جاتا ہوں۔ کیا کیواڑ اون کے کھٹکنے کی
آواز نہیں سنی تیاں زنجیر نہیں کھنکی کیا چوڑیوں کی جھنکار نہیں سنائی دیتی۔ یہ جو کچھ میں کہہ
رہا ہوں سب ٹھیک ہے۔ یہ باتیں یہ سب اپنے کانوں سے سنیں اور پھر بند کر گیا

* یہ وہ دروازہ ہے جو صدر دروازہ اوس مکان کا گنا جاتا ہے۔

ہین اپنی طرف لگی ہوئی دیکھکر اپنے چہرے کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہے اگرچہ
وقت تمام مکانون کے دروازے مجذوران خواب کی آنکھون کیطرح بند ہین لیکن ایک
کمرے کا دروازہ کسی دل بیقرار کی آنکھون کیطرح جیسے مشتاق آنکھین تمام رات چہت
سے لگی رہتی ہین کھلا ہوا ہے اور ایک بجلی کا لیمپ جسکی روشنی پر کہر چاندنی کا دہوکا
ہوتا ہے روشن ہے۔ گو ہوا کی سنسناہٹ اور پتون کی کہڑکہڑاہٹ کے سوائے
شب دیجور کا ایک سناٹا ہی ہے لیکن کوئی مجذون جوابہی یہ کہتی ہوئی آکر لیٹی" کہ یہ
کون شخص تہا جسنے اسطرح بیباکی کے ساتھ مجہپر ہاتھ ڈالا۔ کسی اجنبی یا غیر شخص کی تو
مجال نہتی جو یون میرے مکان مین گہسکر مجھسے دوچار ہوتا۔
پلنگ پر پڑتے ہی اوسے کچھ اونہین تجلی باتون کا دہیان بندہ گیا" کہ یہ کون آدمی تہا مگر
کوئی بہی ہو تہا بہلا مانس۔ ہائے جب اوسنے میرا ہاتھ پکڑا مین بید کیطرح تہرا گئی۔ کیا
اوسنے میرا ہاتھ جانکر پکڑا تہا۔ نہین اتفاق سے اوسکا ہاتھ میرے ہاتھ پر پڑ ہی گیا مگر
کتنا ملایم ہاتھ تہا۔ کیا مردون کے ہاتھ بہی ایسے نرم ہوتے ہین۔ خدا کی مخلوق ہے
ہمین سیکڑون طرح کے آدمی بستے ہین۔ میرے حواس اوسوقت کچھ ایسے اوڑے
لہین یہ بہی نہ دیکھنے پائی کہ یہ کسطرف سے آیا تہا۔ مگر ہمارے گہر مین کسیطرف کو ایسا راستہ
نہین جو باہر کا آدمی اندر گہر مین چلا آوے۔ کیون دروازہ ہے ایک کیسا رستہ ہے
مگر دروازہ تو مین نے شاید پہلے بند کر دیا تہا۔ نہین بند کہان کر پائی تہی زنجیر ہی لگا
تو کہڑی ہوئی تہی کہ دفعتاً ........ اف رونگٹے کہڑے ہوتے ہین
مگر کیواڑ تو مین بند کر چکی تہی۔ مگر وہ جب تم سے پیچہے کیواڑ تو ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ زینے پر سے آیا مجھے یاد پڑتا ہے کہ اوسنے پہلے ایک آواز بہی تو دی تہی کہ " دروازہ
مین کون ہے جو کیواڑ کہول رہا ہے" مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گہر مین وہی تہا شخص
ہو جو بالا خانہ پر آکر رہا ہے۔ بیشک وہی تہا ورنہ کسیکو کیا ضرورت پڑی تہی کہ شخص زنجیر کی
آواز پر وہ تین سیڑہیان پہاند کر آتا مگر آدمی تو حسین ہے۔ ان مجہے کسی کے حسن سے
کیا غرض۔ مگر دیکہیو تو کسقدر انسانیت ہے۔ کیا اوسنے مجہے بہی دیکہا ہوگا نہین نہین

کی لڑی ٹوٹ گئی۔ تمام منتشر ہو گیا جو آنسو کہ آنکھوں سے نکل رہے تھے وہ سفید سفید گویا
موتی سے گر گر کر ٹوٹنے لگے۔ تجمل کا پڑے پڑے ایک جوش خروش کے ساتھ
اوٹھنا اور اپنی آزردگی پر شرمندہ ہو کر یا یوں سا ندا ایسی صورت بنا کر بیٹھ جانا اور حسرت و یاس
کے ساتھ سانس لینا جس سے تمام بدن اوپر کو کھیچ جاتا ہے۔

یہ تمام حرکتیں لیمپ کی روشنی میں کچھ ایسی دلکش معلوم ہو رہی ہیں کہ جس کے دیکھنے والوں کا
دل اچھل آتا ہے مگر تجمل یہ ناقابل برداشت مصیبتیں بڑے اطمینان کے ساتھ
جھیل رہی ہے ہاے رنگا کبھی کبھی سسک کر یہ کہنا کہ قدرت نے تمام سختیاں کیا
میرے ہی نصیب میں لکھدی ہیں اور پھر ایک دردناک آواز میں رک رک کر اپنے
طالع کی برائیوں کو دوہرانا اور آہ بھر کر خاموش ہو جانا کچھ ایسا دلخراش سماں ہے کہ تمام
رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور جی یہ چاہتا ہے کہ درد بھرے آنسو اسکے ساتھ ہی ہم بھی
گرا دیں۔ تجمل پلنگ سے پیر لٹکائے اور گھٹنوں سے لگ کر ایک ہاتھ زنجیر اور دوسرا
چھپکٹ پر رکھکر بھرآئی ہوئی آواز میں "کیا دنیا میں ایک تو ہی محبت والی ہے۔ اتنی
اسقدر بیتابی ارے توبہ کمبخت عقل ہی گم ہو گئی۔ بھلا یہ بھی کوئی بیتابی ہے" دنیا ہا
کھکر ڈرتے ڈرتے زنجیر کھول دی اور دبے دبے پاؤں سے کوٹھے پر گئی لیکن اجنبی
مرد کی صورت دیکھکر وہیں بیٹھ گئی اور منہ جو کھلا ہوا تھا اوپر نقاب ڈال لی اور بیٹھے
بیٹھے بڑی بے غیرتی کی بات ہے" اگر کسی نے بھی ایسی از خود رفتہ ہو گئی ایسے بھی کہیں
فریفتہ ہوا کرتے ہیں۔ ایک اجنبی شخص کے پاس جس سے کبھی سوا اسے اسوقت
کے [illegible] کیا وقت تھا دیکھنے کا موقع نہیں ملا یونہی چلی آئی۔ دیکھیگا تو کیا
کہیگا۔ اسنے بھی خود مختار رہنے نہ کر لیئے۔ کیا میں خود چلی آئی پھر اول کھینچ لایا
ہائے میں اس دل کے ہاتھوں کیسی مجبور ہو گئی۔ نہ معلوم یہ کمبخت کیا گیا کیا کر چلا۔
ہائے میرا پردہ [illegible] سب جاتا رہا۔ مگر نہیں میں نے تو گھونگھٹ کر لیا پھر کیا اوس
مجھے دیکھا نہیں۔ کوئی سوتا بھی دیکھتا ہے۔ سو تا پڑا ہے یہ کہا اور کچھ
خیال کے دل میں پیدا ہوتے ہی لوٹ آئی زینہ کے کواڑ آہستہ سے بند کئے اور پلنگ

آکر لیٹ رہی آنکھیں بند کرلیں چادر منہ پر ڈال لی جس سے کچھ غفلت سی طاری ہو گئی

اب چاروں طرف ایک سناٹا ہے سوا اسکے جو کہ پہرہ داروں کی آوازوں کے جو
کبھی کبھی اپنی بھیانک آواز سے جاگو ۔ ہوشیار رہو پکار اوٹھتے ہیں اور کسی کی
آواز سنائی نہیں دیتی ۔ اب ہم ناظرین کو ہیرو کی طرف لے چلتے ہیں
دیکھیں نواب حضرت کی کیا حالت ہے ۔

# چوتھا باب

## آغاز محبت

خدا رکھے محبت کو کئے آباد دونوں گھر
میں اونکے دل میں رہتا ہوں وہ میرے دل میں رہتے ہیں

صبح کے وقت کی ہوا نے جو ابھی خواب ناز سے اوٹھتی معلوم ہو رہی تھی کچھ اس روش
سے اٹھلا اٹھلا کر قدم رکھنے شروع کئے کہ رات بھر کے جاگے ہوئے جو پچھلے پہر سے
آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سویرے کے اوجالے کیطرف نہایت افسردہ اور امید کیا تھوڑی تک رہے
تھے مست خواب ہو کر خراٹے لینے لگے مگر اوس نو گرفتار محبت نے اپنا تمام عیش و
آرام کسی کے اوٹھتے جوبنوں کے ہمیشہ چبا کر پلنگ پر قدم رکھا ہے کہ ابتک اوسی
کے خیال میں ڈوبا ہوا ایک زانو بیٹھا ہے اور بس سے مس نہیں ہوئے فجر کردی ۔
کوئی جاندار جو چیر پاس وفا امیدی کا ایک ہجوم ہے جانوروں کی چہچہاہٹ اور گھنٹوں کی
آواز سے جو کانوں میں گونج رہی ہیں کسیقدر آنکھ کھولکر آسمان کیطرف دیکھ رہا ہے
اور غنودگی میں آکر کروٹ لے لیتا ہے مگر جگر میں چٹکیاں لینے والے خیال نے دفعتا
اوٹھا کر بٹھا دیا جس سے ایک آہ بھر کر چپ رہ گیا اور اپنے تمام شب کی خیالی ناکامیوں
پر آنسوؤں بھر لایا ۔ گو آنسوؤں کا ایسا سلسلہ نہیں بندھا جس سے تمام کپڑے شرابور
ہو جاتے ۔ تاہم آتش دل کو سرد کرنے کے لئے چشم کا تر ہو جانا ہی کافی ہے اگرچہ یا یوں ہی

نہین میرا دل اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ جسطرح رات بھر مین بیچین رہا ہون وہ بھی
اسیطرح بے چین رہی ہوگی ۔ اُف اوسکو کیسی گھبراہٹ ہوتی ہوگی ۔ کیسا
گھبراہٹ ہوتی تو میری طرح وہ بھی نہ سوسکی ہوگی اوسکو یونہی پریشانی ہوتی ہے ۔ ہائے
مجھکو تو اسوقت سخت الجھن ہو رہی ہے ۔

اسی بیتابی کی حالت مین یہ کہتا ہوا اپنی جگہہ سے اوٹھا اور ادہر ادہر چشمون کیطرح ٹہلنا
پھرنے لگا ۔ گو گریبان کھلا ہوا ہے ہاتھون کو ادہر ادہر پھینکتا جا رہا ہے لیکن وحشت
لمحہ بلمحہ ترقی پر ہے ۔ خیر ۔

یہان پر تو یہ وحشت ایک قسم کی جو عاشقون کی گھٹی مین پڑی ہے لمحہ بلمحہ ترقی کرتی
جارہی لیکن ادہر بھی جون مرغ سحر نے کان کے پردہ پھاڑنیوالی آوازون سے چونکتا
صبح کے بیخبر سونیوالون کو میٹھی نیند مین نہایت ناگوار معلوم ہوئی ہین تمام گھر بھر کو
بیدار کر دیا بلکہ نمعلوم نجمہ کے دل مین کیا کیا خیال پیدا کر دے ۔ نجمہ جسکی تمام رات
اسیطرح بیٹھے بیٹھے گذری اور پلنگ پر کمر تک نہین لگی وہ ایسی آوازون کے سننے کی
پہلے ہی سے عادی ہے اور یہ آواز اوسکو نہ صرف صبح ہونیکی وجہہ سے امیدوار بنا
رہی ہے بلکہ اس تنہائی مین کہ جہان رات بھر گھڑی کی آواز کے سوا اسکے کسی ذیروح
غیر جنس کی آواز کیا موجودگی کا خیال بھی دل مین نہین آیا کسقدر رفاقت کے بٹانے
مین حصہ لے رہی ہے ۔ لیکن نجمہ جو شب مہاجرت سے اکتا کر صبح کی روشنی دیکھنے
کی مشکل باندھے تک رہی ہے اسوقت اوسکی حیرت انداز نگاہ کسی پرنالے کے نیچے
اسطرح پڑ رہی کہ جس سے پایا جاتا ہے کہ یہ پارہ پارہ ہونے کا ارادہ کرتی ہے لیکن پھر
کہکر کہ "کوئی ردی کاغذ ہوگا" بیٹھی رہجاتی ہے کہ ذرہ ہی خیال جو ہوا کہ پھر جو پہونچنے کی
جو اتنا فاتحانہ دیوار سے لگا کر اپنے جگر کیساتھہ کاغذ کو زمین سے اوٹھا کر جھک جھک کر دیکھا پٹ
کھلا ہوا چھوڑ کر آپ غایب ہوگیا ۔ دل گیا اور یہ کہنے لگی کہ یہان تمام گھر تو کوئی ایسا
کاغذ اسجگہ نہین پڑا تھا اب کہان سے آگیا ۔ پھر یہ دیکھکر کل سلیقہ بھی تو اس پلنگ سے یہ
کچھ کاغذ سے کھولے بیٹھی تھی ممکن ہے کہ اوسی مین سے ہی اوڑ کر جا پڑا ہو لیکن یہ تو خط ایسی

شکون دیا کاغذ ہے کیا ان مین سے ابھی ایک بہی نہین اوٹھی - تو یہ کس بلا کی نیند ہے
کیا کہین یہ مردون ہی سے شرط باندھکر پڑی ہین - مگر یہ کہکر اچھا پڑی رہی مین اوٹھکر بہی تو
مجھے ہی حیران کرینگی -

اپنی جگہہ سے اوٹھی دو چار قدم چلی - جھکی - کاغذ جسپر کبھی ردی کاغذ کا اور کبھی خط کا گمان
گذرتا تہا اوٹھا لیا - کہولا - دیکہا - منہ ہی منہ مین پڑہتی رہی - ختم کر دیا اور پہر چند بار پڑہنے
لگی تہہ کر دیا - لوٹ آئی - بیٹہکر پلنگ پر سامنے رکہکر - کہا - اسکا جواب لکہون نہین
ضرور لکہون - مگر جواب مین کیا لکہون - تو خط ہی لکہنا پڑا - جو جی مین آئیگا لکہدونگی مگر
مین لکہونگی کب ابہی لکہنا چاہیے وہ تو انتظار کرتا ہوگا اور نہ انتظار کرتا ہو - گہر کے آدمی بہی تو
تمام اوٹہہ کہڑے ہونگے - پہر کیسے لکہونگی - اچہا مین نے ابہی لکہہ بہی لیا تو اوسکے
پاس بہیجونگی کسطرح - اسکے لئے تو خاص آدمی چاہئے - ہاے میرا تو کوئی دنیا مین
دردشریک بہی نہین - اگر سلیما کو کہون تو وہ کس قابل ہے مگر نہین انکار تو نہین کریگی اور
اگر وہ پوچہنے لگے کہ یہ کیسا کاغذ ہے تم کیون بہیجتی ہو کیا کہونگی - کہتی ہی کیا - کہدونگی
کہ فلا سے نے کاشتکار پر اسقدر روپیہ باقی ہے اور ابتک وصول نہین ہوا - تم پڑہکر دیکہہ لو اور
وصول کر لو - یہ لکہا ہے ،، خیر یہ تدبیر اچہی ہے بشرطیکہ وہ اسے کچہہ اور نہ سمجہے اگر اس
خط کو کسی دوسرے نے دیکہہ لیا یا سلیما ہی پڑہوا لے تو پہر بڑی مشکل ہوگی نہین سلیما پر مجہے
اعتبار ہے وہ میرے برخلاف ہرگز نہ کریگی - اگر مین اوس سے تمام قصہ کہدون - نہین
ابہی نہین پہر دیکہا جائیگا -

بستر سے پرے اوٹہکر اندر پائین ہاتہہ کیطرف کہڑکی مین سے ایک صندوقچہ نکالا اور
بستر ہی پر رکہکر کہولا - کاغذ نکالا - خط کا جواب لکہنے لگی -

سجّھہ — ع

آگ لگ جائے آنکہہ لگنے کو
نہ لگی آنکہہ جب سے آنکہہ لگی

پیارے کوکب میرے زخم جگر مرہم تشنہ کا پیالہ رکہنے والا تمہارا خط ایسے وقت ملا
جب تہا جب نا امید ہون - کہ ہر نے کی بہی کس قدر ہی تہی اور زمانہ کی سختی سے ناامید ہوکر جان سے ہاتہ

نہ ہو بیٹھنے کے لیئے تیار ہوگئی تھی ۔ اف کیسا زخم کاری لگا تھا کہ آپ سے آپ خارش اوٹھکر
اوسکو ہرا ہوجاتا ہے اور ٹیس سے کے ساتھ ایسی ٹیک اوٹھتی ہے کہ منہ میں زخم منہ کیطرح
کہلکہلا کر ہنس پڑتے ہین ہائے کمبخت وہ وقت سنے بہی تو کسی مارکھہ کیطرح جواب دیدیا ۔
اس مرض مین کہانسیکے لیئے غم ایسی غذا تجویز ہوئی اور شربتون کے بجائے فراق کی نمکین جو
آنسوون بہ بہ کر پیتی ہین زیب تن ہوئین اور انپر بہی بس نہین آئندہ دیکھیے مقدر کیا دکہاتا ہے
ہائے وہ کون گھڑی تھی جبکہ یہ مرض لگا ۔ وہ اب یہ مرض [illegible] کشمکش ہجر سے جسم چھوٹنے پر آمادہ
ہوگئی تھی کہ تمہارا محبت نامہ پہونچ گیا ۔ جو [illegible] مسیحائی کا کام کر گیا ورنہ نہ معلوم
بیکلی اور مایوسی سے کیا آفتین آتین اور کسطرح پیٹتی ۔ میری از خود رفتگی کا کچھ حال نہ پوچھیے
گو مین تفصیل کے ساتھ تمام دکہڑا رو گئی مگر مجھے اوسکی اصلا خبر نہین کہ مینے کیا لکہا اور
مین کیا لکھہ رہی ہون اپنی رام کہانی تو مجذوب کی بڑ ہے جسکی سمجھہ مین جو آئے مطلب
سمجھہ لے تمہارے دیکھنے کے بعد جو مجھے شوق تمسے ملنے کا ہوا وہ بیچینی کی صورتمین
ہر وقت کلیجہ مسلتا ہے ۔ مین نہین کہہ سکتی کہ یہ رات مین نے کسطرح بسر کی مگر وہ پہر
شب کی بہی ابہی سے فکر وانگیر ہے ۔ مین نہین سمجھتی کہ محبت کی انتہا یہی ہے یا اسکے
سوا کچھ اور بہی قسمت دکہائیگی ۔ ہائے وہ لوگ کو سنے ہونگے جو یہ کہکر جی ٹہنڈا کر
لیتے ہین کہ ہم خود لیلی نہین یا ہم خود مجنون نہین ہین [illegible] تو ان لفظون کو بہی ہزار بار زبان سے
کہا کہ مین خود کوکب ہون ۔ بال بال مین اوسی کے جلوے کا اثر ہے اور یہ بات صحیح بہی
ہے تاہم میرے دلکو اطمینان نہین ہوتا گو طرا ۔ مطلب سے بہی میری امید پوری نہین ہوتی
مگر چونکہ اب کسیقدر میری طبیعت کچھ اسطرح سے بدل رہی ہے کہ مین تمکو خط لکھہ رہی
ہون اسواسطے جو بات سوجھہ جاتی ہے لکھہ دیتی ہون ہا مین خود بہی سمجھتی ہون کہ لفظونکی
بہرتی سے سواے طول عبارت کے مطلب خاک نہین نکلتا گیا کہو [illegible] مین نا تھا
پہر [illegible] آخر مین میری یہ عرض ہے کہ آپ اس بات کو سمجھہ لین کہ کسی مریض کا علاج ہاتھ
ہاتہون مین ہے اور اوسی کے ساتھ اوسکے اچھے کرنیکی کوشش کرین ۔ زیادہ والشوق

از خود رفتہ تمہاری جان نثار نجمہ

خط تمام کرنے کے بعد ایک حیرت آمیز نظر اس انداز سے ڈالی جس سے یہ صاف
ظاہر ہے کہ میرا دل نہیں چاہتا کہ یہ مشتاق آنکھیں تو محروم رہیں اور قاصد آنکھوں کے
رستے اپنے حوصلے نکالے - پھر کچھ ضبط کر کے اوٹھی اور سلیما جو ابھی اوٹھی بھی نہیں تھی
اوسکو آواز دینا مناسب نہ سمجھا بلکہ دبے پانوں قریب جا کر خود جگانے لگی گو مجھ
چھونے ہی پائی تھی سلیما دفعتاً کے چھیڑنے سے اوٹھ کر بیٹھ گئی مگر آنکھیں بند ہیں کچھ
کہنے کا ارادہ کر رہی ہے لیکن زبان نہیں کھلتی - گھگھیا کر رہ گئی اہین!! میں تو
پڑھنے بیٹھنے کی بھی نہیں رہی -
یہ کہا اور پھر لیٹ رہی کروٹ لے لی چادر سے منہ ڈھانک لیا - اب مجھ کو فکر ہوئی
کبھی دانتوں میں اونگلی داب کر سوچنے لگی - کبھی جگانے کے لئے پھر سلیما کی طرف ہاتھ
بڑھاتی ہے - گو مجھ سلیما کے برابر دوسرے پلنگ پر بیٹھ گئی مگر دل میں سوچ رہی ہے
کہ اگر کوئی اسوقت میری پریشانی پر غور کرے اور مجھکو یہاں پر اس صورت سے دیکھے
تو کیا کہے اور کہتے ہی کیا لگا - مگر اماں تو ضرور ہی تاڑ جائینگی - ہائے میں کیا کروں
اگر اسکو جگاتی ہوں تو میری جان پر آ بنیگی اور یہ سمجھا چھڑانا بھی مشکل ہو جاویگا - اگر نہیں
جگاتی تو مطلب فوت ہوا جاتا ہے - لاؤ اسے جگا دوں جب یہ بگڑیگی تب
دیکھ لونگی -
یہ کہتے ہی ہاتھ بڑھایا اور اوسکا ہاتھ پکڑ کر اوٹھا کر بٹھا دیا - سلیما جو ہاتھ پکڑنے کے ساتھ
ہی اوٹھی چلی آئی بھونچکوں کی طرح مجھ کے منہ کو تکنے لگی گو آنکھوں میں نیند بھری ہوئی
ہے مگر ملکہ آنکھیں کھول ہی دیں - آنکھیں کھلتے ہی جو آپا کی طرف نظر اوٹھی
دیکھا تمام میں پہلی دیکھکر ششدر رہ گئی - منہ پھیر کر کلمہ پڑھا اور مجھ سے تعجبانہ
طور پر مخاطب ہو کر) آج تم اسقدر سویرے اوٹھ کر کیوں بیٹھی ہو -
مجھ - اور کیا تیری طرح - نہ نماز کی نہ روزہ کی - تیری طرح پلنگ کے پاؤں توڑا کریں
کیا ابھی سویرا ابھی نہیں ہوا - ذرا آنکھیں کھولکر تو دیکھ - سورج کہاں آگیا - اور تم
سویرا ابھی نہیں ہوا -

سلیمٰا — تو مجھے آج ہی اتنی دیر ہوگئی ہے نہین تو مین سب سے پہلے اوٹھا کرتی ہون —

نجمہ — خیر! اسے ذری اوٹھکر یہ خط تو کوکب کو دے آ —

سلیمٰا — (چونک تعجب کے ساتھ) ہین! یہ کیا خط۔ کیا ایک غیر شخص سے خط و کتابت بھی ہوگئی —

نجمہ — سلیمٰا تو بھی کیسی باتین کیون کرتی ہے اسمین غیر اور اپنے کی کوئی بات نہین شاید تجھے معلوم نہین ہان تجھے کیون معلوم ہوگا۔ وہ جو کل ایک بیچارا دستکار آیا تھا دیکھو نام یاد نہین رہا کچھ ایسا ہی نام تھا میرے جی ہی مین پھر رہا ہے اونھ جانے دے یاد نہین آتا۔ وہ کہتا تھا کہ میرے ذمے جو آپ کا نکلتا ہے وہ حساب کرکے لیلو (ٹھنڈی سانس بھرکر اور دو چار آنسو گراکے) مین کسکو سمجھاون اور میرا ایسا کون رفیق ہے۔ لہذا اس کاغذ مین مین نے تمام باتین لکھدی ہین وہ جاکر جو کچھ ہوگا لے دے آویگا —

سلیمٰا نے نجمہ کی باتین بہت غور سے سنین اور بہت اچھا کہکر خط لیا۔ چلی اور زینہ پر چڑھکر کنڈی کھٹکھٹائی۔ اندر سے کوکب کنڈی کی آواز سنکر ننگے پانون آیا سلیمٰا کو دیکھکر ہکا بکا رہگیا —

اگرچہ کوکب کے دل مین اسوقت طرح طرح کے شبہے گذرنے لگے اور سلیمٰا بھی تاڑ گئی مگر اوس نے وہ خط جو مٹھی مین لئے کھڑی تھی کسیقدر مسکراکر کوکب کے حوالہ کیا اور یہ کہکر چلدی کہ یہ خط بی نجمہ نے دیا ہے —

گو یہ لفظ ایسا تھا کہ جس سے کوکب کو انتہا درجہ کی خوشی حاصل ہونی چاہیے تھی لیکن اوسنے خط کو لیتے اور پڑھنے سے پہلے اس خوشی کو عارضی سمجھا اور محض شکریہ ادا کرکے لوٹ آیا۔ اگرچہ انتشار جو خط کا نام سننے سے پہلے تھا اوسمین کوئی تخفیف نہین ہوئی لیکن کسیقدر امید بندھجانے اور اپنے خط کا جواب پانے پر ایک قسم کی تسکین ہوگئی۔ گو خط ہاتھ مین ہے لیکن کھولا نہین کہ اسوچ رہا ہے کہ دیکھیے کیا لکھا

ایسی پری شمایل حور فریب کے ملنے کی آرزو کرتا ہون مگر نہین اسوقت مین مجھے ایسا
خیال ہی کیون آنے لگا تھا - یہ آنکھون مین مسمیریزم کا خاصہ ہے کہ چار ہوتے ہی ایک
دوسرے سے متاثر ہو جاتی ہین - تو اب ہی کیا بگڑ گیا - کاش تم پیشتر ہی نظر آتین
تو معلوم ہوتا - واللہ تمہارے خط سے میری ڈہارس بندھ گئی - گویا گئی ہوئی
امید واپس آگئی - گو یہ بھی میری کوشش ہے لیکن مین تمہاری اس یاد آوری کا
مشکور رہون گو خط کے ذریعہ سے تو مین دلکی بہڑاس تو نہین نکال سکتا کیونکہ خط تو لکھہ
رہا ہون مگر لکھون حسرتون اور ارمانون تمناؤن کا خون ہوا جاتا ہے لیکن مین نے
یہ سمجھہ لیا کہ عرض مدعا کے لیے تو اچھا ذریعہ ہاتھ آگیا - یہ قصہ تو میرے دم کے ساتھ
ہے اب تم مہربانی کرکے کوئی ایسی صورت نکالو جو مین اور تم ایک جگہہ بیٹھکر اپنی
اپنی سرگذشت کہہ سن لین -
تمہارے سر کی قسم مجھے تو تمہاری علیحدگی ایک پل کی بہی بھاری ہے اگر تم اسوقت
بہوا مجھے یاد نہ آتین تو مین کبھی کا اپنی جان سے ہاتھہ اوٹھا کر تلخکامی کے جینے کو
خیرباد کہنے کے لیئے تیار ہوگیا تھا مگر شکر کا مقام ہے کہ تم ملتے ہی پر ایسی یاد
فرمایا مگر اس سے کیا ہوتا ہے اگر تم میرے پاس آجاتو تو مین اپنی دردبھری
داستان سناؤن اور دل داغدار کی سیر کراؤن جو رنجون سے چھلنی ہوگیا ہے کچھہ تو
یاد ہوت کچھہ ہے مگر یہ آنکھ بہری ادھین مطلب خط کے دیتی ہے اسواسطے قلم کو
دیتا ہون زیادہ والشوق - تمہارا دلدادہ کوکب -
گو خط پورا کر چکا مگر اس خیال سے کہ ممکن ہے مجھ سے ہی کوئی بات رہگئی ہو دوبارہ
دیکھہ رہا ہے اف اف کس شوق کے ساتھہ دیکھہ رہا ہے کہ مشتاق آنکھین حرف بحرف
پڑہ رہی ہین وہ ایسے سے باہر نہین ہوتی ہین مگر خدا کی عبارت کو کسقدر پیچیدہ اور
مستورات کی قابلیت سے باہر سمجھنے لگا - کاش جیسا دل پرشتہ آسودہ ہوتے
تو ممکن ہے کہ نفس مضمون اچھی طرح سمجھہ مین آجاوے تو ایسے کسی کو ہرا دل کی
کیا خبر ہے بغیر شخص تو معمولی طور پر پڑہکر سنادیگا مگر تجھے خود ہی تو پڑہ سکتی ہے یہ

خط اوسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے واقعی بڑی دردخیز عبارت ہے ممکن ہے کہ
اوسکا درد محض خط ہی تک محدود ہو - ہائے کیا درد بھی ایسی چیز ہے کہ یون شادیا
جائے اور پھر دل کا درد - اگر تجھکو میری طرح سے چبھنی ہوتی تو وہ خط کا سلسلہ ہی کیون
جاری رکھتی - اب کسیقدر سکوت کے بعد بالکل کسی خیال مین محو ہو گیا اور سر
نیچا کرکے " کئی روز سے شوکت بھی تو نہین آئے مگر نہ معلوم اونہون نے . . . . .
ہان وہ تو اکثر آتے رہتے تھے - دو چار روز سے ہی کچھ ایسے بیخبر ہو گئے کہ اسطرف
آکر ہی نہین پھرے - شاید کچھ کام ایسا ہو گیا ہو جس سے اونہون نے یہانتک
آنیکی مہلت نہ پائی - ہان مین نے بھی تو کوئی بات بھی نہین کہی جس سے وہ برا مان
گئے ہون ممکن ہے کہ اونکو میری طرف سے کوئی شک گذرا ہو مگر شک گذرنے کی تو
مین نے کوئی بات نہین کی - اجی یہ کبوتر پالنے والے اسی ایک بات کی دوڑ کے
جڑتے ہونگے مگر کچھ بھی بات ہو اوسوقت تو کہا جا سکتا ہے اور یہان تو ابھی تک
کوئی بات بھی نہین محض خط و کتابت ہی ہے - سو یہ کوئی ایسی راز کی بات نہین -
خط کا نام زبان پر آنا تھا کہ ایکبار چونک کر آنکھین کھولدین اور کہنے لگا - اوہو یہ
خط تو ابھی تک یہین رکھا ہوا ہے بھلا کسوقت جاویگا - وہ اپنے دل مین کیا کہتی ہونگی
اور دفعتًا ایک طرف متوجہ ہو کر کان لگا کے - " ہین یہ تو ہم وہم کے آواز کیسکے پاؤن کی
ہوئی " یہ کہا اور خط کو جلدی سے جیب مین ڈالکر - اپنی جگہ سے ننگے پاؤن
اوٹھکر زینہ کی طرف جھانک کر دیکھا تو ایک لڑکا تھا جو کوکب کیطرف دیکھکے اور ایک
کاغذ جو ہاتھ مین لئے تھا سیڑھیون پر پھینک کر بھاگ گیا -
کوکب جو اس کمسن بچہ کی حرکت سے سمجھ گیا تھا دبے پاؤن ایک دو سیڑھی نیچے کو
اوتر گیا اور کاغذ اوٹھا لایا - کھولا - پڑھا - رکھدیا (کرسی پر جھککر) کیا سلیقہ ہے وہی سلیقہ
ہے جو میرے پاس خط لیکر آئی تھی ضرور وہی معلوم ہوتی ہے - مگر اوس کمبخت نے
تجھکے ساتھ کسیقدر بدسلوکی کی ہے - یہ مثل مشہور ہے کہ " جسکا کھاتے اوسیکا گاتے
مگر اوسنے تو اور نمک حرامی کی - مین بہت دیر سے اسی فکر مین تھا کہ شوکت کئی روز سے

کیون نہین آیا ضرور شوکت کے رسی سُننے کان بہرے ہین ورنہ وہ ایسا آدمی نہین تہا۔ تو صاحب کیا کسی پہ اعتبار کرے۔ اصل یہ ہے کہ دنیا مین کوئی کسیکا بہی ساتہی نہین بہلا کوئی اوس سے یون پوچھے کہ تجہہ نے تیرے ساتہہ کون ایسی برائی کی جس سے تو یون بیزار ہوگئی۔ ارے اس بیچاری کے تو مین تو بول بہی نہین۔ انتہا درجہ کی نیکبخت ہے۔ مین حیرت مین تہا کہ کون سلیما ہے جسکی نسبت تجہہ یون کلمے کہ آج سے سلیما کو میری رازدار نہ سمجہنا بلکہ وہ اب دوسرون کی رازدار ہوگئی سچ تو یہ ہے کہ دنیا مین اپنے راز کی بات تو کسی سے کہنی ہی نہین چاہیئے۔ اور بالخصوص نوکرون سے تو کبہی کہے ہی نہین۔ ان کا کیا اعتبار۔ آج ہمارے نوکر ہیں ہماری رازدار کل کسی دوسرے کے نوکر ہوگئے۔ ہمارے بدخواہ ہوگئے اوسکے رازدار۔ اسوقت ہماری ذری سی بات دوسرون سے کہتے پہرینگے گویا ہماری تمام باتین برائی کے ساتہہ دوسرون کے کانون مین ڈالی جاوینگی ہنس ہنس کے سارے عیبونکو جتا دیجائیگی بہلا سلیما مین نے تیری کون خطا کی تہی۔ اجی دوست کا یا کسی رشتہ دار کا ملازم ہو اوسیوقت تک اپنا ہوتا ہے جسوقت تک دوست یا رشتہ دار کو بہی اپنا خیال رہے ورنہ پہر کون کسی کا ہوتا ہے اور سنیئے تو یہ دیکہا کہ راستہ مین دیکہکر منہ پہیر لیتے ہین ادہر سلیما جو اپنے پیاری تجہہ سے ہی علیحدہ ہوگئی تو وہ ہمارا کیون خیال کرنے لگی تہی ہائے کمبخت آسمان تو کبہی کسی کے بدلے لے ہی رہا تہا مگر سلیما بہی دونون کی اس یگانگت پر حسد کرنے لگی۔

اس آخر کے جملے کو بہت دبی زبان سے کہا اور کچہہ چپ سا ہوگیا اور دانتون مین اونگلی دابکر بیٹہہ گیا۔ جس سے اس مکان مین چارونطرف ایک سناٹا ہے کوکب جو دانتون مین اونگلی دبائے بیٹہا تہا بیٹہا بیٹہا پیچ کو لپیٹ رہا۔ اب آؤ ذری شوکت کیطرف چلین دیکہین کہ شوکت کیون نہین آیا۔

# پانچواں باب

خمسۂ انجمن

نکلی حسرت دل طول عرض مطلب سے
تمام رات رہا داستان بیان سنہ مین

سورج دن بھر جنگ آزرگری کرنے کے بعد مغربی تنگ و تاریک گھاٹیوں میں جا چھپا۔ لیلی شب نے جو شام سے کہڑی راہ تک رہی تھی طرفۃ العین میں عالم معمور کی روشنی پر سرمئی قبا کا دامن ڈالکر کرہ ظلمات بنادیا گویا تیرہ بختوں کے لئے جنپر ہجر کا پہاڑ ٹوٹ پڑا چودہوین رات کے چاند کی چاندنی بھی ظلمات سے بدتر ہوتی ہے اور تارونکی جھلملاہٹ مہتاب کی کم و بیش روشنی سے تسکین نہین ہوتی تاہم ہجر نے تنہائی کے مشغلے کے لئے انکی حالتون پر ترس کہاکر دو چار ستارے فلک پر روشن کردئے ہین جس سے آسمان کی سطح سے غیر معمولی تاریکی دفع ہوگئی ہے گرم ہوا اس زور سے چل رہی ہے کہ تمام درخت جو ہمگردات ہین کم جنبش کرتے ہین انکی ٹہنیان ہوا کے تیز و تند ہونے سے کسی کی اوس پتلی کمر کیطرح جو اپنی ہی زلف کے پیچ کی گدگدیون سے دس پانچ بل کہاکر نیچے آرہتی ہے دوہری ہوجاتی ہین۔ سیدھے کبھی تو سمٹ سمٹ کر کسی سینہ نگار کی بے چین کیطرح ایک ہوجاتے اور کبھی کہلکر ایک بیطرح سر دھننے لگتے ہین شہر کے شمال مین ایک وسیع میدان ہے جسکے سامنے دو چار مختلف درخت ہین ان پر بھی یہی وجدانی کیفیت طاری ہے جہوم جہوم کر سربسجود ہو رہے ہین گویا کسی کی جادو خیز آواز نے اپنے نغمہ جانفزا سے انہین کوئی ایسی روح پہونکدی ہے جس سے بیخود ہوکر حال کہنے لگے ہین۔

ایک چراغ جو اسجگہ پر روشن ہے جسکو ابھی ابھی کوئی روشن کرکے گیا ہے باد مخالف کے تھپیڑون اور ٹکرا دینے والی چال سے تنگ آکر جان دینے کے لئے تیار ہو رہا تھا

ہے مگر جان نثار پروانون کا جو اشتیاق ہین جل جلکر مر رہے ہین ایک ہجوم دیکھکر پھر سنبھل جاتا ہے۔

اگرچہ چراغ کی روشنی اس میدان ہی تک محدود ہے مگر کچھ کچھ جھلک جس سے راہگیر جوان جھانک دامن گلیون مین گھٹا ٹوپ اندھیرے کیوجہ سے ٹٹول ٹٹولکر چلتے تھے اب گشت کرتے چلے جا رہے ہین۔

یہ میدان جسکا ہم اوپر ذکر کر آئے ہین ایک مربع میل مین محیط ہے گرد اسکے چھپر جو چوپال کی وضع پر بنی ہے دو چار دیوارگیریان بھی لگ رہی ہین لیکن روشنی کچھ پھیکی پھیکی سی ہو رہی ہے اگرچہ رنگ مجلس سوگوارانہ ہے اور حاضرین جلسہ کی تاسفانہ گفتگو بھی یہ ثابت کر رہی ہے لیکن آدمی تھوڑے ہی ہین اسواسطے کہ خاص معاملہ کی نسبت ابھی کچھ بات نہین حالانکہ آدمی آ آ کر بیٹھتے جا رہے ہین لیکن ابھی بہت جگہ خالی بھی پڑی ہے۔ اسوقت تمام آدمی اپنی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور وہ لوگ جو ابھی تک آ رہے ہین وہ بھی ان مین مل ملکر کھڑے ہوتے جاتے ہین۔ گو تمام ہال بھر گیا مگر پیچھے مڑ مڑ کر دیکھنے والون کی نگاہین یہ بتلا رہی ہین کہ ابھی کوئی اندر شخص رہ گیا ہے جسکا یون انتظار کیا جا رہا ہے۔

ایک شخص آیا اور اسکے آتے ہی تمام آدمی دوسرے مکان مین جانے شروع ہو گئے یہ مکان جسمین نشست کا انتظام کیا گیا ہے مکان کے اوپر ایک مربع شکل کمرہ ہے جسکا راستہ زنانہ مکان مین ہو کر ہے۔

اس مکان کی ساخت اون پرانے ایشیائی مکانون کی وضع پر ہے جو کبھی کچی پکی چھت سے بنا کر لیتے تھے گو اسوقت اسکی مکان کی سی صورت نہین بالکل آثار قدیمہ سے ہی ہر وقت جھڑتی رہتی ہے تاہم بعض بعض کمرے کی مستحکم قابل یادگار رہکر ابتک صناعان سلف کی کاریگرین کو اوجھا اور ابھار رہی ہے۔

بتاتا یہ مکان عہد سلف کے بزرگون مین سے کسی نے بنوایا ہوگا۔ بالائی حصہ مین اسوقت بہت سی مختلف صورتین منظر پر پڑتی ہین مکان کے زیرین حصے سے کسیقدر صاف

اور درست شدہ ہے۔
سید واجد اور سید شوکت جو اس تقریب کے بانی ہین ان مین سے شوکت جو واجد کی
بستری کا کوئی پہلو نکالکر کچھہ باتین کرنا چاہتا ہے اپنی جگہہ سے اوٹھا اور سب حاضرین جلسہ
کیطرف مخاطب ہوکر کہنے لگا۔

" مین آپ صاحبان کی زیارت کا مشتاق تھا جو اب تشریف آوری کا شکریہ بھی ادا
کرتا ہون۔ جن جن حضرات نے جو جو قدم سید واجد کے مکان کیطرف تشریف
لانے کے ارادہ سے اوٹھایا اور تشریف لاکر رونق افروز جلسہ ہوئے اونکے قدمون
کے لئے میری آنکھین فرش راہ بننے کے لئے تیار ہین۔ اگرچہ آپ لوگ اسوقت
تک مجلس کے منتظر ہونگے اور سنتے ذاکر* کو بھی آنکھین تلاش کر رہی ہونگی کہ وہ کہان
ہے جو اس ممبر پر رونق افروز ہوگا۔ مگر نہین مین نے آپ صاحبان کو ایک خاص کام
کے لئے تکلیف دی ہے جسکو ایثار نفسی کہتے ہین آج مین اوسکا عملی ثبوت دونگا۔
گو ایسی تیز ہوا مین جسمین اندھیری رات کا سناٹا بلا سے بیدار ہا ن ہے تکلیف
دینا تھوڑی دیر کے لئے جبوقت تک کہ مین اصلی راز ظاہر کرون ضرور ناگوار گذر رہا
ہوگا اور میری ایسی لمبی چوڑی تقریر سے جس سے سر دست نفس مضمون کا پتہ چلنا بھی محال
ہے ایک قسم کا خلجان ہو رہا ہوگا مگر نہین مین نہایت وثوق کیساتھ کہتا ہون کہ جبوقت
مین وہ بات جو اسوقت میرے ذہن مین ہے آپ صاحبان پر ظاہر کرونگا تو آپ بھی
عملی - عملی کہکر میرا ہاتھہ بٹانے کو تیار ہے - جیسے - جانیے اعانت کرنے کے لئے تیار
ہو جاوینگے - خیر اب میرا اس تقریر سے یہ منشا ہے کہ مین نے جو آپ صاحبان کو جمع
کیا محض اس غرض سے کہ بی بی نجمہ جو میری خاص رشتہ دار ہین اونھون نے ایک پردیسی شخص کو
جو نہ معلوم سنی ہے یا شیعہ ہے میرے کہنے سے اپنے مکان مین رکھہ لیا تھا جو تھوڑے
ہی سے دنون مین گھر کا مالک بن بیٹھا اور اسطرح کچا جن ہوکر چمٹا کہ جان چھڑانا دوبھر

* ذاکر کے معنی ذکر کرنیوالے کے ہین چونکہ وہ فاعل ہے مگر یہان پر اوسکو کہا گیا جو ممبر پر
بیٹھکر تحت اللفظ پڑھتا ہے۔

ہو گیا ہے اسے اوس نے عام طور پر یہ بات مشہور کر دی ہے کہ نجمہ مجھ سے شادی کرنیکے لئے
تیار ہے اور نجمہ کی طبیعت کا میلان بھی اوسی طرف پایا جاتا ہے گویا لہذا اب عقد ثانی
کچھ برا نہیں اور نہ مجھے اوسکی سلطنت میں کلام ہے۔ لیکن ایک اجنبی شخص جو بیرون
ملک کا رہنے والا ہو نہ جسکے حسب و نسب کا پتہ اور نہ سکونت کی تحقیق ہو اوس سے
نکاح کرنا کون انسانیت کی بات ہے - چونکہ میں ایک عرصہ سے اس فکر میں تھا
لہذا مجھے ایک بات سوجھی ہے۔ اگر آپ صاحبان جو صرف میرے منہ پر ہی مجھے
کہیں بلکہ میرے بعد میں بھی میرے ہم کلام ہوں تو عرض کروں۔

حاضرین ۔ (ایک زبان ہوکر) ضرور ضرور آپ شوق سے اطمینان کیساتھ فرمائیں۔

شوکت ۔ میرا منشا ہے کہ کل ایک مجلس ہو اوس میں کوکب کو بھی مدعو کیا جائے
اور نجمہ کو بھی۔ جب وہ آجاویں تو کوکب کو مار پیٹ کے نکال دیا جاوے اور نجمہ کا
عقد میرے ساتھ جبر سے کر دیا جاوے۔

حاضرین جلسہ نے اس تدبیر پر ملکر تالیاں بجائیں اور اہا واہ واہ کا ایک شور مچ گیا
لیکن شوکت کو خالی واہ واہ اور اتفاق پر اعتبار نہ ہوا تو مجتہدوں کے روبرو سب سے
روضہ پر ہاتھ رکھوا رکھوا کر قسمیں اور اپنے ہاتھ میں روضہ کو لیکر ہر ایک کو اوسکے
نیچے سے نکالا اور یہ بھی منہ سے کہلوایا کہ اگر ہم تم سے یا اپنے قول سے پھریں
تو ہمیں علی کی مار ہو۔

جلسہ تو برخاست ہو ہی چکا تھا لیکن وہ ہوا کے تیز تیز جھونکے بھی بند ہوگئے چاندنی
نے بھی کھیت کر لیا وہ گھٹا ٹوپ اندھیرا جو سر شام سے تھا دفع ہو گیا۔ چوکیدار بھی
چپ چپ بیٹھے خبردار کر رہے تھے اسوقت تمام محلوں میں گشت لگا کر اور یہ چلتا
اپنی اپنی چوکیوں میں اطمینان کے ساتھ بیٹھے خراٹے لے رہے ہیں۔
مگر دھیمے دھیمے سانپ ایک بیچ ہو رہا تھا اب خالی پڑا ہے ہوا سے [illegible] اوسکے
اوپر اور ہنکر اپنے گھروں کو چلے ایک لمحہ تو ٹھنڈا کر دیا اور وہ ہوا آگئی ہے
تو بیٹھے ہی سے اوٹھا لیتی ہیں۔ صرف ایک لیمپ جل رہا تھا وہ بھی ٹھنڈا کر دیا گیا

مگر اسوقت واجد بجلی کی روشنی والا ایک لیمپ اوٹھا کر کمرے کے دروازے بند کر کے نیچے اوتر آیا ۔
گو رات ایسی زیادہ نہیں لیکن نیچے کے مکان میں ایک سناٹا ہے سب کے سب پڑے سو رہے ہین چراغ بھی کوئی کوئی ٹمٹما رہا ہے اور کوئی گل ہو گیا گو واجد کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا ہے لیکن اندھیرے کیوجہ سے کچھ بھی نظر نہین آتا ۔ اب جو اسنے لیمپ لاکر ایک میز پر رکھدیا تو تمام کمرے مین روشنی پھیل گئی ۔ گو واجد کی آنکھین نیند سے جھپی جاتی ہین ۔ مگر یہ ہے کہ لیمپ میز پر رکھنے سکے ایسا جون ہی کرسی پر بیٹھا یا پلنگ پر لیٹنے کے لیے بھی نہین اوٹھتا کسی خیال مین بیٹھا کچھ سوچ رہا ہے ۔ نیند کے جھونکون سے ایک دفعہ ہی نیچے کو جھک گیا مگر آنکھ کھل گئی اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا ۔ آنکھون کو ملکر کرسی سے اوٹھا اور پلنگ پر لیٹ رہا ۔ کروٹ لیکر کہنے لگا ۔
" اگرچہ اسوقت شوکت نے ترکیب تو اچھی نکالی مگر رسوائی بہت ہوگی اپنے بیگانون مین منہ دکھانے کو جگہ نہین رہیگی ۔ مگر نجمہ نے یہ کیا کیا کمبخت نے تمام کنبہ کی آبرو خاک مین ملادی دیکھو کہان جاکے پھنسی ہے یہ دل بڑی بلا ہے اس مین انسان کو کچھ نہین سوجھتا عشق مین آدمی اندھا ہو جاتا ہے عقل تو اوسکی جب ہی سے گم ہو جاتی ہے جب وہ اس عشق کا نام لیتا ہے شوکت کا خیال ہے کہ نجمہ واجد سے نکاح کریگی ہین تو اسکی نسبت ابھی کچھ نہین کہہ سکتا مگر نہین معلوم کہ شوکت کس دھن مین ہے پہلا میرے یہ جو نکاح کے ہین مین ایک ضعیف العمر اور وہ نوجوان ۔ شوکت یہ انداق اوڑا ئینگے ۔ مگر مین اسقدر ضعیف تو نہین ہون لیکن پھر بھی مقابلہ نو عمرون کے بوڑھا ہی معلوم ہوتا ہون مگر مجھے ابھی سے بد دل نہونا چاہیے ۔ یہ روپیہ وہ چیز ہے کہ ستر برس کے بوڑھے کو بھی جوان بنا دیتا ہے ابھی یہ سب غلط ہے کہین خداداد طاقت اور قدرتی نمونہ پر بھی مصنوعی طاقتین فوق لیجا سکتی ہین ۔ ہرگز نہین ۔ مگر کچھ بھی ہو ستر ہزار روپیہ کی جایداد مفت اور

ان ہوون کیا ہونگی ہے اور ہمین تو جاہیے اوہی ضرورت ہے نجمہ کی تو محض ایک آڑ ہے ورنہ خالی نجمہ کو ہم کیا کرینگے ۔ بالفرض اگر عورت بہی آگئی تو جاہیے اوسوقت سب آنا کوئی سہل نہین ہے ۔ خیر یہ تو سب دیکہہ لیا جائیگا ابہی نجمہ کو ہی کسی حیلہ سے بلانا چاہیئے اگر اوسکو اس کیٹی کی خبر لگ گئی تو غضب ہی ہو جائیگا اور ہم کبہی کامیاب نہین ہو سکتے ۔ مگر امان جان کو اس مشورہ مین ضرور شریک کر لینا چاہیے ۔

یہ حیلہ پوری طور سے نہین کہنے پایا تہا کہ اوٹھکر بیٹھ گیا ۔ پلنگ سے پاؤن اوتارے جوتہ پہنا اور دوسرے کمرے مین جاکر ایک بوڑہی سی عورت کی پائنتی پکڑ کے اوٹہاکر بٹہا دیا اور یہ بوڑہی عورت واجد کی اس حرکت سے ایک دم چونک کر بیٹھ گئی اور آہستہ سے کہا " مین تو کون ہے ۔

واجد ۔ (مونہہ ہلاکے) امان امان !! ذرا ہوشیار ہو جائیے ۔

امان ۔ واجد تم کہان سے آ گئے ۔

واجد ۔ نہین آیا تو کہین سے نہین اپنے پلنگ پر سے ہی اوٹھکر آیا ۔

امان ۔ کیون کیون ۔ خیر تو ہے ۔ بہلا کیا بجا ہے ۔

واجد ۔ (گہڑی کیطرف دیکہکر) ایک بجنے مین ابہی پانچ منٹ باقی ہین

امان ۔ کیا تمہاری اسوقت آنکہ نہین لگی ۔

واجد ۔ مین ابہی تو لیٹا ہی تہا کہ اوٹھ کہڑا ہوا غالبًا زیادہ سے زیادہ دس منٹ ہوتے ہونگے جب مین لیٹا تہا ۔

امان ۔ تو اسوقت تک تم کیا کرتے رہے ۔

واجد ۔ اسی کی تو خبر کرنے کے لئے آیا ہون ۔

امان ۔ کہو مجہے تو اور بہی فکر ہو گئی ۔

واجد ۔ نہین فکر کرنے کی کوئی بات نہین ہے بلکہ آج مین نے شوکت کی رائے سے مجلس کا بہانہ کرکے اپنے تمام احباب کو بلایا تہا جو ابہی آ گئے ہی آ گئے تشریف لیگئے ہین اور یہ بات طے پائی کہ کل کسی وقت مجلس ہو یا نہ ہو حیلہ نجمہ اور کو سب کو

بلا یا جا سکتا ہے - تمہارے لئے ڈولی بھیج دیجاویگی اور کوکب ویسے ہی آجاویگا - بس
تمہیں کو تو نہیں رکھ لینگی اور کوکب اپنے آپ مجبور ہو کر نکلوا دیگا -
اماں - زناک بیوی ہو کر ایسا تجربہ ہمارے یہاں کیوں آنے لگی -
واحد - آنگی کیوں نہیں - شوکت اور میں خود جاکر لاؤنگا -
اماں - تم میں اس معاملہ میں تو نہیں بولتی تمہیں اختیار ہے -
یہ کہا اور وہیں لیٹ رہی - واحد اوٹھکر اپنے کمرے میں چلا آیا اور پلنگ پر لیٹ
رہا آنکھ بند ہی کی تھی کہ نیند آگئی - خراٹے لینے لگا -
صبح کا وقت جو نہایت ہی دلکش ہے اوسکی کچھ ایسی انوکھی اور دلگیر کیفیت ہوتی ہے
کہ دفعتاً تمام خواب غفلت میں پڑے ہوئے آدمیوں کو ہوشیار کردیتی ہے -
نیند سے جاگے ہوئے جھٹکے کانوں میں ابھی گھنٹوں کی آوازیں بھر رہی ہیں آنکھیں
ملتے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اوٹھ رہے ہیں کوکب اور تمیز جو ایک کمرہ
میں پڑے اپنی آئندہ زندگی کے متعلق بڑی لمبی چوڑی تقریر جو تمام رات کی کہانی
اور تمنائیں ہی تھیں ختم نہیں ہوئی ابھی کہہ رہی ہے کہ موذن کی اللہ اکبر کی آواز
کانوں آئی اور کیفیت موذن کو برا بھلا کہتے ہوئے اوٹھنے لگے -
کسیکی زلف معنبر کی بو جو پہلے جوڑے کی شکل میں نظر آرہی تھی تمام رات کی بے احتیاطی
اور کروٹوں میں کھلکر کچھ اس طرح شانوں پر بکھر کے ناگ کی مانند لیٹ رہی ہے کہ جس سے وہ
نازک کے جسم پر بوجھ سے ہونے کا گمان گذرتا ہے جھکی جاتی ہے - باریک کرتہ
جو بغل چیاں کیطرح تانا ہے اسمیں جالی دار جسم جو شیشہ نور میں سے سمٹکر اوپر کو جھکی
ہے جس سے ستاروں سے نوک کی لینے والی چھاتیاں ستفاتان نگاہ سے
دو چار ہونے کے لئے باہر ہوگئی ہیں -
چہرہ کی شب بیدار نگاہ نوشیدے کے خمار اور جوانی کے نشہ میں چور ہو رہی ہے کچھ نورانہ
انداز سے بہو قریب آ جاتی ہے کہ کبھی کھل جاتی تھی اور کبھی بالکل بند ہو جاتی تھی اپنی کہنی ہولی
کمر پر پڑے اور اوٹھتی ہوئی کوکب سے دوچار ہوئی کہ کہاں تو ان کیطرح سے پیچھے کو

ہوکر رہ گئی ۔ نجمہ ابھی اپنی محرم کی درستی ہی میں تھی کہ کسی کے پاؤن کی آہٹ معلوم ہوئی اور فوراً اوسکو دوپٹہ کو تمام جسم پر لپیٹ کر بیٹھ گئی ۔

گو ابھی سورج نہیں نکلا لیکن چونکہ یہ وقت ایسا نہیں جو کوئی تڑکا انتظار رہے چنانچہ کوکب بھی اپنی پیاری نجمہ سے رخصت ہو کر اپنے گھر میں جانیکو ہے لیکن حسرت آمیز نگاہوں سے تک رہا ہے ۔

اگرچہ اسوقت کی جدائی نے دونون کے چہرے پر ہوائیان اڑ رہی ہین کیونکہ آنکھین کھلی ہوئی ہین آنسو ٹپ ٹپ گر رہے ہین مگر کوکب جسکی دلیری ذرا سا جھجکا ہوا تھا آزردانہ لہجہ مین کہہ رہا ہے ۔ "کہ لو اب مجھے اجازت دو"

لیکن نجمہ ہے کہ اپنے دلدادہ کے یہ لفظ سنکر ایک حیرت مین ہوگئی اور کچھ دیر تک اوسی طرح بیٹھی ہوئی سوچتی رہی اور پھر دفعتاً جھرجھری سی لیکر کہنے لگی "دیکھو ہاے مین کس زبان سے کہون کہ ہان تم چلے جاؤ ۔ کہنے کے لئے کس کا دل لاؤن اچھا لو مین آنکھین بند کئے لیتی ہون جاؤ چلے جاؤ ۔ مگر اتنی مہربانی کرنا اور یہ سمجھے کہ آج نجمہ تمام رشتہ دارون سے چھوٹتی ہے لیکن مجھے اسکا کچھ رنج نہیں کرتی ہون رنج ہے تو یہ ہے کہ کہین تم بھی نہ منہ موڑ بیٹھو ۔ گو تم سے یہ امید نہین کہ ایسا کروگے اگر اچھا ہے مین بھی سمجھا کر اپنا دل خوش کئے لیتی ہون ۔

کوکب ۔ پیاری نجمہ جو کچھ تمنے کہا اوسکو مین نے بہت اچھی طرح سن لیا اور سچے دل سے وعدہ کرتا ہون کہ تمکو مین نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنی جان کا حصہ بنا دیا اور تمہارے ساتھ جو ہوگا تو کیا تمہین کبھی جان سے جدا کرونگا مگر میری جان تم عورت ہو ۔ تمہارا کچھ اعتبار نہین ۔ تمہارا ہی بہت مشہور ہے تم پہلے ہی کسی کی کم ہوتی ہو اسواسطے مین ڈرتا ہون کہ خدانخواستہ نیا شگوفہ نہ کھلے ۔

نجمہ ۔ (سر کو کسیقدر جنبش دیکر) ایسا خیال دل مین نہ لانا تمہین معلوم نہین کہ یہ بات جان کے ساتھ ہے اگر جان جاتے تو بات جا سکتی ہے ورنہ ناممکن ہے کہ جو مین زبان سے کہدون اوس سے پھرون ۔

کوکب اور نجیبہ کے درمیان یہ حسرتناک باتیں ہو رہی تھیں کہ کسی کے پانوں کی
آہٹ معلوم ہوئی اور کوکب کے کان کھڑے ہوئے۔ فوراً ایکطرف متوجہ ہو کر یہ آواز سننے لگا
کہ کسطرف سے آتی اور پھر اپنے دل سے کہنے لگا۔ اگر اسوقت کی ہماری باتیں کسی نے
سن لی ہونگی تو بڑی خرابی ہوگی!! مگر پھر آپ ہی آپ خیال کر لیا کہ یہ آواز تو ابھی آنی
شروع ہوئی اگر اسنے ہماری باتیں سنی ہوتیں تو یہ پانوں کی آہٹ پہلے ہی سے معلوم
ہوتی لیکن یہ تو کوئی ضرور نہیں کہ باتیں سننے کے ساتھ ہی پانوں کی آواز بھی سناتا۔
کوکب کو یہ شغل ہاتھ لگ گیا بار بار اسی پر غور کرنے لگا۔ لیکن نجیبہ جو کوکب کی حسرت
آمیز الوداع سے متفکر اور پریشان ہو رہی تھی آنکھ اوٹھا کر کوکب کو دیکھکر پھر ایک غوطہ
میں ہو گئی لیکن پھر ایکدم سنبھل کر گردن سیدھی کر کے کوکب کی طرف جو کسی سوچ میں بیٹھا
تھا غور سے دیکھنے لگی اور لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہنے لگی۔ "ہیں تم کس سوچ و فکر
میں بیٹھے ہو (ہاتھ پکڑ کے) سنتے بھی ہو میں کیا کہہ رہی ہوں۔ تم ایسے چپ ہو کر
کیوں بیٹھ گئے۔

کوکب۔ نہیں چپ تو نہیں بیٹھا بلکہ دروازے میں سے کسی کے پانوں کی آہٹ
معلوم ہوئی تھی مگر وہ آواز اب نہیں آتی۔

(اور پھر کان لگا کے) ذرا ٹھیرئے تو دیکھو وہ آ رہی ہے" کوکب نے نجیبہ کو ہاتھ کے
اشارہ سے روکا۔ کہ کسی شخص نے کوکب! کوکب!! کہکر آواز دینی شروع کی۔ کوکب
نجیبہ کیطرف مخاطب ہو کر پوچھنے لگا "سچ ہی آج کون ایسا رفیق آگیا" کہ پھر کوکب
کوکب!! ارے ابھی ذرا سی کواڑ تو کھولو" یہ آواز آئی۔ اور کوکب کسی کی آواز
پہچان کر فوراً اوٹھ کھڑا ہوا کیواڑ کھولے اور اپنا کوئی واقف کار سمجھکر فوراً گلے سے
لپٹ گیا اور ہاتھ میں ہاتھ ڈالے دور تک اوسیطرح باتیں کرتا ہوا چلا گیا۔

دو آدمی جو دروازے میں چھپے کھڑے تھے انمیں سے ایک نے دروازے پر آکر چاروں طرف
نگاہ ڈالی۔ جب کوکب کسیطرف نظر نہیں آیا دونوں اندر زنانہ مکان میں گھس گئے
نجیبہ جو بیٹھی تھی۔ بیچاری خائف بیٹھی تھی ان دونوں کی بیباکی پر اور بھی گھبرا گئی۔ نہ پرسیدہ

مگر یا میں تو اوسنے مجھے ایسی ضروری نہیں کہیں پھر مجھے اسقدر دور تک اپنے ساتھ
کیوں لایا تھا ۔ اوسے کچھ کہنا ہوگا جو کسی خیال سے نہ کہہ سکا یا بھول گیا مگر وہ ایسا بیکار
بھی تو نہیں ہے باتیں تو اوس نے کبھی کبھی کہیں مگر میں مجھ کو جلدی ہیں ویسے ہی چھوڑ کر
چلا آیا ۔ ہائے خدا جانے میرے پیچھے اوس پر کیا گذری ہوگی ۔ میری طبیعت تو کچھ آپسے
آپ ہی بیچین سی ہوئی جاتی ہے ۔ ذری تیز قدم چلو ۔ اُف ہیں ! میری طبیعت
خود بخود کیوں گھبرانے لگی ۔ ایک اولجھن سی ہو رہی ہے خدا خیر کرے ۔
اب کوکب جو پہلے کسی خیال میں جھومتا ہوا چلا آرہا تھا کسیقدر سنبھل گیا اور بڑے
بڑے لمبے لمبے قدم رکھنے لگا جس سے تھوڑی ہی سی دیر میں دروازہ پر پہونچگیا یہاں
کیواڑ بند ہیں زنجیر لگی اور قفل پڑا ہوا دیکھکر چونکا اور یہ کہکر کہ ” ہیں ! میں کہاں آگیا
یہاں تو قفل پڑا ہوا ہے “ لوٹ گیا ۔ وہ جلد آس پاس کے مکان اوپر دیکھے
تو پھر خیال ہوا کہ نہیں مکان تو یہی ہے ۔ مگر قفل کس نے ڈالا زنجیر ہلائی قفل کو جھنجھوڑ ڈالا
سوچا کہ شاید کسی نے میرے ساتھ مذاق کیا ہوگا ۔ پچھلے پانوں ہٹا (غور سے دیکھکر)
ہیں ! قفل ہی پڑا ہوا ہے یا مجھے ہی نظر آتا ہے ۔ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تک رہا ہے
کیونکہ بند ہی ہیں یا میں جو چلکر آرہا ہوں آنکھوں میں اندھیرا آگیا ہے “ وہ چار آدمیوں
سے بلا کر پوچھنے لگا کہ اس مکان کے کیواڑ بند ہیں تالا پڑا ہوا ہے مجھے تو کیواڑ بند نظر
آ رہے ہیں ۔ اب سب کا ماتھا ٹھنکا اور دروازے پر پہنچا کہ [illegible] ٹھیک [illegible] وہ ادہر
ایک آہ سرد بھر کر چپ کھڑا ہوگیا ۔ سب نے کیواڑوں اور تالے کو جھنجھوڑ کر بتلا دیا کہ
نہیں فی الحقیقت تالا ہی پڑا ہوا ہے اب تو بالکل غشی سی طاری ہوگئی سر پکڑ کر بیٹھا
تھا کہ پیچھے کو گر پڑا آدمی جو کیواڑوں کے دیکھنے کو آئے تھے وہ دوڑے اور اوٹھا کر کھڑا
کھڑا کر دیا سمجھانے لگے مگر یہ ہے کہ جو منہ میں آتا ہے کہتا ہے دکھڑے کہرے ! آہ !
کیا مجھے یوں دہوکہ دیکر چلی جاتی ۔ نہیں وہ اس مکان ہی میں ہے پہلا وہ اگر اس
مکان میں ہوتی تو کیا قفل آپسے آپ ہی لگ جاتا ۔ اگر اوسکے دشمن ہی نے موقع
پا کر قفل لگا دیا ہو ۔ نہیں کیا قفل بھی آج ہی ڈالا جاتا شاید مجھے بیٹھے بیٹھے گھبرا کر

اور سر اپنے زانو پر رکھکر بیٹھ گیا اور کہنے لگا ”ارے بھئی ذرا اپنے آپکو سنبھالو ایسے
از خود رفتہ نہیں ہوا کرتے - تم تو بالکل مجنون ہوگئے - یہ بھی تو سوچو کہ تمہیں ایک
عالم کھڑا ہنس رہا ہے مگر پھر یہ سمجھکر کہ عشق اور نصیحت میں بیر ہے خاموش ہوکر
کسیقدر ہاتھ سے ہلایا اور غشی میں تھا ایک قطرہ ملا اور اسکو پانی چھڑکا اور کچھ خوشبو کی
ناک سے لگا دیا مگر کچھ ہوش نہیں آیا بدستور بہکتے کہ عالم میں پڑا ہے اپنی ہی باتیں
تدبیر کرتا ہے - مگر ایک سود مند نہیں ہوتی - اگرچہ اسوقت میں وہ مجمع منتشر سب
منتشر ہوگئے اور کوکب کو بھی کسیقدر ہوش آگیا - مگر تجھہ کے بارگیسو کا خیال اسکی
چھاتی پر لہرین لے رہا تھا اور کچھ دیر کے لیے پھر بدحواس کر دیتا ہے جسکی کسک سے
سینہ پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے اور کہنے لگتا ہے کہ ”میں سمجھا تجھہ شوکت کے ہان تو نہیں چلی
گئی - ضرور آج شوکت آئے ہی تھے - ہائے کمبخت نے میرے ساتھ چال کی -
یہ مشورہ پہلے سے ہوچکا تھا کہ کوکب کو باتوں میں لگانا میں نکل چلی جاؤنگی یہ بہانہ
کیا میں اوسکو روکتا تھا یہ اوسکی خوشی پر منحصر تھا اسکو یوں چھپ کر جانے کی کیا ضرورت
تھی - نہیں اوسے دھوکہ دیکر پکڑ لے گئے - ہائے نہ معلوم ظالموں نے اوسکے
ساتھ کیا برتاؤ کیا ہوگا لیکن بغیر تجھہ کی مرضی کے کیسے لیجا سکتے تھے - ممکن ہے
کہ اوسپر سختی کی ہو - اُف اوسکی نازک جان نے یہ ناقابل برداشت نقصان
کسطرح گوارا کیا ہوگا - مجھے کیا خبر تھی کہ شوکت یوں دغا دینگے ورنہ میرے ساتھ تھا اسکا
مگر شوکت تو میرے ساتھ ساتھ تھا پھر ایسا کون شخص تھا جو بدبخت میری تجھہ کو
اوڑا لیگیا - ارے ہے شوکت نے مجھے باتوں میں لگا لے رکھا اور دو مردوں میں سے ایک کو
بھی میں نہیں جانتا ہوں - ہان ہان یاد آگیا - واحد! واحد! جسنے ابھی شوکت کے ساتھ
جاتے ہوئے سلام علیکم بھی نہ کی تھی اور وہ دوسرا شخص جو اوس کے بائین طرف
کھڑا تھا - نہ معلوم یہ شوکت کے رشتہ دار ہیں یا دوست - لیکن میں کوئی شوکت کے
قرابتدار ہی - ضرور یہ انہیں کی کارروائی ہے - ہائے ستم کر گئے - ہائے ظالموں نے کمین
سے کیا چیز چرا لے گئے ہیں - دن دہاڑے ڈاکہ مار لے گئے ہیں - اب کیا کروں ہائے

کس سے کہون - مجھے سب کے سب دیوانہ کہینگے - خیر شکر ہے دیوانہ تو کہلا سکینگے
حضرت عشق کی سرکار سے یہ خطاب ملیگا اور ملیگا کیا یہ تو مل چکا مگر مین تو اونکی
پولیس مین ضرور اطلاع کرونگا اور اطلاع کرکے بہی کیا ہوگا - مجھ پردیسی کی سنی کون
کہیگا - کیا کوئی ایمان بہی پوچھیگا -

یہ سنتے ہی منہ مین بڑبڑاتا ہوا اسی بازار کو چلدیا جہان کسی طرف سے کوئی کسی زیور کی
آواز کان مین پڑجاتی ہے بس وہین کہڑا ہوکر سننے لگتا ہے کہ شاید مجہی کو آتی ہو
کبہی ایڑیان اوٹھا اوٹھا کر کوٹھون پر نگاہ کرتا ہے مگر جب کچھ نہین نظر آتا تو ایک
آہ بہر کر چلنے لگتا ہے - جب کوئی مکان کہلا ہوا راستے مین نظر پڑجاتا ہے
تو ڈیوڑہی مین کہڑے ہوکر سننے لگتا ہے کہ کہین مجھ ہی کو تو نہین پوچھتی - مگر مجھ یہان
کہان اف اور آہ تو اوسکا تکیہ کلام ہوگیا ہے - سینے پہ ہاتھ رکہکر چلنے کی ایک
عادت ہوگئی ہے - پانؤن مین لغزش ہے - قدم ذری ذری دور پہ ڈگمگاتے ہین
ٹیڑھا ہوکر رہجاتا ہے مگر اوسی تیزی کے ساتھ بڑہا چلا جاتا ہے - ایک مرتبہ کرادہر
اودہر دیکھنے لگا اور پہر کچھ سوچتا چلا تہا کہ اس خیال کے پیدا ہوتے ہی کہ اب اوکہان
جاؤنگے کوتوالی تو یہی ہے ٹہر گیا اور کہڑا ہوکر " بہلا مین یہان کیون آیا - اگر مجھے
کوئی پوچھیگا تو مین کیا جواب دونگا اور پوچھیگا تو کوئی بہیدی نہین - پہلے مین کیا کہونگا
بس یہی سر نہکا کر چپکا اور پہر اوسنے مجھے مارا اور پہیری جارہی . . . . . نام
زبان سے نہین نکلا تہا کہ آنکھون مین آنسو بہر آئے اور رومال سے پونچھکر) پہر آپ
چین جبین کرلینگے - نہین نہین ! یہ نہین کہونگا اور ایسے موقع پر تو فقط پیاری
بہی زبان سے نہ نکالنا چاہیے (دل آرام کرکے اور کسیقدر خیال بدلکر) بلکہ محض مجھ
کہدونگا - اگر پوچہینگے کہ وہ کون تہی تو پہر کیا کہونگا - ہائے کیا مین کوئی خیانت
کر رہا ہون جو مین کچھ نہ کہہ سکونگا - میری بی بی تہی میرا نکاح ہوچکا تہا مگر نکاح جسکے ثابت
کرنیکے لئے گواہ کہان سے لاؤنگا محض مارپیٹ کی رپورٹ لکہواؤن - تو کیا
نہین ابہی نعوذ باللہ مجھکو اوسکا نام زبان پر آتے ہی کسی خیال مین ہوکر چپ ہوگیا اور پہر چونک کر

یون دشمنون کو دیدون گر استغاثہ کے دائر کرنے پر گواہ کسطرح بہم پہنچاؤنگا۔ بڑی
مشکل ہوگی۔ خیر جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا۔ مین رپورٹ لکھوا کر آج ہی سوال دونگا کہ مجھے
ان کمبختون نے بڑا ظلم کیا اگر مجھے آسانی کامیابی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نہ ہوگی تو بھی دل
کی بھڑاس تو نکل جائیگی اور جو کچھ اوٹھا پہنچوا دین۔ مگر مین تو سوال دیکر کلکتہ چلا جاؤنگا
کیونکہ اکیلے ان لوگون پر عہدہ برآ ہونا ذرا مشکل ہے۔

پہرہ والا سنتری جو کوکب کی اس مجنونانہ بڑ کو بہت دیر سے سن رہا تھا للکار کر بولا
کہ " تم یہان کیون کھڑے ہو "

**کوکب۔** (چونک کر) بھئی ہم رپورٹ لکھوانے کے واسطے آئے ہین۔

**پہرہ والا۔** پھر یہان آؤ وہان کیون کھڑے ہو۔

کوکب بڑھا۔ جیب مین ہاتھ ڈالکر ایک کاغذ نکالا جسپر کچھ لکھا ہوا ہی تھا۔ پہرہ
والے کو دیکر رخصت ہونے لگا کہ پہرہ والا جھنجلا کر کاغذ کو پھینک کے " ہین ہمارا
حق اور رولا آجی کی تذریہینٹ " کوکب سٹ پٹا سا گیا اور لمبی سانس لیکر پھر جیب
مین ہاتھ ڈالا۔ کاغذ زمین پر سے اوٹھا کر اوسپر لپیٹا۔ پہرہ والا سپاہی کو دیکر اوسکے
پانْون لوٹ آیا۔ پہرہ والے کانسٹبل نے کاغذ کھولکر دیکھا۔ دفتر کو چلا آیا۔
کوکب اسی حالت مین کچہری کی طرف کو چلا آیا۔ اب ہم اسے (ناظرین) کو اوسکا پیچھا
جلسہ کیطرف لے چلتے ہین۔

## چھٹا باب

### موافق تدبیر

اہل تدبیر کی دوا مانگیان
آبلون پر بھی حنا باندھتے ہین

بالاخانہ کے صحن مین جو اسوقت کچھ آدمی بیٹھے باتین کر رہے ہین انمین سے
کوئی شخص یہ کہتا ہوا اور جھوم رہا ہے کہ اچھا گیا تھا۔ وہان جاکر بیٹھ رہا اور پھر آپ ہی

آپ یہ کہکر کہ دیکھو مین جاکر خبر لاتا ہون "دھم دھم کرتا ہوا نیچے چلا آیا اور مکان کی انگنائی مین کھڑا ہوکر شوکت! شوکت!! کہکر آواز دینے لگا۔ تیسری مرتبہ کہنے نہین پایا تھا کہ کسی طرف سے "کون ہے" کی آواز آئی۔ اور کوئی عورت پاس آکر آہستہ سے بولی کہ میان صفدر شوکت میان آپکو یہین بلاتے ہین۔

صفدر نے جلدی مین یہ بھی نہین پوچھا کہ کہان ہین فوراً ساتھ ہو لیا۔ یہ عورت جو ابھی صفدر سے کھڑی باتین کر رہی تھی چراغ ہاتھ مین لئے ایک زینہ کے دروازہ مین جو اس مکان کے بائین پہلو مین سہ دری کے اندر کو ہے نیچے اترنے شروع ہوئی اور ایک تہ خانہ مین پہنچا کر صفدر کو نجمہ کے سرہانے کھڑا کر دیا۔ یہان نجمہ اور ایک بوڑھی عورت بیٹھی ہے مگر نجمہ سسک رہی تھی صفدر کی صورت دیکھتے ہی دھاڑ مار کر رونے لگی کہ ہائے مجھ کمبخت کے لئے کہین بھی جگہ نہین اور زور زور سے سر پیٹنا شروع کر دیا۔ اگرچہ نجمہ کی درد آمیز گریہ وزاری نے صفدر کو بالکل خاموش کر دیا اور یہ باؤلونکی طرح نجمہ کی صورت کو تکنے لگا۔ مگر چونکہ صفدر کا رہا ہوا غصہ جو اسے نہایت جوش کیساتھ مجمع مین سے اوٹھا کر لایا تھا دفع نہین ہوا اور شوکت سے کہنے لگا کہ "تم یہین آکر بیٹھ رہے سب آدمی تمہارا انتظار کر رہے ہین (نجمہ کیطرف اشارہ کرکے) یہ کیا کہتی ہے کیا وہ اِدھر سے رضامند نہین ہوئی۔

شوکت۔ (آہستہ سے) اگر رضامند ہوتی تو مین یہان بیٹھکر کیا کرتا۔

صفدر۔ اچھا تم خاموش رہو مین ابھی پوچھتا ہون (نجمہ کیطرف مخاطب ہوکر) نجمہ اگر تم میری سنو تو مین کچھ کہنا چاہتا ہون۔

نجمہ۔ (آنکھین پونچھکر سسکیان لیتے ہوئے) آپ بھی اپنی کہئے۔

صفدر۔ دیکھو ان باتون مین جو تم کر رہی ہو کچھ فائدہ نہین۔

نجمہ۔ وہ بات (بھلا) کن باتون مین۔

صفدر۔ یہی جو تم کر رہی ہو۔

نجمہ۔ سنئے اگر آپ یہ سمجھتے ہون کہ نجمہ کو سب کہہ کہلا کے اور راجہ کی ہو کر

رہتے تو یہ بالکل ناممکن ہے۔ میں تھوڑی دیر شکیبا منگا کر کہا لونگی مگر اس صورت
سے تو واحد کی شکل دیکھنا گناہ سمجھتی ہوں۔

صفدر۔ یہ تو ایک اور افسوس ہوئی۔ میں تو تم کو بہت ستھرا لباس سمجھتا تھا اگر تم تو نئی تھی
نکلیں۔ بھلا تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ کوئی کب کون سے سبب وشبہ پر بھی کچھ
خیال کیا یا یوں ہی ضد کرنا شروع کر دی۔

نجمہ۔ کچھ بھی سہی وہ بہتر ہے مگر مجھے منظور ہے بقول کسی کے "لیلیٰ را از چشم
مجنون باید دید"

صفدر۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ وہ بہتر ہے۔ اور تم نے بجا کہا کہ "لیلیٰ
بنظر مجنون" مگر سوال یہ ہے کہ کوئی لیلیٰ بھی تو ہو۔

نجمہ۔ میرے نزدیک تو وہی لیلیٰ ہے اور لیلیٰ سہی مگر نکاح میرا تو اس سے
ہو چکا ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ میں ایک شخص کی منکوحہ ہو کر خلاف شرع دوسرے
سے بدون طلاق نکاح پڑھا لوں۔

صفدر۔ کیا تمہارا نکاح ہو گیا؟

نجمہ۔ اس بات کو عرصہ ہو گیا۔

صفدر۔ کس سے پڑھا۔؟

نجمہ۔ پڑھنا کیا ہوتا۔ ایجاب وقبول ہونا ہوتا ہے سو ہم سے دل سے ایجاب
وقبول ہو چکا۔

صفدر۔ اسکا نکاح نہیں کہتے۔

نجمہ۔ نہیں کہتے ہونگے پھر اسکے بعد نکاح کرنا منظور نہیں ہے۔ ویسے تم خود
کھونٹے سے دو۔ میں تمہارے لیے بیٹھی ہوں تم نہیں مار سکتی۔ مگر واحد سے تو میرا
کبھی نہیں رشتہ ہو سکتا کی۔

صفدر۔ اچھا تو پھر اور کس سے ہوگی۔

نجمہ۔ کسی سے بھی نہیں بس اگر ہوں تو ایک سے . . . . . . . . .

زنام سنہ ہی منہ میں بیلکر) آنکھوں میں آنسو بھر لائی اور ایک آہ بھر کر گردن نیچی کر لی اور دم بخود ہو کر رہ گئی ۔

صفدر ۔ اوسکو تو صبر کر لو ۔

یہ کہکر خاموش ہو گیا اور ایک عورت کو جو قریب بیٹھی تھی اوسکی طرف ہاتھ اوٹھا کر اشارہ کیا جس سے وہ عورت اوٹھی اور کچھ بغل کے نیچے سے اور نجمہ کے منہ کے برابر لائی ۔ نجمہ نے جوں ہی اوسکی سانس لی تو بیہوش ہو کر پیچھے کو لڑھک گئی صفدر کسیقدر آگے بڑھا اور نجمہ کے بائیں انگوٹھے پر سیاہی لگائی اور ایک طرف کاغذ پر لگا کر عورت کو کہا کہ چل حیرنا بیچل واحد کو یہاں بھیجے دیتے ہیں وہ خود راضی کر لیگا ۔ یہ کہکر چلا گیا ۔

گو صفدر اپنے ارادہ میں ایک کامیابی کا پہلو سوچکر کسیقدر خوش ہو گیا مگر ساتھ ہی جب یہ خیال بندھا کہ تمنے محض اپنی بات رکھنے اور لمحہ بھر کی موہوم خوشی پر ایک بیزبان معصوم صنف کو جو واحد کی صورت سے بیزار ہے اور جسکے دل میں کسی کی محبت اسطرح بھری ہوئی ہے جسکو ہم کسی صورت سے مٹا ہی نہیں سکتے یوں مجبور کیا نہایت پریشان ہوا اور وہ قدم جو پہلے تیزی کے ساتھ اوٹھ رہے تھے دفعتاً رک گئے اور اسکی سب سے انتہائی سیڑھی پر سے پیچھے کو لوٹنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ کسی کی وہ نگاہ جو پہلے سے اسطرف کو لگ رہی تھی اوسپر پڑی تھی کہ زبان سے یہ نکلا ۔ آہن! صفدر تم سب تو تمہارا انتظار کر رہے ہیں ۔ تم آگے کہاں لوٹے جاتے ہو" صفدر رکا اور یہ کہکر "نہیں مجھے کسی کی آہٹ ہوئی ہے اوسے پیچھے دیکھتا تھا کہ کون ہے" چلا آیا ۔ آکر بیٹھ گیا ۔ مگر جب ایک شخص جسنے ابھی صفدر کو لوٹتے ہوئے دیکھکر منع کیا تھا صفدر کے غیر معمولی سکوت پر ہنسکر کہنے لگا "کہو ہاں کیا تمہد دیوار کا مضمون ہے کہ جو جاتا ہے وہیں بیٹھ جاتا ہے ؟"

صفدر ۔ (بات کاٹکر) یہ بات تو نہیں مگر نجمہ کی بیبسی اور مجبوری کی فریاد سنکر

میرا دل بھر آیا اور کچھ دیر تک تو میری یہی ہمت نہ پڑی کہ مین اوس سے چھیڑون یا اوس سے کچھ بات کرون لیکن کرون لیکن مین بڑا اوٹھا کر گیا تھا جون تون کر کے اوس سے اقرار کرا یا اور اس کاغذ پر جسے آپ صاحبون سکے یقین دلانے کے لئے تا کہ کل کو ئین جھوٹا نہ ہون یہ انگوٹھے کا نشان بھی لگالایا ہون۔

ایک۔ مگر ہمنے تو سنا ہے کہ وہ پڑہی ہوئی ہے۔

صفدر۔ عورتون کا پڑہنا لکھنا ہی کیا۔ کونسی اوسکے ہاتھہ کی دستاویزین لکھی ہوئی ہین جس سے آپ وثوق کے ساتھہ کہ سکین کہ نہین وہ پڑہی ہوئی ہے۔

دوسرا۔ وہ کاغذ تو دکھاؤ کہان ہے۔

صفدر نے کاغذ نکالکر سامنے رکھدیا سب اپنے اپنے ہاتھہ مین لیکر دیکھنے لگے اور بعض بعض اپنی اپنی جگہہ سے ادھر اودھر بہین آ کر جھک گئے اور خوب غور سے دیکھہ رہے ہین۔

راوی۔ اگر کسو ئی ہوتی تو کہرے کہوٹے کو پرکھہ لیتے۔

اب سب کا اچھی طرح اطمینان ہوگیا اور شوکت وغیرہ کے کہنے پر رسم نکاح ادا ہونیلگی نکاح کی رسم پورے طور سے ادا نہین ہونے پائی تھی کہ وہ لوگ جو ابھی ابھی فرش پر بیٹھے تھے مبارک سلامت کہکر اوٹھنے شروع ہوگئے غرض کوئی باقی نہین رہا۔ گو یا وہ صحن جو پہلے آدمیون سے بھرا ہوا تھا اب اوسمین صرف واحد صفدر اور شوکت بیٹھے باتین کر رہے ہین۔

صفدر۔ مین نے مجبل کو بہت کچھ سمجھایا لیکن وہ اپنی ہٹ کے مقابل مین کسکی کب سنتی ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ وہ ابھی تک راضی نہین ہوئی۔

شوکت۔ تمنے پہلے مین نے بہت کچھ سر کہپایا مگر تو یہ کہین تہر کے بھی جونک لگی ہے۔ اوسنے ایک کان بھی نہین سنا۔

واحد۔ پہر تمنے کسطرح اوسے رضا مند کیا۔

صفدر۔ مین رضامند کسطرح پر کر سکتا تھا۔

واجد — آخر انگوٹھے کا نشان کیونکر کرایا۔

صفدر — جب میں نے دیکھا کہ یہ مانتی نہیں اور سید شوکت بھی ہار کر چلے گئے تب میں نے کلوروفارم کی شیشی منگا کر سنگھائی اور اوسکی بیہوشی کی حالت میں انگوٹھے کا نشان لے لیا۔

واجد — یہ تو میرے حق میں برا ہوا۔

صفدر — اسے بھی جب کچھ بن نہ پڑے تو آخر کچھ بھی کیا جاوے دفع الوقتی کی تھی ادھر دستخط منگوایا ادھر سمجھتی اسنے بات کا پاس تھا جب میں نے ایسا کیا تو پھر صرف کیا ہو گیا۔ کب تک نہیں مانیگی دق ہوکر آپ رضامند ہو جاویگی میاں عورتوں کی ضد ایسی ہی ہوا کرتی ہیں۔ تریا ہٹ مشہور ہے۔ اچھا خدا حافظ اب ہم جاتے ہیں۔ اب تم بھی وہاں جاؤ دیکھو اوسکی کیا حالت ہے۔

یہ کہا اور شوکت و صفدر دونوں اوٹھکر باتیں کرتے ہوئے کہ ابھی نجمہ کا رضامند ہونا ذرا مشکل ہے کیونکہ کوکب کو وہ فقط نہیں بھولیگی اور اسکے دل میں کوکب کی محبت بہت زیادہ ہے اگر کوئی شخص کوکب ہی سا ملکر آ دے تو دوسری بات ہے کہ اوسکا خیال چھوٹ جاوے ورنہ بھائی جان ان تلوں میں تیل ہی نہیں۔

اپنے مکان کی طرف کو چلنے لگے۔ خیر انکو تو جانے دیجئے ذرا نجمہ کو بھی چلکر دیکھئے کہ اوسکی بیچینی میں کیا حالت ہوئی۔

اب ٹھیک دو کا عمل ہے وہ تہ خانہ جس میں وہ چار مرد اور ادھر بیچاری نجمہ کو سمجھا رہے تھے بالکل سنسان معلوم ہوتا ہے نجمہ کلوروفارم کی شیشی سنگھنے ہی بیہوش ہو گئی تھی اسوقت تک اوسیطرح بیہوش پڑی ہے ایک خوبصورت ... اوسکے پاس بیٹھی تھی اسکا یہ عالم دیکھکر رنج کھا رہی تھی۔ اگرچہ زیادہ بیہوشی سے نجمہ کی نبضیں چھوٹ رہی ہیں لیکن واجد جو ابھی آکر سرہانے بیٹھا تھا رومال سے پسینہ خشک کر رہا ہے۔ اگرچہ تمام خلقت پڑی سو رہی ہے چاروں طرف ایک سا

---

٭ ایک وارو بیہوشی کا نام ہے۔

سنا تا چلا رہا ہے مگر کسی انجن کی آواز اور ریل کے پہیون کی گنگناہٹ کانون
مین محسوس ہوتی ہے اور یہ آواز بھی اوسوقت سنائی دیتی ہے جب دہیان کرکے سنا
جاتا ہے اور نہین تو تہ خانہ بمنزلہ گور کے ہو رہا ہے۔ کیونکہ اذان کی آواز بھی تو نہین
سنائی دیتی۔

واحد جو بہت دیر سے سرہانے بیٹھا انگڑائیان لے لیکر جمائی لیتا تہا منہ ہو رہا تہا
کچھ کسلمند سا معلوم ہو رہا ہے اور سیدھا ہو کر پاؤن بھی پھیلا دئے سر تکیہ پر رکھکر لیٹا
چاہتا تہا کہ نجمہ کی آنکھ کھل گئی اور بہت غور کے ساتھ واحد کی طرف دیکھا۔ واحد
جو پہلے ہی سے نجمہ کے منہ کو تاک رہا تہا نجمہ کی نیلی نیلی پر آشوب آنکھین دیکھکر
دفعتاً کہنے لگا۔ " مین تمہارا سپاہی نہین ایک ادنی نوکر ہون "

واحد کی زبان سے اس جملہ کا نکلنا تہا کہ نجمہ کی تیوری مین بل پڑ گئے اور وہ غضب
آلود نگاہین جو پہلے کسی کی محبت آمیز خیال مین بند تہین دفعتاً کھلتے ہی واحد سے
دو چار ہوئین اور زبان جو آنکھین بدلتے ہی جوش مین آگئی تہین اوس سے یہ الفاظ
نکلے " اگر تم اپنی جان کی خیر چاہتے ہو تو میرے پاس سے اوٹھکر چلے جاؤ نہین تو
مین تمہارا اور اپنا خون کرونگی۔

اور ایک آہ کرکے رونے لگی اور دبی بھرائی ہوئی آواز سے " افسوس میرے مقدر
مین یون ہی ٹھوکرین کہانی لکھی ہین " یہ جملہ نجمہ کی زبان سے کچھ ایسے موثر پیرایہ مین نکلا
کہ واحد کی بھی آنکھون سے آنسو نکل پڑے اور بیتاب ہو کر آگے جانا چاہتا تہا مگر
نجمہ غصہ کے مارے لال ہوگئی اور تھرانے لگی۔ آنکھون مین خون اوتر آیا کہ اسنے
اسقدر جرأت کیونکر کی جو میرے پلنگ پر قدم رکھا لیکن واحد کے چہرہ پر تاب نہ
سامنے ٹہرا سکت۔ اگرچہ واحد نے غصہ فرو کرنے اور نجمہ کو راہ راست پر لانے کی
بہت کچھ کوشش کی لیکن نجمہ سمجھی کہ یہ جرأت کرتا ہے اور بھی بگڑ گئی ہے اب
واقعی لوٹنے کا ارادہ کر رہا ہے مگر ندامت سے کہ قدم پیچھے کو نہین اوٹھا سکتی اور
ہیبت سے آگے قدم رکھنے کا حوصلہ نہین پڑتا۔ نجمہ نے ایک دوسرے پلنگ پر

لیٹ کر خیال کرنے لگا اور نجمہ کیطرف سے منہ پھیر کر آنکھین بند کر لین اور دل ہی دل مین
سوچنے لگا اگر کسی کا بسنا اور زیادہ تنگ کرنا ہی اچھا نہین لگتا ہے تو جتنی جلدی پیچھا ان سے
چھڑا دے - گو واحد روز روز کی مجلسون سے ہی اکتا رہا تھا مگر بہو کے آنے اور بچی کے لال
اگر دیا - نیند نے غلبہ کیا پڑتے ہی آنکھ لگ گئی -

نجمہ جو گفتگو مین مصروف رہی تھی اپنی جگہ سے اوٹھی جوتہ پہنا اور دروازہ خانہ کے
نقل کی وہ شہر مین گئی صندوق پہ جھکی معلوم ہوئی کہ سیدہی ہوگئی اور بغل کے نیچے کو
ہاتھ لگی تھی کہ پھر دونون ہاتھ سیدہے چھوڑ کر دیئے - دبے پاؤن زینہ سے چڑھ گئی
یہان دروازہ پہ قفل پڑا ہوا دیکھکر اوسکے پاؤن ٹوٹ گئے - پلنگ پر بیٹھکر ایک
پلنچہ سا بغل مین دبائے ہوئے تھی اوسکو ٹٹولنے لگی اور ایک اچکن واحد کی نکالی پہنی
ٹوپی سر سے پیٹا ول کر اوڑھ لی اور سر پر چلنے سے لگی اوٹھا کر پھر دروازہ کیطرف کو
چلی اور پہونچکر کھڑی ہو گئی قفل کھولا باہر گئی زنجیر بند کرکے تالا دیا صحن مین آکر اپنے
جلنے سے پہلے احتیاط سے بغل مین دبا کر باہر آئی اور سوچنے لگی اب کیا کرون رات
زیادہ گذر گئی اب کہان جاؤن کے پڑے گی مگر ہمت کرکے قدم بڑھا دیا اور آہستہ آہستہ
راستہ کاٹ کر راہگیرون سے بچ بچ کے اگر نظر پڑجاتا ہے سمٹ کر دیوار مین چھپ جاتی
ہے اور جب وہ دور نکل جاتا ہے تو پھر چل پڑتی ہے اس طرح ایک ایک قدم دو دو
قدم بڑھتی ہے - اسوقت اوسکی حالت یہ ہے کہ اپنی پرچھائین سے بھی ڈر ڈر کر
کوسون بھاگتی ہے اگرچہ چاند کی چاندنی سے تمام عالم بقعہ نور بن رہا ہے اور قندیل
قندیلون کی دیر یا روشنی سے ایکزمانہ پڑا سو رہا ہے کیسی ہی تمام رات کی تھکی
زراعت یا کسی تماشے پڑے مین مگر کبھی کبھی کسی بھولے بھٹکے مسافر کا بچے سے راہ مین
دو چار ہو جاتا اور یہ پوچھ بیٹھنا بھی فلان مکان کون محلہ مین ہے اسکا خوف ختم کردیتا
ہے - نجمہ نہایت تیزی سے چلی جا رہی ہے مگر جب اسکو یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ معلوم
کمبخت لوگ کیس طرح پیش آتے ہونگے میری اماں کو کیا کیا تکلیفین دی ہونگی
تو آنکھون سے آنسو نکل پڑتے ہیں وہین ٹہر کر دوبارہ لوٹ جانے کا ارادہ کرتی ہے مگر

سمجھا کہ نا وقت ہو گیا کوئی دیکھیگا تو کیا کہیگا جلدی جلدی قدم دھرنے لگی ہے
اب وہ خطرناک راستے میں قدم قدم پہ پیچھے مڑ کر دیکھتی ہے ختم ہو گیا اور ایک
شمال رویہ مکان میں جسکا صدر دروازہ کسی کی چشم انتظار کیطرح کھلا ہوا تھا وہیں
یہ عورت جسکے پاس کبھی سترہ سالہ لڑکے کا گمان گذرتا ہے بجلی کیطرح نظر سے پوشیدہ ہوئی تھی
کہ مخمور آنکھوں کی طرح دونوں کواڑ بند ہو گئے اور وہ دفعتاً غائب ہو گئی —

# ساتواں باب

## خط لانے کی کوشش

### دریچہ سے کیپٹن کاسٹی کی جہرالین پاین سے لکی
### اُلٹی ابورکسا مرے تلوؤں سے چھاتیوں کی

شہر کلکتہ زمانہ ماضیہ میں قریہ کی شکل پر ایک آباد قطعہ تھا جسمیں صرف
تھوڑے سے غیر مہذب بنگالی ساکن تھے بلکہ مغلیہ سلطنت کے پیرو نے اسلامی
سطوت کو بھی اچھا شکار کر رکھا تھا — عالمگیر کے عہد میں شہر تیدر جنگلی تھا۔ اسی شہر میں
تجارتی جہاز لنگر ڈالتے تھے ۔ یہ مقام تجارت کی اصلی گذرگاہ ہونے کے سبب سے
عام ممالک کی تجارت پیشہ اقوام کا مسکن بن رہا تھا اور اسوقت کی آزادانہ تجارت نے
مسٹر چانک ایک یورپین کو بھی وہ جرأت دلائی کہ اوسنے ایک انگریزی کوٹھی کی بھی
بنیاد قائم کر دی جو اسوقت ایک امید اور بار پیش نظر کرنے وقت خواب و خیال معلوم
ہوتی ہے — کلکتہ باوجود موضع ہونے کے تجارت کی روز افزون ترقی کے باعث روز
بروز بڑھتا گیا اور گورنر کی مزید توجہ نے ان ٹوٹے پھوٹے کھنڈرات کو شاہی عمارات
میں ملاکر مشہور دار الخلافت بنا دیا —
کرنل کلایو نے جنگ پلاسی کی فتح کے بعد شہر سے کچھ فاصلہ پر قلعہ فورٹ ولیم تعمیر کرایا
جسکی نرالی ساخت جناب سلف کی نرالی صنعتوں کو ادبیاد دلا کر چمکار رہے ہیں یہ

یہ بنگالہ اور پلاسی کی لڑائی کے بعد سے کہ فروایا ۔ کلکتہ میں ایک عظیم دریا ہے جو بیچ شہر میں ہو کر گذرتا ہے

اور آنکھیں ملا کر بہت غور سے کے ساتھ دیکھا - گھبرا ہو گیا جھک کر سلام کیا - سیدھا ہوا
تب کہیں زبان سے کوٹھی کے چیف کلارک اور ایک انگریز نے جس کے چہرہ سے لباس سے طرز
سے اور اسلحے باڈی گارڈ کے ہمراہ رہنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ کوئی ملکی لاٹ ہے
پوچھا کہ تم کون ہو ؟
اسکا جواب ابھی ملا نہیں تھا کہ آپ ہی کہنے لگا کہ - ہم نے تمکو پہچان لیا ہم تم سے
یہاں ملے تھے دیکھو ہم بھول گئے - تمہارا نام کوکب ہے ؟

شخص - حضور میرا نام کوکب ہی ہے -

انگریز - تم علامہ امجدی کے بھائی ہو -

کوکب - جی حضور -

انگریز - تم اچھے ہو اور علامہ امجدی تمہارے بھائی اچھے ہیں ؟

کوکب - حضور اس وقت تو میں اچھا ہوں اور مجھے علامہ امجدی کی کچھ خبر نہیں -

انگریز - کیوں ؟

کوکب - حضور میری سرگذشت بہت طویل ہے -

یہ کہا اور جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک کاغذ نکالا اور پنجوں کے بل کھڑے ہو کر کسیقدر ہاتھ اونچا
کر کے وہ کاغذ دیا اور ہاتھ نیچا کر لیا - چہرے میں سے جو ہاتھ پکڑ کر معانقہ کے ساتھ ہی
پھر گیا تھا اوسمیں اب وہ کاغذ دکھائی دیتا ہے جو پہلے کوکب کے ہاتھ میں تھا اس خط کو پکڑ کر پڑھا
اور پڑھ کر کے کہنے لگا - " تمنے یہ کیا قصد کیا اب تم علیگڈھ سے چلے آتے -

کوکب - حضور کیا عرض کروں میری قسمت کا پھیر ہے -

انگریز - اچھا تم کل ہماری کوٹھی پر آنا - لارڈ کرزن کی کوٹھی جس سے پوچھوگے وہ
تمکو فوراً بتلا دیگا -

کوکب - حضور میں جانتا ہوں آج تمام دن حضور ہی کی کوٹھی پر میں نے گذارا ہے -

انگریز - پھر تم ہمسے کیوں نہیں ملے -

کوکب - مجھے آپ تک کوئی جانے دیتا تو مل سکتا تھا -

چونک پڑا اور واحد سے مخاطب ہو کر کہنے لگا " تم نے میری بات کا کچھ جواب اب تک نہ دیا۔

واحد۔ (آنکھیں رومال سے پونچھکر) کیا کروں میری طبیعت قابو سے باہر ہوئی جاتی ہے دل بھر آتا ہے کلیجہ منہ کو آ رہا ہے۔ اب مجھ میں ضبط کی طاقت نہیں۔

یہ کہا اور ماتھے پر دونوں ہاتھ رکھکر خاموش بیٹھ گیا۔

شوکت۔ ہیں! ہیں! تم کیسی باتیں کر رہے ہو وہ بات تو بتلاؤ جس سے یہ تمہاری یہ حالت ہو گئی ہے۔

واحد۔ کیا کہوں۔

یہ کہا اور پھر چپ ہو گیا۔ لیکن شوکت نے جب زیادہ مجبور کیا تو کہنے لگا کیا کہوں کہتے ہوئے بھی تو شرم آتی ہے۔

شوکت۔ آج تم کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے اسوقت تک تمہاری باتوں کا بھید معلوم نہ ہوا۔

واحد۔ کیا بھید کہوں۔

یہ کہکر گھٹنے پر سر رکھکر بیٹھ گیا۔

شوکت۔ (جو واحد کی بات سننے کا مشتاق تھا) آخر کچھ کہتے بھی ہو یا نہیں۔

واحد۔ (سر پر دوہتڑ مار کر) ہائے کیا کہوں لٹ گیا میری قسمت پھوٹ گئی جسکو میں اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا آج رات میں مجھے کوئی نشہ سا پلا کر چلی گئی وہ تو یہ خیر ہو گئی کہ میں زیادہ بیہوش نہیں ہوا ورنہ اس ظالم نے تو میرے مارنے میں کوئی کمی نہیں کی تھی۔

شوکت۔ (دانتوں میں انگلی دباکر) ہیں کس طرح چلی گئی۔

واحد۔ اگر اس طرح چلے جانیکی مجھے خبر ہوتی تو میں اسے جانے ہی کیوں دیتا۔

شوکت۔ آپ چلی گئی یا کوئی بھگا کر لیگیا۔

واحد۔ (دونوں ہاتھ کانوں پر رکھکر) مجھے کچھ خبر نہیں۔

شوکت۔ افسوس یہ ہوا کمبخت نے تمہارے ساتھ بری دغا کی دیکھو بھی کس

دیکھ رہی ہے کچھ کہنے کا ارادہ کیا مگر آنکھون نے جو کسی کے حسن کے ساتھ کہلواڑیان
کر رہی ہین زبان کو جنبش کی اجازت نہین دی جس سے یہ عورت اتنا ہی کہکر رہ گئی
کہ ہین تو سب کہنا بہول گئی ۔ سمجھ گیا اور رہا لیکن پھر ظاہر کرنیوالے باتون کو اپنے
عاشق سے یا معشوق سے چھپا کر رکھنا مناسب نہ خیال کرکے دم بخود ہو کر ایک
دفعہ آہ کے ساتھ ٹھنڈی سانس بھری جس سے گذری ہوئی مصیبتون کو یاد کرکے
آنکھون مین آنسو بھر لائی اور کہنے لگی ۔ پیارے دشمنون نے ہمین تمہارے
پھنسانے کے لئے بڑے بڑے جال پھیلائے مگر ہمارا مقدر اچھا تھا کہ کسی کا
بال بیکا نہین ہوا ۔

گو اس وقت اس عورت کو اپنی جوشیلی اور غصیلی طبیعت پر پچھلی مصیبتون کو یاد کرتے
ہی پسینہ آگیا تمام جسم غصے سے کانپ اوٹھا لیکن ضبط سے کام لیا اور کہنے لگی ۔
" پیارے وہ دن خدا دشمن کو بھی نہ دکھائے ۔ اف رونگٹے کھڑے ہوتے ہین
ہائے جب کبھی وہ گھڑی یاد آجاتی ہے تو پہرون ایک سناٹا سا رہتا ہے ۔ ہائے
وہ کس قیامت کی گھڑی تھی کہ جسوقت ان موذیون نے دروازون کا قفل ۔ باہرا
اور ایک لمبی سانس لیکر آہ بھر کے کسیقدر گھبراہٹ کے ساتھ) پیارے پیارے
کوکب میری دردبھری داستان کیا سنوگے (اور شرما کر) ہائے پچھلے قصون
سے صورت ایسی کہ زخم دل ہرے ہوجاتے ہین اور کوئی نتیجہ نہین ۔

ایک آہ کا نعرہ مارا اور چپ ہورہی ۔ کوکب جو اسکی کیحالت مین کرسی پر بیٹھا ہوا
کنکھیون سے دیکھ رہا تھا کسیقدر رک رک کر کہنے لگا ۔ بی میری بھی کیفیت ہورہی
ہے گو یہ جی چاہتا ہے کہ جدائی کی دردبھری داستان کہکر ہی دل کا بخار نکال لین
لیکن زبان یاری نہین دیتی ۔ رونگٹے کھڑے ہوتے جاتے ہین اور دفعتاً کسی خاص
طرف مخاطب ہوکر) پیاری میری پیاری نجمہ واقعی تم بری طرح پھنسی تہین خیر وہ دن
خدا کو دکھانا تھا قسمت کا لکھا نہین ملتا ۔

نجمہ نے (بات کاٹکر) پیارے کوکب تمہے اپنے پھنسنے پھنسانے کا کچھ خیال نہ تھا

ہین تو تمہاری ارشتے ہین تو دیکھیے وہ کمبخت تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتے ہین ۔
کوکب ۔ انہون نے تو میرے ترک دینے مین اپنی اپنی سی بہت کچھ کوشش کین
مگر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

نجمہ ۔ (بات کاٹ کر اور بلائین لیکر) خدا اسکے ہاتھ پاؤن ٹوٹے کہ انکی کوئی بات پیش
بھی نہ گئی ۔

کوکب ۔ دیکھو بیٹے تمہارے کیسی اوفتاد پڑ گئی تھی مین نے سخت دھوکا کھایا
مجھے یہ کیا معلوم تھا کہ وہ وقعتاً یون چڑھ آوینگے ورنہ اوسکے ساتھ دیکھو مین نام ہی
ہو گیا مکان سے اتنے فاصلہ پر تھا کے کیون باتین کرتا ۔

نجمہ ۔ (مسکرا کر) مجھے چار پانچ روز تک ۔ اف روزگار کا لمڑ وہوتا ہے مجھکو تو اوس
مکان کا نام بھی یاد نہین رہا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اوسمین اون کمبختون نے بند کر رکھا
پیارے کوکب جب تم کہان چلے گئے تھے ۔

کوکب ۔ تمہارے چلے جانیکے بعد مین نے کئی روز تک تو تمہین تمام مین تلاش
کرتا پھرا ۔ پھر ایک ڈپوٹی کے پاس حاضر ہو کر دکھڑا رویا مگر سب کچھ بیسود ہوا تب پولیس مین
رپورٹ لکھوائی اور سپرنٹنڈنٹ نے استغاثہ تیار کیا وہ خارج ہو گیا اپیل کیا اور سب صاحب
مجسٹریٹ کو اپنا مخالف دیکھکر اور سمجھکر کہ اب کوئی تدبیر نہ بن آئیگی سیدھا کلکتہ پہونچا
لاٹ صاحب سے اپنا تمام ماجرا بیان کیا اونھون نے ایک حکم لکھکر مجھے دیا تھا جو مین
ریل سے اوترتے ہی کلکٹر صاحب کو دے آیا اب دیکھیے کلکٹر صاحب کیا کرتے
ہین ۔ مجھسے تو اونھون نے وعدہ کر لیا ہے ۔

نجمہ ۔ لاٹ صاحب نے اوس حکم مین کیا لکھا تھا ۔

کوکب ۔ یہی لکھا تھا کہ ہم اسکو جانتے ہین کہ یہ مشہور آدمی ہے مشہد کے سجادہ نشین کا
بھائی ہے اور جو اوسکی چٹھی مین آیا ہوگا لکھدیا ہوگا ۔ چٹھی انگریزی مین لکھی ہوئی تھی
مین نے ایک شخص سے پڑھوا کر سنی تھی جو مجھے تنا بھی معلوم ہو گیا ورنہ انگریزی یا
کوئی بھی علم ہوتا ٹھیک اوسکے جانے بغیر کیا پتہ چل سکتا ہے ۔

نجمہ — اخاہ! تم یون کاہے کو سون پہر سے (آسمان کیطرف دیکھکر) اہین رات
کیا اتنی بیگ گئی اب سونا چاہیے
یہ کہا اور پلنگ ہی پر لیٹ رہی۔
اگرچہ اسوقت دونون اپنے اپنے پلنگ پر لیٹ رہتے اور ان خواہشون کا
ہجوم جو شب وصل مین ہوا کرتا ہے لہر ایک حسرت سر ہلانے پائنی کھڑے ہوکر
اپنے اپنے نکلنے کی راہ ڈھونڈھا کرتی ہین ہو رہا ہے اور تمنائین جو کسی وقت سے
اسی انتظار مین تھین کہ کوئی ایسا دن بھی آئے جو ہمارے حوصلے پورے ہون،
وہ تمام ایک سرے سے اس کوشش پر ہین کہ کم سے کم ہے ہماری آرزو
پوری ہو جاوے لیکن جب امید بر آنے کا پہرا آتا ہے تو ایک کے بجائے دس
دس موجود ہو جاتے ہین گویا شمار ہی نہین ہے کہ کہانتک تعداد پہونچی اور کب سے
کوشش دل انکا مسکن بن رہا تھا۔
گو یہی بیانیہ حسرت ویاس کا ایک چھینٹ جھگڑا ہی ہو رہا ہے مگر کوکب جسکی دلکھون
[illegible] تمنائین یون ہوکر نکل آئین دفعتاً چونکا اور اپنی خود فراموشی پر
پچھتاتا۔ افسوس کرکے اپنے آپکو لعنت ملامت کرنے لگا۔
نجمہ جسکا خیال کوکب کیطرف تھا کوکب اسی تنی حرکت اور حیرانی سے اپنے خیال کو
دور دور پہونچا گئی اور دل مین کہنے لگی "کیون اسقدر ہچکی سی سانسین کھینچکر رہگیا"
اور سوچنے لگا" مگر ضبط نہ ہو سکا اور تعجبانہ طور پر کوکب کا شانہ ہلاکر جو اپنے
پچھلے مصائب کو یاد کرکے ٹھنڈی سانس لے رہا تھا کہنے لگی " تم دفعتاً گھبرا کیون اوٹھے
تھے کیا کہین کچھ ہو تو نہین گئے ہمیرا تو کلیجہ دہل گیا۔ ہائے اب کیا کوئی — — — —
کوکب — (بات کاٹکر) تم دفعتاً یون بدحواس کیون ہو گئی ہو۔ اول تو خدا نخواستہ
کوئی بات نہین ہے اگر ہم یہ فرض کرلین کہ کوئی بات بھی ہے تو آدمی دنیا مین اسلیے
پیدا ہوا ہے۔
نجمہ — یہ سب سچ ہے مگر کچھ نہ کچھ بات تو ضرور ہے جس سے تم اسطرح گھبرا کر نکلا کہ

اوٹھ بیٹھے۔

کوکب۔ بات تو کچھ نہیں صرف یہ ہے (اور پھر چپ) اچھا صبح ہی کہدونگا۔

یہ کہا اور پھر خاموش ہوگیا۔

نجمہ۔ (اصرار کے ساتھ) نہیں جو کہنا ہے ابھی کہدیجیے مین رات بھر پریشان اور متفکر رہونگی۔

کوکب۔ کیا کہوں۔ اچھا خیر جو کچھ ہونا ہے وہ ہوکر رہیگا اب صبح پر منحصر کہنا فضول ہے اور اچھی طرح مخاطب ہوکر) ہاں بات یہ ہے کہ جسوقت مین صاحب کلکٹر کے بنگلے سے واپس آرہا تھا مجھے دیوانی کا ایک چپراسی ملا جو دوسمن لئے ہوئے آرہا تھا۔

نجمہ۔ (بات کاٹکر) کیسے سمن۔

کوکب۔ واجد اور شوکت نے تنسیخ دعویٰ زوجیت کا دعویٰ کیا ہے۔

نجمہ۔ کب!

کوکب۔ آپکو معلوم نہیں میرے خیال مین تو اس بات کو کئی روز ہوگئے ہونگے کیا آپکو اسکی بالکل خبر نہیں۔

نجمہ۔ مجھے کیسے معلوم ہوتا۔

کوکب۔ کیسے معلوم ہوجانے کی ہی ایک ہی کہی۔ یہ دعویٰ کیا گیا اور ہمتین علم ہی نہین۔ تمہارے پاس اطلاعنامہ نہین آیا۔

نجمہ۔ کوئی نہین۔

کوکب۔ اور نہ کوئی چپراسی آیا۔

نجمہ۔ آیا ہوگا تو مجھے خبر نہین۔

کوکب۔ مگر تاریخ تو بہت قریب آگئی ہے دیکھو بتلاتا ہون....... کوئی چند سات روز رہے ہین۔ میرے خیال مین تاریخ ہی غلطی ہے۔ مگر تنقیح کے واسطے بھی تو کوئی تاریخ ضرور مقرر ہونی چاہئے۔ لیکن ہاں وہ تو اس سے پہلے مقرر ہوچکی ہوگی مگر نہین

ہو سکتا اگر تنقیح کی اس سے پہلے کوئی تاریخ مقرر ہوتی ہوتی تو مقدمہ ابتک کبھی کا عدم پیروی میں یکطرفہ ڈگری ہوجاتا۔ ممکن ہے کہ تنقیح بھی اسی تاریخ میں ہو جاوے

نجمہ۔ تمہاری بات کاٹ سکے کہتی ہوں بھلا اونکو اس دعوے کرنے سے کیا فایدہ ہوگا۔

کوکب۔ یہ آپنے کیا سوال کیا بھلا میں اسکی نسبت کیا کہہ سکتا ہوں۔

نجمہ۔ خیر جانے دیجئے یہ بتائیے کہ آپکے سپاہی ملا۔

کوکب۔ مجھے سپاہی کیوں نہ ملتا۔ چپراسی ملا۔ میرے اور آپکے نام کے اطلاعنامے دکھلائے۔ میں نے دونوں اطلاعناموں پر اپنے اور آپکے دستخط کردیے

نجمہ۔ اچھا کیا آپنے دستخط کردیے اگر عدالت نے اونکا جھوٹا دعوی ڈگری کر دیا تو اونکو یہ امید ہے کہ نجمہ اپنے پیارے کوکب کو چھوڑ کر ہمارے یہاں چلی آئیگی نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ اونکے گھر ایکبار کیا لاکھ دفعہ نہیں جانے کی۔ خواہ وہ کتنی ہی کوشش کیوں نہ کریں۔

کوکب۔ اچھا جانے دیجئے ان باتوں میں کیا رکھا ہے جو ہونا تھا ہوا اور جو ہونا ہوگا ہو جائیگا قبل از مرگ واویلا۔

نجمہ۔ جانے کیسے دوں آپ خیال کریں۔ جھوٹی باتوں سے تو آگ ہی لگتی ہے اور شرما کر گردن نیچی کرلی۔

کوکب۔ (جو ہنس کر رہگیا تھا) میرا ارادہ ہے کہ میں بھی اپنی اور آپکی طرف سے کوئی وکیل پیروی کے لیے مقرر کردوں۔

نجمہ۔ (اوپر کو منہ کرکے کوکب کی اپنی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھکر شرماکے) آپکو اختیار ہے۔

یہ کہکر دونوں خاموش ہوگئے اور اپنی گدگدائی ہوئی طبیعتوں کو جنکیں حسرتیں اور امنگیں چٹکیاں لے رہی تھیں اس مقدمہ سے اوجھن پیدا ہوئی دیکھکر اور دے چھیڑنے لگے جس سے وہ جوش و خروش جو ولولہ خیز طبیعتوں میں بھر رہا تھا ٹھنڈا سا پڑگیا اور کسیقدر پریشانی بھی دور ہوگئی۔ اب ہم واجد کیطرف چلتے ہیں۔

ہوئیں آکر بھی نہیں دیکھتا ۔

ہم اس باغیچہ کی حالت پر کچھ غور ہی کر رہے تھے کہ کسی شخص کی جو اپنے ساتھی سے غالباً کچھ کہتا ہوا آ رہا تھا آواز سنائی دی اور یہ سمجھ میں آیا کہ یہ کچھ یوں کہہ رہا ہے کہ دعوی تو ڈگری ہو گیا مگر ان آدمیوں کی آواز منتظر نہ آنے کی وجہ سے صاف نہیں سنائی دیتی ۔ لیکن یہ لوگ بدستور کچھ گنگناتے ہوئے چلے آ رہے تھے گو بعض دفعہ انکے کھڑے ہو جانے سے پوری بات بھی سمجھ میں آ جاتی ہے ۔ لیکن کبھی کبھی کوئی بات آدھی ہی سنائی دیتی ہے ۔

چونکہ اب یہ آدمی جو بوجہ گھنے درختوں اور اندھیرے کے صاف معلوم نہیں ہوتے تھے اچھی طرح دکھائی دینے لگے لیکن سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کون ہیں ۔ آخاہ پہچان لیا ۔ ایک تو ہمارے ناول کے ہیرو واحد اور دوسرے شوکت ہیں جو آپس میں کہتے ہوئے آ رہے ہیں ۔

" وہ دعوی جو دخل زوجیت کا دائر کیا تھا ڈگری ہو گیا مگر واحد جو اس خبر کو سنکر آپے سے باہر ہو گیا بلا تصدیق کیے ہوں سے کہتا پھرنے لگا کہ دعوے تو ڈگری ہو گیا ۔

اب یہ دونوں باغ سے نکلکر اس مکان میں جو سامنے ٹوٹا ہوا سا نظر آ رہا ہے داخل ہو گئے مگر شوکت چونکہ بدون اجازت اندر نہیں جا سکتا تھا دروازہ میں ایک کرسی پر جو پہلے سے پڑی تھی بیٹھ گیا اور واحد جو شوکت کو یہ کہکر کہ " آپ مجھکو پانچ منٹ کی اجازت دیجئے تھوڑی " اندر چلا گیا ۔ صحن میں قدم رکھتے ہی کہنے لگا " اماں جان، وہ دعوی تو ڈگری ہو گیا ۔ اور چھوٹی ہمشیرہ سے بھی اسی طرح مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ " دعوی ڈگری ہو گیا " اور وفور مسرت میں یہاں تک بہکا کہ یہ بھی خیال نہ رہا کہ میں کیا اور کس سے کہہ رہا ہوں اچھل اچھل کر کہنے لگا " دعوی ڈگری ہو گیا " دعوی ڈگری ہو گیا "

اب یہ آواز جو پہلے واحد کے مکان تک محدود تھی ان کی ان میں تمام محلہ میں پھیل گئی جس سے آس پاس کے آدمی جو علی الصباح اپنی اپنی ضروریات رفع کرنے کے لیے ادھر آ رہے تھے اچنبھا اس آواز کو سنکر دوڑ پڑے ۔ تو واحد نے کہا کہ ہاں ہے کہ دعوی ڈگری ہو گیا " اور واحد کے مکان کو کسی طرح دیکھ کر گھر میں گھس آئے ۔ واحد کچھ آواز دیکر

دریافت کرنا چاہیئے کہ شوکت کو بیٹھے ہوئے دیکھکر وہیں ٹھٹک کر رہ گئے اور
شوکت سے دریافت کرنے لگے کہ یہ کیا معاملہ ہے جو واحد آج صبح سے پکار رہا
ہے کہ دعویٰ ڈگری ہو گیا۔ شوکت جو خود بھی اسی سوچ میں بیٹھا ہوا تھا ہنسکر کہنے لگا
کہ بھئی کیا کہوں آج میں اور یہ بہت سویرے سے اوٹھکر جنگل کی طرف چلے گئے
تھے کیونکہ جسوقت ہم گئے تھے اچھی طرح دن بھی نہیں نکلا تھا اسواسطے جاتے وقت
تک واحد نے مجھسے ذکر نہیں کیا اب واپسی میں چونکہ سورج نکل آیا تھا اور یہ بھی شاید
تمنے سنا ہوگا کہ جبتک سورج نہ نکلے خواب نہ بیان کیا جاوے۔ چنانچہ میاں واحد
نے جو کہیں خواب دیکھا وہ واپسی میں سورج نکلنے کے بعد یاد آیا وہ مجھسے حرف
بحرف کہنے لگے میں نے قطع نظر اس بات کے کہ یہ سچ ہو یا جھوٹ اپنی زبان سے
سوا اسکے کہ خدا سچ کرے اور کچھ نہیں کہا وہ خواب یہانتک ترقی کر گیا کہ اب
یہ اپنی حالت سے بھی گذر گئے۔ نہ مجھسے پانچ منٹ کی اجازت لیکر اندر گئے تھے غالباً
خواب کہنے کے لئے گئے ہونگے سو ابتک آئے ہیں میں انتظار میں بیٹھا سوکھ رہا
ہوں اونکو خیال بھی نہیں۔ اپنی انجان سے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ دعویٰ ڈگری ہو گیا
ایک شخص — (بات کاٹ کے) ابتک میری سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ کونسا
دعوے ڈگری ہو گیا —

شوکت — آپکو نہیں معلوم ایک دخل زوجیت کا دعویٰ پچھلے دنوں میں دائر کیا تھا۔

دوسرا شخص — (پہلے شخص کی طرف مخاطب ہوکر) آپ کو بھی معلوم نہیں میں سمجھ گیا
(اور ایک دوسرے شخص سے) بھئی یہ وہی دعویٰ ہے شاید تمہیں یاد ہے جسکی
نسبت میں نے ایک مرتبہ تمسے ذکر بھی کیا تھا۔

یہ کہکر باہر نکل آیا اسکے پیچھے تمام آدمی جو پہلے آ آکر جمع ہو رہے تھے شوکت سے
کل کچا حال سنکر لوٹ گئے۔ مگر شوکت جو پہلے سے بیٹھا تھا واحد کی ناواقفی ان کی
باتوں پہ ہنسنے لگا۔ آخر جب نہ رہا گیا اور واحد کی اس سمجھ و باتوں سے زیادہ ترچڑ گیا
تو ایک اور شخص سے کہنے لگا۔ یہ کیا معاملہ ہے جو واحد آپے سے بالکل باہر ہے —

اسکو زیادہ خوشی ہوتی ہے نہیں سمجھتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں خواہ زبان سے کچھ ہی نکل
جاوے طرز سخن ہی بدلا ہوا ہے لیکن اسقدر نہیں بدلا کہ تیرے جیسا کہ واحد
پوکھلاہٹ کی باتیں کرتا ہے۔

اگرچہ شوکت کے دل میں اس قسم کے خیالات پیدا ہو رہے تھے مگر ظاہر سب کچھ اوس
کی طرح جو پوچھا کرتا ہے شش پنج گئے یعنی جب بیٹھا تو اوسکی بڑی خواہش رہا تھا کہ واحد کو
زیادہ بیکٹ ہوتے دیکھکر زیادہ گیا اور بے تحاشا گھر میں جاکر واحد کے منھ پر اپنا دوسرا
ہاتھ رکھدیا جسکی وجہ سے واحد کچھ کہنا چاہتا تھا نہ کہہ سکا اور پھر آپ واحد سے
مخاطب ہوکر کہنے لگا "کیا آج پھر نہیں اوس روز کا سا جنون چڑھا ہے بڑے
افسوس کی بات ہے کہ تم دانا ہوکر دیوانوں کی ایسی باتیں کرتے ہو تمھیں یہ بھی معلوم
ہے کہ کسقدر آدمی تمہارے دیکھنے اور تمہاری دیوانوں کی ایسی گفتگو سننے کے لئے
آئے تھے۔ مجھے واللہ ابھی تک نہیں معلوم ہوا کہ تمنے جو زمانہ کو سر پر اوٹھا رکھا تھا
اوس سے تمہارا کیا منشا رہا۔

گو واحد بظاہر شوکت کی ان باتوں کو سنکر خاموش سا ہوگیا اور جواب نہیں دیا لیکن
دل میں کچھ پریشان سا ہوگیا ہے جس سے چہرے کا رنگ کسیقدر مکدر سا ہوگیا
اور اسی حالت میں حسرت آمیز نگاہ سے شوکت کیطرف دیکھا جس سے نہ معلوم
شوکت کیا سمجھا اور منھ پرسے ہاتھ اوٹھا کر کہنے لگا "مجھے تمہاری اس گھبراہٹ اور
اوچھا پن ناگوار گذرا" واحد نے آنکھوں میں آنسو بھر لایا تھا کسیقدر تامل کے ساتھ
کہنے لگا "کیا میں نے بات غلط کہہ رہا تھا۔ ہرگز نہیں میں یہ بات نہایت ہی
ٹھیک کہہ رہا تھا۔

شوکت ۔ (ذرہ کیسا تھ بات کاٹ کر) اسی سے کیسے معلوم ہوا کہ دعوی [illegible]
باوجود [illegible] آپکی باتوں پر۔

واحد نہایت [illegible]

شوکت ۔ مجھے کسطرح معلوم ہوسکتا ہے کیا میں تمہارے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

باقی سب موجود ہین ـ

واجد ـ اوسکو اورون سے کیا غرض وہ تو کوئی اچھا کسی اور کو تو سمجھتی ہی نہین ہے ـ

شوکت اور واجد کی آپس مین یہ باتین ہو رہی تھین کہ دفعتاً ایک چپراسی اطلاعنامہ لیکر آیا اور واجد سے پوچھنے لگا کہ "سید واجد حسین کہان رہتے ہین ؟"
شوکت نے چپراسی کیطرف آنکھ اوٹھا کر واجد کیطرف کو ایک آنکھ بند کر کے کچھ اشارہ کر دیا جس سے چپراسی سمجھ گیا کہ سید واجد حسین یہی ہین اور کسیقدر پیچھے کو ہٹا جھک کر سلام کیا اور ہاتھ بڑھا کے اطلاعنامہ دیا جسکو واجد نے اور کسیقدر حیرت کے ساتھ دانتون مین اونگلی دبا کر رہگیا ـ

شوکت جو اوسوقت سے اس کاغذ کیطرف تک رہا تھا پوچھنے ہی کو تھا کہ خود واجد نے بتلانے کا ارادہ کیا مگر کسی اندرونی کشمکش اور تفکر نے اوسکا حیرت مین ڈالدیا جس سے دانتون مین اونگلی دبا کر رہگیا ـ شوکت جو دیر سے یہ حالت دیکھ رہا ہے اپنے دل مین ڈرا اور نہ ہی منہ مین کہنے لگا کہ " یا الہی اور کیسی یہ اوفتاد پڑی جس سے واجد ایک کاغذ کو دیکھکر کچھ خاموش سا رہگیا ـ کاش مین جانتا تو اس کاغذ کو واجد کے ہاتھ مین جانے ہی نہ دیتا ـ
چپراسی تو واجد کو پہچانتا بھی نہ تھا مین نے اشارہ کر کے اوسے بتلایا کہ یہ واجد ہے
پھر واجد کو بلا کر کہنے لگا ـ " یہ کیا وجہ ہے تم خاموش کیون ہو گئے !!

واجد ـ (جو پہلے ایک سوچ مین تھا سنبھلکر) کیا بتلاؤن ـ

شوکت ـ (کاغذ واجد سے لیکر) آہا ! یہ تو اپیل کی اطلاع ہے (چپراسی سے مخاطب ہوکر) کیا اپیل دایر ہو گیا ـ

چپراسی ـ اپیل کے دایر ہونے نہ ہونے کی تو مجھے خبر نہین عدالت سے یہ کاغذ ملا تھا اسواطلاع کے لئے حضور کے پاس لے آیا ـ

شوکت ـ (واجد سے مخاطب ہوکر) ہان اپیل تو ضرور دایر ہو گیا ـ اسکو خبر نہین ہوگی مگر آپ اسطرح منہ تکتے کیون رہگئے اونکے اپیل مین کیا گنجایش ہے کہانتک چلے

سکینہ کے جب ابتدا ہی مین کچھ نہوا تو اپیل مین کیا ہوگا۔

واجد۔ یعنی دردسری اور زیبا رہی تو ہوگی۔

شوکت۔ ارے نہ یہ تو مقدمات مین ہوا ہی کرتی ہے۔

اسیطرح باتین کرتے کرتے دفعتاً دونون اوٹھ کھڑے ہوئے۔ واجد اندر گیا اور شوکت اپنے گھر چلا گیا۔

ابھی بارہ بجے نہین ہین مگر دھوپ مین تیزی اور حرارت پیدا ہو چلی ہے نجمہ اور کوکب مکان مین بیٹھے ہین لیکن کوکب کا غیر معمولی سکوت جو نہ صرف طرح طرح کے شکوک پیدا کر رہا تھا بلکہ بتلا رہا تھا کہ عاشقان درماندہ کو مفارقت کی صعوبتون سے فراغت پاکر کسی پری چہرہ کے ہمزانو بیٹھے تکا کرتے ہین ٹکٹکی باندھے تک رہا ہے نجمہ جو اس ال بیٹھنے کو غنیمت سمجھ رہی ہے وہ اپنے تئین لغضب عاشق کا جو نہ صرف خاموش ہے بلکہ کبھی کبھی ہائے اور واے کے ساتھ سرد آہین بھر کر آنسو بھی گرا دیتا ہے رومال سے منہ پونچھ رہا ہے کوکب کی دلخراش آہین جسکے صدمہ سے نجمہ کی آنکھین نہ آنسو اشنا رہی ہین بلکہ کچھ ہنسنے والی ہچکیان ہین کہ جنھون نے نجمہ کو بالکل بدحواس کر دیا ہے۔ نجمہ جو قریب بیٹھی تھی اپنی جگہہ سے اوٹھی اور کوکب پر اوسی گر کر رونے لگی۔ اگرچہ اوسکی شرمیلی نظرین جنھون نے اسطرح آزادانہ طور پر کبھی اپنی پردہ دری پسند نہین کی تھی آج وہ نہایت شوخی اور بیحیائی کے ساتھ اپنی حسرتین نکالنے کے لیئے منہ در منہ ہو کر نجمہ کو کوکب کے گلے مین باہین ڈالنے کے لیئے مجبور کر رہی ہین۔ مگر نجمہ ہے کہ اپنی آنکھون کی عدیمہ مروت اور حیا کی وجہ سے آگے کو گلے مین باہین ڈالنے سے جھجکر شرمندہ سی ہو جاتی ہے۔ لیکن کوکب کی نجمہ کے اس برتاؤ اور دلربائی سے کسی قدر تسلی ہی ہوگئی مگر کمبخت دل کو کیا کیا جائے جو خواہ مخواہ آنیوالی مصیبتون کو یاد کرکے بھر آتا ہے۔ اگرچہ کوکب کو کسی قدر پیشتر تسکین ہوگئی تھی مگر ہم بھول رہا ہے بات تک زبان سے نہین نکلتی۔ نجمہ کی بھی آنکھین کوکب کی لگی ہوئی ہین کہ شاید اب بھی کچھ زبان سے

بار بار رومال سے پونچھ رہا تھا یہاں تک کہ رومال کو اب بالکل منہ پر ڈال لیا
پر بھی آنسو کہیں تھم سکتے ہیں۔ اگرچہ دستور کا تار شیدہ ہوا ہے مگر تجمہ بھی اسی
اصرار کے ساتھ پوچھ رہی ہے۔ مجبوراً تم بتلانا پڑا اور پریشانی کے ساتھ کہنے لگا
کہ تم نے کیا ضد پکڑ لی ہو بھلا اسقدر اصرار بھی کیا ضرور ہے۔ میں پہلے ہی کہہ چکا
ہوں کہ میرا اسرار ان بیچیدہ باتوں کے لئے نہ کھلواؤ۔
کہا اور خاموش ہو گیا۔ تجمہ یہ گفتگو سنکر بے چین ہو گئی۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر سینہ
پیٹنا شروع کر دیا۔ اگرچہ اپنے ہاتھوں کو ایک دفعہ ہی سر تک پہنچانے پائی تھی
کہ کوکب نے اٹھکر فوراً دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور بغل میں لیکر کہنے لگا۔ تم بڑی ضدی
ہو میں نہیں سمجھ سکتا کہ تم اسقدر اصرار کیوں کر رہی ہو۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ایسی خیالی
اور سچی دو باتیں تم نہ سنو مگر تم کیا ہو جو سننے والی ہو۔ خیر اگر تمہاری یہی ضد ہے
کہ لاحاصل مضمون میں اپنا وقت ضائع کرنا چاہتی ہو تو پیاری مجھے کہنے میں کوئی عذر
نہیں مگر یہ ضرور کہونگا کہ میں اسوقت کہنے کا ارادہ کرونگا جبکہ تم بھی یہ اقرار کرلو
کہ میرا کہنا مانوگی۔

تجمہ۔ (بات کاٹ کر) پیارے کوکب کیا تجمہ کی اب یہ توقیر رہ گئی ہے افسوس
میں اور تمہارا کہنا نہ مانوں۔

کوکب۔ نہیں یہ بات نہیں میں اس غرض سے نہیں کہتا تھا (اور ایک لمبی
سانس بھر کے) ہائے پیاری اب ہمارے لئے وہ دن قریب آ گئے جو مجھے
اور تمہیں ایک ساتھ کوہستانی راستے طے کرنے پڑینگے یا ایک دوسرے کو
الگ ہو کر جدائی کی گھڑیاں شمار کرنی پڑینگی۔ اور رونے لگا۔

تجمہ۔ (سہم کر) ہیں کیوں۔ خدا نہ کرے۔

کوکب۔ (واحد کا نام لیکر) ان میاں واحد کا دعوی تو ڈگری ہو ہی گیا تھا اب
اپیل میں بھی ایسا ہی خیال ہے۔

تجمہ۔ (آنکھوں میں آنسو بھر کر) یہ کس طرح سے۔

کوکب ۔ وکلا لوگ کہتے ہین کہ اپیل مین کچھ جان نہین ہے ۔ یہ نہین چلیگا ۔
نجمہ ۔ (اکسنا سے مین ہو کر) تو کیا اپیل مین کچھ جان نہین ہے ؟
کوکب ۔ اگر ہوتی تو کیا مین تم سے جھوٹ بولتا ۔
نجمہ ۔ میرا یہ منشا نہین ہے بلکہ مین یہ کہتی ہون کہ اب کیا کرنا چاہیے نہو تو ہائی کورٹ مین بھیجا دیجیے ۔
کوکب ۔ ہائی کورٹ والے قانونی نقص پر مقدمہ لیتے ہین اور وہ سرسری بنا رکا مقدمہ سرسری پیشی پر ہی واپس کردیتے ہین ۔
نجمہ ۔ پھر اب کیا علاج ؟
کوکب ۔ علاج یہ ہے کہ جایداد کا ہبہنامہ جو تم کسی روز کہتی ہی تھین میرے نام کردو اور تم نام کے ساتھ مشہد کو چلی جاؤ تمہارے پیچھے پیچھے مین بھی چلا آؤنگا ۔
نجمہ ۔ مشہد یا یہ تو بہت دور جگہہ ہے ۔ اور میر تنہا کسطرح سے جاونگی تم بھی چلے چلو ۔
کوکب ۔ ایسی حالت مین مین ساتھ چلکر کیا کرونگا دو چار روز مین وہین آملونگا گو مجھے بدون تمہارے ایک گھڑی نرہا جاویگا مگر مصلحت یہی ہے ۔
نجمہ ۔ تم کہتے ہو کہ مجھسے نرہا جاویگا مین کہتی ہون کہ بلا تمہارے مجھسے دو قدم بھی نہ چلا جاوے گا ۔
کوکب ۔ پھر مین کسطرح چل سکتا ہون تم ہی خیال کرو ڈگری واجد نے جاری کرا رکھی ہے اگر میرے ساتھ تمہین دیکھینگے تو گرفتار کرانیکی کوشش کرینگے تمہارے ساتھ تو نام جاویگا مین اوسے سب سمجھا دونگا اور بعد مین مین بھی آتا ہون ۔
نجمہ ۔ اچھا تو تم اشٹامپ خرید لاؤ مین ہبہنامہ لکھوائے دیتی ہون ۔
کوکب ۔ آج کچہری چلکر لکھوا پڑھوا دینا اور رجسٹری کرا دینا ۔
نجمہ ۔ اور تم تو کہتے تھے کہ واجد نے ڈگری جاری کرا رکھی ہے ۔
کوکب ۔ ہان سنا تو ہے مگر مین ٹھیک نہین کہہ سکتا ۔ رجسٹرار کو بتا لو مین لیلے

مگر چونکہ کمیشن لگیگا اسواسطے دو گھڑی کے واسطے تکلیف فرما کر وہان تشریف لے چلیئیگا۔

نجمہ ۔ اچھا قبالہ نویس سے مسودہ تو منوالیا جاوے۔

کوکب ۔ مسودے مین کتنی دیر لگتی ہے۔

نجمہ اور کوکب جنکے چہرون کی پہلی سی پژمردگی اب کسیقدر کم ہوگئی ہے۔ کچہری چلنے کو تیار ہو رہی تہی کہ فنس دروازے پر آئی اور نجمہ اوسمین بیٹھ گئی اور فنس اوٹھائی گئی کوکب جو شکرم مین بیٹھا ہوا فنس کے پیچھے پیچھے کہارون سے یہ کہتا ہوا کہ دیکھنا سنبھالکر چلینا ناہموار زمین سے بچ بچکر قدم رکھتے ہوے چلنا تاکہ ٹھوکر نہ لگے کہار آپس مین یہ کہتے ہوے کہ دیکھنا میرے پیارے بچکے۔ راستہ مین ٹہر ٹہر کر چلے جا رہے ہین۔ گاڑی والا بہی گھوڑون کو آہستہ آہستہ لئے جا رہا ہے کیونکہ کچہری کا راستہ بہت لمبا چوڑا راستہ نہین اسواسطے یہ لوگ پہنچکر اپنی دستاویز کا مسودہ بنانے مین لگ گئے۔ فنس رجسٹرار کے دفتر کے قریب رکہوادی ہے۔ دفتر رجسٹری جسکے چارونطرف ایک بہیڑ لگ رہی ہے واحد شوکت بہت غور سے ادہر اودہر جہک جہک کر دیکھ رہے ہین۔ مگر واحد جو پہلے کسیقدر مایوس ہوگیا تہا اور چہرے کا وہ رنگ و روپ جسپر مایوسی نے اپنا دامن ڈالکر متغیر کردیا تہا فوری خوشی سے بشاش نظر آنے لگا۔ شوکت جو کسی اور تاک جہانک مین پہر رہا تہا واحد کو بلا کر لیگیا مگر یہ لوگ اسوقت بہت تیز تیز قدم رکھتے ہوے جا رہے ہین۔

سب رجسٹرار کے دفتر مین غالباً رجسٹریان تو سب ہوچکی ہین لیکن ابہی تک نجمہ کا نمبر نہین آیا ہے ہین! یہ تو رجسٹری کا دفتر بند ہوا جاتا ہے۔ وہ دیکھئے نائب رجسٹرار بہی چلنے کے لئے تیار کھڑا ہے مگر یہ فنس تو غالباً وہی نجمہ والی ہے۔ یہ بیان یہ اسطرح کیون رکہی ہوئی ہے۔ کوکب بہی نہین ہے۔ یہ چپراسی کسکی تلاش مین پہر رہے ہین۔ ایک چپراسی تو بیین پڑا تا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ایک شخص سفید

جھپا سکے ہونٹ سے کہ ریسکے دوسری طرف برآمدہ سے نکلکر دوڑا ہوا آیا جیسے آ سکے
پہونچا مارون سے کہ آگے پچاس اونچا در کہاروں نے کاندھا دیا فنس اوٹھایا ہی چاہتا
تھے کہ دوسری طرف سے دو چپراسی دوڑتے ہوئے آئے اور کہاروں سے کہنے
لگے کہ فنس ابھی نہیں اوٹھ سکتی ۔

وہ شخص جو ابھی منہ پر آنچل ڈالے آنا جانا دیکھ رہا تھا جیسے کہارون کو پالکی اوٹھا
سکنے لئے کہا تھا جھنجھلا کر چپراسیوں سے کہنے لگا کیوں؟ فنس ابھی کس لئے نہیں
اوٹھ سکتی کیا یہ تمام راستہ نہیں رکی رہیگی ۔ ہمارا کام ہو گیا اب ہم گھر جائینگے ۔

چپراسی ۔ آپ بھی کیوں خفا ہوتے ہیں ۔ ہم تو حاکم کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں
ہمکو جب حکم ملیگا تعمیل کرینگے آپ بیہودہ کیا آتے کیوں باتیں بناتے ہیں منہ سنبھال کر
بات کیجئے ۔ میان کو کیسے جھوٹ بیکار ہی ہار گئے ۔

اب تو لوگ بہت سٹپٹائے پچھوں کی طرح ادہر ادہر تکنے لگے اور وہ شخص تو اپنی
اس واقعہ سے ایک چپ سی پڑ گئی ۔ کچھ کہے منہ پر سے دامن ہٹا کر چہرہ کھولا ادہر ادہر
نگاہ دوڑائی ۔ کوئی اپنا بچھڑا واقف کار دیکھکر اوسکی طرف بڑھا تاکہ چپراسیوں نے فنس
اوٹھوا کر عدالت کے کمرے میں لا رکھوائی ۔

صدر اعلیٰ جو مقدمات سے فارغ ہو کر جانے کے لئے تیار بیٹھا تھا فنس کو دیکھکر پوچھنے
لگا کہ اسمیں کون ہے ؟

چپراسی جو پہلے ہی سے کہنے کے لئے تلا کھڑا تھا کہنے لگا " کہ اسمیں ایک مسماۃ
ہے ۔ یہ کہکر خاموش ہو گیا ۔ صدر اعلیٰ جسکو جانے کی جلدی ہو رہی تھی غصہ ہو کر بولا ۔ کون
مسماۃ ہے ؟

پیشکار ۔ یہ وہ مسماۃ ہے جسپر واجد کی دخل زوجیت کی ڈگری ہے ۔

صدر اعلیٰ ۔ کیا نام ہے ؟

پیشکار ۔ حضور اسکا نام نجمہ ہے ۔

صدر اعلیٰ ۔ کیا یہ اپنے شوہر کے یہاں جانے پر رضامند نہیں ہے ۔

نجمہ۔ (نفس ہی سے منہ نکالکر) کون شوہر۔ کسکا شوہر۔ کیسا شوہر۔ میرا شوہر تو وکیل ہے جسکے ساتھ میرا نکاح ہوا ہے۔ وہ میرا شوہر کیوں ہونے لگا۔

صدر اعلیٰ۔ تو تم واحد کے ہاں نہیں جاتی ہو۔

نجمہ۔ حضور یہی تو ملاحظہ فرماویں کہ میں غیر شخص کے یہاں جو شکل ہے جاتی کے ہے اس صورت سے کسطرح جا سکتی ہوں اور پھر اپنے خاوند کو چھوڑ کر یہ تو بالکل ہی ناممکن ہے۔

صدر اعلیٰ۔ ہم یہ نہیں پوچھتے ہم یہ پوچھتے ہیں کہ تم واحد کے ہاں جانے پر رضامند ہو یا نہیں۔

نجمہ۔ میں واحد کے ہاں جانے پر رضامند نہیں ہوں۔

صدر اعلیٰ۔ تو تمکو جیلخانہ بھیجدیا جاویگا۔

نجمہ۔ آپ کو اختیار ہے جہاں جی چاہے بھیجدیجئے۔

صدر اعلیٰ۔ (پیشکار سے مخاطب ہوکر) منشی جی تم ایک روبکار سپرنٹنڈنٹ جیل کے نام لکھدو اور یہی لکھدو کہ اگر ڈگریدار خوراک مدیونہ داخل کرے تو مسماۃ کو جیلخانہ بھیجدیا جاوے اور تا حکم ثانی جیل میں رہے اور در صورت عدم ادخال زر خوراک یا کمی خوراک کے مدیونہ چھوڑ دیجاوے۔

ابھی صدر اعلیٰ کی زبان سے یہ لفظ اچھی طرح نہیں نکلے تھے کہ واحد نے خوراک کا سُپنڈر داخل کیا جسپر فوراً حکم ملا اور چپراسی نفس اٹھوا کر جیلخانہ کو لے چلے۔

اف یہ نازو نعم کی پلی ہوئی نجمہ جسکو سوا ئے خاموشی کے کوئی جواب بن نہیں پڑتا وہ یوں پابدست دگرے دست بدست دگرے۔ جیلخانہ کو چلی جارہی ہے لوکب جو اپنی سی بہت کچھ کوشش کرچکا اور کوئی تدبیر پیش نہیں جاتی۔ عدالت کے سامنے یہ تین خاتون کا قاعدہ ہوتا ہے جسپر دو ہاتھ خوراک کا کسکی بابت داخل ہوئی اور تعداد خوراک یا جسکے پاس جمع کیا جاوے لکھا جاوے سے گر بیہوش ہوگیا۔

کچہری خالی ہوگئی ۔ اہلکار ۔ وکلا ۔ اہل معاملہ سب اپنے اپنے گھرون کو چلدیے
مگر کوک بیہوش پڑا ہے ۔ وہ چار شخص جو ایک طرف باغ مین باتین کرتے
ہوئے ٹہلتے تھے ہمارے نوجوان دوست کو یون پڑا ہوا دیکھکر ادہر کو جھپٹے
آکر دیکھا تو اوسکو بیہوش پایا ہلایا مگر کچھ ہوش مین آنے کے آثار نہ پائے گئے
بالآخر ایک ان مین سے شہر کیطرف گیا اور تین آدمی کوک کے پاس ڈھیلا سونگھاتے
رہے ۔ اتنے ہی مین وہ شخص ایک شکرم کے کوچ بکس پر بیٹھا ہوا آتا دکھائی دیا
تو ان لوگون کے جان مین جان آئی اور کوک کو گاڑی مین ڈالکر شہر کیطرف لے چلے ۔
مشرقی و شمالی گوشہ شہر کے دونون بازوؤن کے وسط مین ایک سنگین قلعہ ہے جو عرض
و طول مین تقریباً چھ میل ہے سامنے اوسکے ایک عالیشان دفتر ہے قلعہ کے
اندر وسیع سر بفلک عمارتین ہین جنکی اینٹون سے بھی ایک ہیبت برس رہی ہے
سیکڑون خدا کے بندے جو اپنی جرمون اور نا ترسیون مین ضرب المثل ہین اونکی
خاص سکونت کی جگہ ہے ۔ پہرہ داروں کی خوفناک آوازین جن سے قلعہ کی چاردیواری
گونج رہی ہے ہوا کے تیز جھونکون سے ٹکرا کر سوتے لوگون کو بیدار کر رہی ہین ۔ گو
قیدیون کے لئے یہ ایک جانگزا مقام ہے مگر نئے نئے تمدن نے جو گورنمنٹ کی
طرف سے آئے دن ہوتا رہتا ہے اسقدر سہولت کر دی ہے کہ ان کمبختون کے لئے جو
جرمون کے پاداش مین چار گرہ بوریہ پر بھی بیٹھنے کے سزاوار نہین سمجھے گئے کھانے
کپڑے کا اچھا خاصہ انتظام ہے مگر دیوانی کے قیدیون کی فوجداری کے قیدیون سے
کسقدر اچھی زندگی بسر ہوتی ہے عورتون کے رہنے کے لئے جدا مکانات ہین ۔
گو ان مکانات مین بھی کوئی روشنی نہین مگر ایک دو لالٹین جو صحن مین لگی ہوئی ہین اور
انہین کی روشنی ان ہوادار روزنون سے جنپر لوہے کی نہایت موٹی اور سخت سلاخین
لگی ہوئی ہین چھن چھن کر آتی رہتی ہے اگرچہ یہ نہایت بری اور ذلت کی جگہ ہے مگر بعض
چوٹ کھائے ہوئے دل جنکو تصور جانان کے سوا اور کوئی کام نہین وہ ان
ناقابل برداشت تکلیفون کو بھی کسی کی یاد کے قربان کر دیتے ہین ۔ شب ہجران سنکے

کہ جون تون پکڑ کے اس عورت کو کھڑی کر دیتی ہے مگر یہ ہے کہ کچھ خبر نہین تمام کرتہ
دوپٹہ پسینے مین شرابور ہو رہا ہے تمام جسم پر بھی لتھڑ رہی ہے مگر مطلق ہوش نہین —
اگرچہ اسوقت تک ان عورتون نے صرف ہاتھون سے کام لیا جو اوٹھا کر بٹھا دیا مگر چونکہ
اسکی خود رفتگی کے مقابلہ مین اوٹھا کر بٹھا دینے کی معمولی جنبش کارگر نہوئی پس وہ
عورت جو سب سے پہلے جگانے کے لیے آئی تھی یہ کہکر کہ "ممکن ہے کہ یہ زیادہ
جاگنے کی وجہ سے خاموش ہو گئی ہو اور ہلانا موقوف کر دیا لیکن جب ضبط نہوا تو
منہ سے منہ لگا آہستہ سے کہنے لگی۔ اری بچہ تو بہت بیخبر سوتی ہے۔ اری اوٹھتی بھی
نہین (اور برہم ہو کر) اب تیسرے پہر تک اینڈنے کی عادت پڑ رہی ہے) نہ جانے
یا سسرال نہ جانا ہے پہلی نہ ہے بیاہی نہ بنیگی —
دوسری — (پہلی سے مخاطب ہو کر) اف اس کمبخت کے تمام کپڑے بھی پسینے مین
شرابور ہو رہے ہین —
پہلی — (بات کاٹ کے) چپ چپ (ہاتھ کا اشارہ کر کے) یہ باہر کون بولتا تھا —
دوسری — کوئی نہین سپاہی ہوگا۔ اسے اوٹھاتی نہین ہو۔ دن چڑھ گیا ہے داروغہ
جیل خفا ہوگا۔
پہلی — یہ تو دیوانی کے قیدیون سے ہے اسے کام تھوڑا ہی کرنا پڑیگا۔
دوسری — تو کیا یہ آج اوٹھیگی بھی نہین —
پہلی — تمھین کسی کا ترس بھی ہے۔ پڑی رہنے دو۔ تمہارا کونسا کام اسکے بدون
نکلا پڑا ہے —
دوسری — ہان اگر نہین اوٹھتی تو کیون اوٹھاتی ہو۔
پہلی نے ہاتھ پکڑ کے بٹھا ہی دیا۔ گو بچہ اسوقت بیٹھی ہوئی ہے مگر آنسو برابر جاری ہین
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سوتی نہ تھی بلکہ روتے روتے بیہوش ہو گئی تھی —
اسوقت تمام دھوپ پھیل گئی اور وہ تاریکی جو صبح کے وقت عموماً ہوا کرتی ہے کافور ہو گئی
تمام قیدی اپنے اپنے کامون پر چلے گئے۔ سب سوا اسکے قلعہ کی چار دیواری کے

جو ایک وسیع میدان پر محیط ہے یا دو ایک پہرے والے سپاہیون کے کسی کا پتہ
نہین - اس وقت میدان جنگل بیابان کی طرح تنہائی مین پہاڑ سے کہاتی ہین
غریب محسن نے حسبا سو لئے سے اونگہ رو سلنے کیطرف وہان سے آنکہ کہولکر
یہی نہین دیکہا کہ کیا ہو رہا ہے - اندر کوٹہری مین جسکے چارون طرف دو سپہ کی
سلاخین لگی ہوئی تہین وقت پہنچ پہ یہ جوان کہ میری طرح ہے -
[illegible] اپنا بیٹہا ہوا ادہر ہی کو تک رہا ہے جسکے دل مین
سے کیا کون باتین پیدا ہو رہی تہین اس خیال مین بیٹہا ہوا تہا کہ کسطرح اس عورت کی
دیوی کی جو اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالے ہوئے ہے نجات کی فکر کرنی چاہئے مگر یہ
سوچکر کہ اب تو کسی نہ کسی طرح عورت بہی نظر پڑجاتی ہے پہر اس سے بہی ہاتہ دہونا
پڑیگا - خاموش ہو جاتا ہے -
اس غیر معمولی سکوت کے بعد جس سے چارونطرف سناٹا ہو گیا آپ ہی آپ بیٹہا بیٹہا کہنے
لگا - "عورت تو نہایت حسین ہے مگر کمبخت عشق کی بہینٹ چڑہ گئی اسیری جیلخانے
دل کی یہ چہائین پڑگئی - کم سے کم عشق اسقدر اثر تو ہو کہ دونون بیتاب ہو جاوین -
مگر ہین! اسکی تو مجہے کچہ محبت سی ہو گئی - اس خیال سے تو اوسے بہی مجہسے محبت
ہونی چاہئے - بہلا اوسے میری محبت کسطرح ہونے لگی اوسکے پاس سچا دل ہے
حسین انکی سچی محبت سمائی ہوئی ہے - اسکے پاس کوئی سراسر باطل انہین
جو عام آدمیون کے سے ذرہ نگاہ جاتے ہے - نہین اصلی محبت کے معنی ہی سے آپ مین
لفظ محبت کو بدنام کر رہا ہون - مجہے محبت ہے - ہان یہ تو دیکہ سکتے ہین محبت
اور یون اطمینان کے ساتہ باتین - ہرگز نہین - دل بیچین ہو جاتا ہے طبیعت ہر جگہہ
سے اچاٹ رہی ہے - آدمی برے معلوم ہوتے ہین - کہانا پینا سونا بولنا چلنا کا موں
سے طبیعت متنفر ہو جایا کرتی ہے - مگر نہین مجہے تو معمولی ہولی شکل کچہ پیاری ہی
معلوم ہوتی ہے - مین اس سے منہ در منہ کسطرح باتین کر سکتا ہون - تو سے
اسکے وہ کون ظالم دشمن ہے جن پر جہون نے اسطرح اپنی عداوت نکالی ہون لے

رات کچھ یونہی اونگھتی ہوئی میں دیکھا تھا تماشا اسکے جیسے ہیں اچھی طرح صورت بھی
دیکھنے کو نہیں ملی لیکن میری دل بیٹھا ہوا جاتا ہے اب اب کسطرح دیکھوں ہائے
میری تو طبیعت نہیں چاہتی کہ اسکا خیال بھلاؤں یا اسکو کچھ دکھ پہنچاؤں مگر نہیں
یہ سب اوسکی چالاکیاں ہیں - اگر یہ عصمت والی ہوتی تو جیل آتا کیوں اور ایسا کیوں کرتی ہے
ایسی باتوں پر شرم آنی چاہیئے - اسکے سر پر عشق کا جن سوار ہے - یہ اسکی قدیمی عادت
ہے اوسی کے لئے یہاں جیلخانہ میں آئی جہاں کسی کے جان کی ہلاکت ہے وہاں کوئی
اور بھی اسکے دلبر خیالیں ہیں ... یہ تو دنیا کے قصے چلے جاتے ہیں -
تحصیل عشق و محبت سے کیا مطلب - تو وہی کم سے کم چار چار کرکے اسکی پہلی
باتیں ہی سن لیتا -

(اودہر اودہر دیکھکر) ایسا نہو کہ کسی نے میری یہ باتیں سن لی ہوں - اپنی جگہ سے
روانہ ہوتے ہوئے - (پہلا پہرہ والا ... دیکھکر پھر بیٹھ گیا) اور آپ ہی آپ "ایسا نہو کہ کوئی دیکھ
لے اور لینے کے دینے پڑ جاویں - میری رائے یہ ہے کہ میں خود نہ جاؤں بلکہ کسی
عورت کو بھیجوں اسطرح ممکن ہے کہ وہ یہاں پہلی آ سکے اور ایک عورت کو جو یہاں
ہی کام کر رہی تھی آواز دیکر) دیکھو تم اندر جیل میں چلی جاؤ اور مجھے جو کل وہ عورت آئی
تھی ..........

عورت - بات کیا ہے جی ہاں تم کو نہیں میں سمجھ گئی -

داروغہ - جسطرح ہو سکے اوسے میرے پاس لے آ -

عورت - وہ خوبصورت سی نا -

داروغہ - ہاں! ہاں! وہی -

عورت - جی حضور اوسکے پاس تو ہم کئی عورتیں صبح سویرے سے بیٹھے تھے مگر وہ تو
کچھ ایسی پریشان حال ہے کہ زبان سے بھی نہیں بولتی - ہمنے بہت کچھ ہنسانا چاہا لیکن وہ
کمبخت ایسی ہے کہ ہنسی بھی نہیں ہوتی تمام خاک میں اٹی ہوئی ہے - منہ پسینے سے
تر اور آنکھیں آنسوؤں سے تر جیسے کوئی بیمار ہو رہی ہے - مجھے جانے میں تو انکار

نہین مگر اسکی نسبت بیشک نہین کہہ سکتی کہ وہ میرے ساتھ آہی جائیگی۔

داروغہ۔ تم جاؤ تو سہی۔

عورت۔ مین تو پہلے ہی عرض کر چکی ہون کہ نیری کو جانے مین انکار نہین مگر اوسکے ساتھ کون سر کھپا وے۔

داروغہ جیل نے عورت کی زبان سے جب یہ مایوسی بھرے فقرے سنے تو جوش مین آکر خود کھڑا ہو گیا اور عورت سے کہنے لگا "تو میرے ساتھ چل"

عورت بہت اچھا کہکر ساتھ ہو لی۔

اگرچہ داروغہ جیل نے چلنے مین بہت ہی جلدی کی مگر وہ عورت جو بہت اچھا کہتے ہی چلدی تھی اُن سے پہلے پہونچکر نجمہ کو اوٹھانے لگی۔ نجمہ ہے کہ اوسیطرح بالون مین خاک ڈالے ہوئے بدحواس پڑی رو رہی ہے۔ دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہین۔ یہ عورت جو داروغہ جیل کو آتے دیکھکر شانہ ہلانے لگی تھی اب نام لیکر کہنے لگی "اجی بی نجمہ دیکھو تو داروغہ صاحب تمھارے دیکھنے کو آئے ہین۔

جسکو سنکر نجمہ ڈری اور دفعتاً گھبرا کر اٹھ بیٹھی اور منہ پر آنچل لیکر کہنے لگی۔ ہائین میرے دیکھنے کو یہ داروغہ کیون آیا مین کوئی تماشا ہون۔ اس نگوڑا رسے کو یہ کیا سوجھیا ان موؤن کو جیتے جی چلے سوجھ رہے ہین اور مین جان سے بیزار ہون (عورت کیطرف مخاطب ہوکر) بوا تم داروغہ جی صاحب سے کہدو کہ کسی کا تنگ کرنا اچھا نہین (اور پھر آپ ہی آپ) ہائے مجھے یہان بھی چین نہین لینے دیتے۔ مین کیا علاج کرون (عورت کیطرف دوبارہ دیکھکے) کیا تم ابھی یہین کھڑی ہو۔

عورت۔ (بات کاٹکے) اور کہان جاؤن؟

نجمہ۔ اون سے کہہ کیون نہین دیتی ہو کہ وہ اپنا کام کرین مجھے اپنے خیال مین لگی رہنے دین میرا خیال ہٹا دین ورنہ مین اپنا منہ نوچکر نکلجاؤنگی۔

اور دہم سے زمین پر گر پڑی اور گر کر کہنے لگی "نجمہ اگر اس جگہ سے بھی بدتر اگر کوئی جگہہ اور میرے مقدر مین لکھی ہے تو وہ بھی کر دکھا۔ مگر میری غیرت اپنے پیارے

کیونکہ بچے کی بکھل میں کسی دوسرے کا حکم نہیں چلتا آتی —
وہ عورت جو بچہ کو اس طرح بد حواس ہو کر سے لئے ہوئے دیکھکر چلی گئی تھی داروغہ جیل سے کہ رہی ہے " وہ تو سڑن ہو رہی ہے اوسکی باتیں بالکل مجنونانہ سی ہیں اوسے تو اپنے بدن کا بھی ہوش نہیں اوسکو بلا کر سوا اسکے کہ خود بھی پریشانی اوٹھاتے اور کچھ نتیجہ نہیں ہو سکتی میرے خیال میں اوسے زیادہ پریشان کرنا اچھا نہیں ہے —
گو داروغہ جیل عورت کی زبان سے یہ باتیں سنکر کسیقدر شرمندہ ہوا اور بیٹھنے کے لئے تیار ہو گیا۔ مگر طبیعت ہے کہ پیچھے ہوشنے نہیں دیتی۔ اب خاموش کھڑا ہے اگرچہ اس عورت کے نصیحت آمیز فقرے داروغہ جیل کے متاثر کرنے کے لئے ناکافی نہ تھے تاہم بچہ ہے ہوئے جن کا اوتارنا قدرے مشکل تھا اسواسطے تنہا بچہ کے پاس جانے کے لئے پھر تیار ہوا اور ایک قدم اوٹھا کر دوسرا اوٹھانا چاہتا تھا کہ کسی شخص نے ایک کا غذ لا کر دیا جسکو دیکھکر کھولا پڑھا اور عورت کو آواز دیکر کہنے لگا کہ اس عورت کا نام کیا بچہ ہے —
عورت — جی ہاں بچہ ہے —
داروغہ — اسکا یہ حکم آیا ہے —
عورت — کیسا حکم —؟
داروغہ — اسکا کوئی اپیل دائر ہے اسکے فیصلہ تک دو ہزار کی ضمانت کو کب داخل کی ہے —
عورت — تو کیا اب یہ چھوڑ دیجائیگی —
داروغہ — تو کیا تمھارا منشا یہ ہے کہ یہ قید ہی میں رہے —
عورت — خدانخواستہ میرا یہ منشا کیوں ہونے لگا تھا میں نے تو آپ سے پوچھا تھا کہ کیا اب یہ چھوڑ دیجاویگی — اچھا ہے جس کسی کا بھلا ہو —
داروغہ — مگر ابھی تک اسکا کوئی وارث نہیں آیا اور کسی پاؤں کی آہٹ سے

(نیچے کو ہٹ کر) یہ تو کیسی کی بانس ہی کہرتی ہے غالبًا اسی کے لئے آئی ہوگی (دل ہی دل مین)
اب تو میں خود چلکر تحفہ کو خوشخبری دینی چاہیئے مگر وہ میری خوشخبری دینے سے خوش
نہ ہوگی - واقعی خوبصورت عورت ہے - مگر یہ دگ بڑا لگا ہے ہو سکے
ہے کیا عشق فی الواقع ایسی چیز ہے جو دوسرے کیطرف کا اسمین خیال نہین
آنے دیتا - اگر یہ حالت ہے تو میری کے کوشیان اوچھی ہین اور فضول ہی کیونکہ اسکی
زبان سے نکلوا دیگا مگر معشوق سے کہنے کا بُرا نہین اُٹھانا چاہتے ہ ہے لیکن
مجھے مجبورًا کیسکے ہی راضی ہو جانا ہے - دارو غہ فقط چونک کر کے آدمی کو آتا دیکھکر اُٹھا یہ
یہی وہ آدمی ہے جسپر تحفہ جان دیتی ہے اور میرا اسکے دھیان مین مصروف ہو گیا -
ایک اجنبی شخص جس سے واقفیت تو کیا کبھی سلام علیک کا بھی موقع نہین ملا
تھا داروغہ جیل سے سلام علیک کرکے کھڑا ہو گیا -
داروغہ جیل جوان تمام قصون کے بعد پھر اپنے خیال مین الگ گیا تھا سلام کا جواب
مین سلام کرنے والے شخص نے کہا " شاید مجھکو کوکب کہتے ہین اور تحفہ کو لینے کے
لئے آیا ہون -

داروغہ - (نیچے سے اوپر تک تاڑکر) اہا کوکب آپ ہی ہین جنھے ایسی نازک
جان کو یون لے آرام کر رکھا ہے -

کوکب - جو کچھ آپ فرمائین بجا ہے -

داروغہ - آپ اندر تو جا نہین سکتے البتہ قفس پیدا کیجئے -

داروغہ جیل نے کوکب سے یہ کہکر ایک ٹھنڈی سانس بھری اور منہ ہی منہ مین کہنے
لگا - " اُف اُف آن کی آن مین یہ کیا ہو گیا اور دولی والون سے مخاطب ہوکر
ارے ظالم کھڑے کیا دیکھ رہے ہو جلدی کیون نہین لیتے (اور کوکب کیطرف نہایت
حسرت سے دیکھکر) آپ مہربانی کرکے تشریف لیجئے -
کہا ہو ان نے جنکو داروغہ جیل سے حکم دیا تھا قفس آگے بڑھائی تحفہ کو قفس میں بٹھا کر
چلتے ہو گئے -

داروغہ جیل جو اس انتظار مین قفس سے لگا ہوا کھڑا تھا کہ کم سے کم صورت ہی دیکھ لون تو صورت بھی دیکھنے کو نہ ملی مجبوراً سینے پر ہاتھ رکھکے بیٹھ گیا۔

کوکب جسکی آواز سنکر قفس مین سوار ہوئی ہے چونکہ جیل کے باہر کھڑا ہے اور داروغہ جیل تانک جھانک کر دیکھ رہا ہے کوئی کاغذ لینے کے بہانہ سے قفس کا پردہ اٹھایا اور اندر ہاتھ بڑھایا جسپر تحفہ نے ڈانٹ دیا اور شور و غل کرنے لگی جسپر فوراً کوکب بلا چون و چرا ٹوک کے جیل مین گھس آیا اور داروغہ جیل سے دریافت کرنے لگا۔ یہ کیا بات ہے؟

داروغہ جیل جو کوکب کو دیکھکر کھسیانا ہو گیا یہ کہکر چلدیا۔ ایک کاغذ پر دستخط کرانا تھا۔ اب یہ قفس جو جیل کے اندر تھی باہر آگئی کوکب نے قفس مین سے اوتارکر شکرم مین سوار کرایا اور خود بھی اسمین سوار ہو کر گھر کیطرف چلے آئے۔

اب ناظرین کو ہم عدالت اپیل کی سیر کراتے ہین دیکھین وہان کیا ہو رہا ہے۔

# دسوان باب

## آفت مین آفت

ایک آفت سے تو مر کے ہوا تھا جینا
دوسری پڑ گئی کیسی مرے اللہ نئی

چار فرلانگ مربع احاطہ کچہری جسکی وسعت علاوہ عمارات عدالت ہائے ضلع کے درخون سے پر ہے۔ اس وقت آدمیون سے معمولی چہل پہل ہے بلکہ آدمیون سے کھچا کھچ بھر رہا ہے وہ مکانات جو اہلکاران کے لئے بنے ہین کچھ اسطرح وسط صحن مین واقع ہوئے ہین کہ استحکام کے وسیع کوٹھیون کی بنیادین جو بظاہر متعلق معلوم ہوتی ہین زیر زمین جڑ سے نہایت استحکام سے رکھی گئی ہین۔ اگرچہ بالاخانون کی آمد و رفت کے لئے دو راستے انہین نیچے کے دفترون مین گئے ہین مگر اس قرینے سے زینے رکھے گئے ہین

زمانہ تعطیلات کی آمد و رفت سے کسی وقت اسلیے کوئی شکایت محسوس نہین ہوتی
ہے - مگر یہ تشنہ کام کسکے ادھر جا لگا ہے کہ جج صاحب جو سب کا جارہے
ادھر جاسکتے ہین آج اس وقت تک بیٹھے ہین - سو جناب اپیل سن رہے ہین
وکیل اپیلانٹ جو نہایت سنجیدگی اور دلایل کے ساتھ بحث کر رہے ہین بہت غور سے
سن رہے ہین - مجوزہ اولی کا فیصلہ جسمین قابل وقعت شہادت جسکا فریق ثانی پر
پر اچھا اثر مطلق نہین پڑتا اور یہی وجہ ہے کہ سامع اپیل بعض وقت نظرین جھکا کر
دریا وسمے کے ہو جاتا ہے مگر وکلاء فریقین جو اپنی جھگڑالو عادت سے بات
بات پر فساد برپا کر دیتے ہین مجوزہ کی غلطی کو خوب اپیل دیتے ہین - اگرچہ بحث تمام
ہو چکی ہے مگر نا وقت ہونیکی وجہ سے حکم نہین سنایا - جملہ اہلکار اسبات کے
اس انتظار مین بیٹھے تھے کہ جج صاحب اٹھین تو ہم بھی اپنے اپنے گھرون کو
جائین - جج صاحب اور مشن کے ساتھ ہی اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے
لیکن کوکب جو بحث کے ختم ہوتے ہی کچھ مایوس سا ہوگیا تھا اسنے گاڑی کا بھی
انتظار نہین کیا سیدھا پگڈنڈی کے راستہ شہر کیطرف جا رہا ہے -
واحد اور شوکت خوش خوش بغلین بجاتے ہین اور گاڑی کے انتظار مین ادھر
ادھر ٹہل رہے ہین کہ کوئی گاڑی ملجائے تو بیٹھکر شہر کیطرف جائین - کوکب جو
مسافت طے کر چکا تھا چلتے چلتے کھڑا ہوگیا اور سوچنے لگا - "اب مجھکو
کیا کرنا چاہئے جبکہ میرا خیال ہے فیصلہ میرے خلاف ہوگا مگر واحد بھی آپ
ہوگا کہ وہ کچھ پرواہ نہین - اگر مقدمہ یہان سے خارج ہوجاویگا تو مین الہ آباد
مین اپیل کرونگا اور پھر آپ ہی سوچکر کاش الہ آباد سے بھی یہ سیدھے خارج ہوجا
مگر نہین مین لفٹنٹ تک انکا پیچھا نچھوڑونگا - مجھے زیادہ خیال مجھکا تھا سو ہر لئے
اسیواسطے فیصلہ سننے سے پہلے ہی روانہ کر دیا مگر یہ موقع مجھے اچھا ہاتھ آ گیا
اب واحد وغیرہ پر خود ہی مقدمہ چلانا چاہئے - لیکن یہ کسطرح - اولاد کو کسی
بات سے کیا مین یہ کہونگا کہ میری پیاری ٹھنڈی سانس لیکر قتل کر دیا نہین نہین

ہرگز نہین ۔ اوسکے واسطے ایسی بدفال زبان سے نہ نکالونگا ۔ اچھا تو مین پولیس مین
کیا اطلاع کرونگا ۔ یہی اطلاع کرونگا کہ کئی روز ہوئے اوس گاون کس گاون کا
نام لے دونگا مین گیا تھا واپس آکر دیکھا تو پیاری نہین ہے اور نہ مکان مین
اسباب ہے ۔ اسمین تو سرقہ کا بھی دعوی ہے ۔ اگر مین یہی لکھوا دون کہ مجھے احتمال
ہے کہ کوئی اوسے بہکا کر لے گیا اور سب سامان بھی اڑالا ہو مگر اسکا ثبوت کہان سے دونگا ۔ اگر قتل
کا ہو کی مدعی ہو نہین سکتا تو خود وہم کا ثبوت مشکل ہو جائیگا ۔ خیر دیکھا جائیگا ۔ مجھے جرم
ایسا نہو کوئی یہ باتین سن رہا ہو ۔ نہین کوئی نہین (پیچھے پھر دیکھا) مقدم بہت کی سکتا
کوئی یہ باتین سن رہا ہو (دیکھکر) نہین یہان کوئی بھی نہین ہے ۔ مجھے تو پہلے ہی
معلوم ہو چکا تھا کہ اپیل مین کچھ جان نہین ہے ۔ مین اسی وجہ سے تجھکو گھر تک لانا
اچھا نہین سمجھا وہان کا وہان ہی ٹکٹ لیکر سوار کر دیا ۔ مگر دیکھئے نہین تو آدمی آ
ساتھ مین مشتبہ ہے ۔ ہائے اوسکو میری وجہ سے بڑی تکلیفین اوٹھانا پڑین وہ
میرا راستہ دیکھتی ہوگی ۔ اگر مین یہ رپورٹ نہ لکھواؤن تو واحد مجھپر ۴۹۸ کا دعوی
کرنے کو تیار بیٹھا ہے ۔ اور ضمانت جو تا فیصلہ اپیل داخل عدالت ہے وہ بھی ضبط
ہو جاویگی ۔ مگر مین تجھہ کیطرف سے دین مہر کا دعوی کیون نہ کر دون کیا مین بدون
تیجہ کے دعوی دایر کرنے کا مجاز ہون ۔ جب میرے مختارنامہ ہے تو پھر مجاز نا
پھر جانے کی ضرورت ہی کیا ہے ۔ مگر نہین اوسکے دستخط بھی ہوتے تو بہت ا
ہوتا خیر پھر دیکھا جائیگا اب تو رپورٹ درج کرا دون ۔ مگر پولیس والے کہین ا
مجھی کو نہ پھانس دین ۔ ہان پہلے وہ مستغیث ہی کو دبایا کرتے ہین مگر نہین اسکو
کرنا اور دبانا نہین سمجھتے ۔ وہ فی الحقیقت اپنے اطمینان کے لیے جانچ کیا کرتے
ہین (کسیقدر تیزی کے ساتھ قدم اوٹھایا اور پھر تھمکر) میرا جی نہین چاہتا کہ مین
اطلاع کرون مگر مین کہین اخفائے واردات کے جرم مین نہ پھنس جاؤن خیر
بھی ہو تو (دل کڑا کر کے) اب تو کوتوالی کے دروازے پر آ ہی گئے اب کاہیکو پیچھے
ہٹتے ہو مگر مجھے تحریری اطلاع کرنی چاہیئے تاکہ اوسمین کم زیادہ کرنیکا موقع ہی نہ ۔

مگر وہ ایسا کرنے ہی کیوں لگے۔

اس وقت کوکب کوتوالی کے دروازے میں کھڑا ہوا ادھر ادھر جھانک جھانک کر دیکھ رہا تھا کہ دیوان جی کس طرف میں بیٹھے ہوئے تھے مگر وہ ایک غیر آدمی کو جو دیکھا آگے کو بڑھا سر کیا۔ جھک کر سلام کیا اور وہیں بیٹھ گیا۔ کوکب ایسی اچھی طرح بیٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ کوئی شخص جو صدر جگہ پر بیٹھا ہے پوچھنے لگا "تم کون ہو"۔

کوکب — میں ایک مستغیث ہوں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

صدر نشین — فرمائیے۔

کوکب — دیوان جی صاحب۔ اگر تنہائی میں آپ سے کہوں تو اچھا ہے۔

دیوان — بہتر ہے میں علیحدہ ہو کر سن لونگا۔

یہ کہکر سیٹھ صاحب اپنی جگہہ سے اوٹھا اور کوکب سے کہنے لگا۔ چلئے کوٹھے آپکو کیا کہنا ہے کوکب اور سیٹھ صاحب اندر جاکر بیٹھ گئے تخلیہ میں باتیں ہونے لگیں۔

انکو اسنے یہیں بیٹھے باتیں کر لینے دیجئے۔ ہم اپنے معزز ناظرین کو ذرا انجمہ کی طرف لے چلتے ہیں دیکھیں تو وہ جیل سے چھوٹنے کے بعد کس طرف چلی گئی۔

انجمہ جیل سے چھوٹنے کے بعد مکان پر بھی نہیں لائی گئی بلکہ کسی دوسری جگہہ پہنچائی گئی اور اسے ریل میں بٹھا دیا گئی تھی وہ اپنے ان جوشیلے امنگ بھرے خیالات کو کی توقع پر قید مفارقت کی رہائی سے زیادہ خوش ہوئی تھی یاس و حسرت سے بدلنے پر پیچ و تاب کھائی چلی جا رہی ہے لیکن کبھا شاد و کام کر دینے والا خیال …ہ ہے جو تھوڑا اچہرے کا رنگ متغیر کرکے خوشنما جھلک پیدا کردیتا ہے اور …میں کے بعد پورے طور پر اطمینان دلا دیتا ہے مگر صبر و قرار جو قدرتا عشاق میں … رکھا گیا ہے وہ طرح طرح کی بدگمانیوں میں پھنسا کر طبیعت میں الجھن پیدا کردیتا ہے … اگرچہ آئندہ خوشیوں کی امید پر انجمہ مختلف النوع موسمی تکلیف برداشت کرتی چلی جا رہی ہے مگر کسی کسی وقت کوئی مایوسی آمیز خیال جو نگاہ روشنی کے ساتھ لوٹ کے …سے ٹکراتا ہوا واپس ہو جاتا ہے وہ انجمہ کو پہلے سخت سے سخت مصیبتیں جھیلنے کو

ابھی نجمہ کی یہ گفتگو پوری نہیں ہوئی تھی کہ آپ سے آپ خاموش ہو کر بہت توجہ سے
اپنی سرگذشت پر غور کرنے لگی اور یہانتک خیال باندھا کہ آنکھوں سے آنسو نکلنے
شروع ہو گئے اور کسیقدر سانس کھینچکر لی تو کوئی چیز گلے میں رکتی معلوم ہوئی کہ
اور پھر ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے یہانتک روئی کہ ہچکی بندھ گئی ۔ دو تین عورتیں جو
نجمہ کی باتیں دھیان سے سن رہی تھیں اپنی جگہہ سے اوٹھیں اور نجمہ کا ہاتھ ایک
عورت پکڑ کر کہنے لگی ۔ " یہ اور رونے دھونے سے کیا ہوتا ہے خدا پر شاکر رہو
ذرا سی دیر میں کچھہ سے کچھہ کر دیتا ہے ۔

دوسری ۔ (تیسری سے مخاطب ہو کر) یہ تو کوئی بڑی دکھیا ہے ۔

پہلی ۔ (جو کسیقدر اس کی وجہ سے واقف ہے) انہیں دکھیا معلوم ہوتی ہے یہ نہیں
سمجھتی ہو کہ اسکا ہی جگر ہے جو جدائی کی گھڑیاں یوں رو رو کے گذار رہی ہے ۔

دوسری ۔ تو کیا مر جایا کرتے ہیں ۔

پہلی ۔ سچ ہے اپنی آنکھہ کا تنکا نہیں دکھلائی دیتا ۔

نجمہ جو بالکل خاموش اور بے سہارے بیٹھی تھی گاڑی کے اچانک دھکے سے
تختہ سے نیچے آ رہی ۔ آس پاس کی عورتوں نے جو نجمہ کی سراسیمگی اور پریشانی پہ
بہت متاسف تھیں فوراً بڑھیں اور نجمہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور گھٹنے کا سہارا دیکر بٹھا دیا
ہوا کہہ رہی تھیں کہ گاڑی اسٹیشن پر کھڑی ہو گئی اور قلیوں نے اسٹیشن کا نام لے
لیکر آوازیں دینی شروع کر دیں مگر نجمہ جسکو اپنی بھی خبر نہیں اور بالکل غشی کی ایسی حالت
طاری ہے ہاتھ پاؤں پھیلائے کسی اجنبی عورت کے سہارے سے بیٹھی ہے
مگر یہ عورت جو کہ پٹ سے بیٹھی تھی گاڑی کے ٹھہرنے پر بار بار ہلا ہلا کر یہ چیخنے لگی ۔ بی بی
تمکو کہاں جانا ہے " جسکے جواب میں نجمہ کسی ہمراہی [illegible]
نیند کے نشہ میں چونک پڑا تھا آنکھہ کھولکر اوسیطرح اونگھتے اونگھتے کہا ۔
" ہمیں چین جانا ہے " اور پھر سر تکیہ پہ رکھکے آنکھیں بند کر لیں ۔
گاڑی جو پہونچنے کو تیار تھی ۔ جو چین کے اوترنے والے مسافر تھے وہ اوتر گئے نجمہ کو

بھی چون لون کرکے دو تین عورتون نے نیچے اوتارا ۔ اگرچہ اسوقت نجمہ اپنے سہارے
سے سنبھلکر کھڑی ہوگئی لیکن طبیعت بدمزہ ہو رہی ہے ۔ پانون زمین پر نہین جمتے
آہستہ آہستہ آپ اوپر کھڑے چلتے ہین اگر پانون یہان رکھتی ہے تو وہان پڑتے ہین زیادہ
پانون ڈگمگاتے ہے تو پلیٹ فارم ہی پہ آہ کرکے بیٹھ گئی ۔

ناصر نے ٹمٹم گاڑی والے کو آواز دی ۔ ٹکٹ کلکٹر کو ٹکٹ دے گاڑی مین سامان
سنبھلکر نجمہ جو بالکل بیہوش ہے بٹھایا اور خود بھی بیٹھکر گاڑی والے کو کہا کہ سیدھی
ہانکو کسی سراے مین پہنچا دیا ان کو آرام سے لیجانا کیونکہ ہم بہت تھکے ماندے ہین اپنا
کچھ فریاد نہ سے بہت اچھا کہکر گاڑی بڑھائی ۔

اب ہم دیکھتے ہین کہ کوکب لٹیرے کے ساتھ پولیس سے واپس ہوکر کیا کیا
کارروائی کرتا ہے ۔

ہین! یہ نجمہ والے مکان مین کیا ہو رہا ہے ۔ بہت سے آدمی کھڑے ہین
کوکب بھی بیٹھا ہوا ہے پہرہ ہے پولیس کا داروغہ بھی کھڑا ہے ۔ مگر یہ کیون آیا
کیون ایسی جلدی جانیکو تیار ہوگیا ۔ اسے تو آدمی بھی سمجھتے سب ایکدم
علیحدہ صرف کوکب اور ایک داروغہ رہگیا چونکہ پڑے کے وہ بھی جانیکو تیار
ہے مگر ابھی تک گیا نہین ہے ۔ ایک آدمی جو سرخ صافہ باندھے گھبرایا سا آیا
تھا اوس نے داروغہ کو علیحدہ لیجاکر کچھ کان مین کہا جس سے داروغہ کا غصہ اور
قلمدان اوٹھاکر فوراً پولیس مین کے ہمراہ چلنے کو تیار ہوگیا اور کوکب کو اپنے پاس
بلاکر کچھ کہا جسکو کوکب ہی سمجھا ہوگا اور چلدیا مگر یہ ظاہر ہے کہ کوکب سب انسپکٹر
پولیس کی باتون سے جو اسنے علیحدہ لیجاکر کی تہین سخت متاثر ہوا ہے کا اثر کم
جیسی چہرے پر بھی ہو رہا ہے ۔

ابھی سب انسپکٹر دو چار قدم ہی گیا ہوگا کہ دو تین آدمی قریب کے مکان مین سے آئے
ہوئے ملاقاتی ہوتے ہے اور کوکب کے پاس آکر بیٹھ گئے اور باتین کرنے لگے ۔
ایک ... مین نے آج ایک شخص کی زبانی سنا ہے کہ چمن سے تار آیا ہے ۔

کوکب ۔ (بات کاٹ کر) کیسا تار کسکے نام آیا ۔
پہلا ۔ مجسٹریٹ ضلع کے نام ایک تار اس مضمون کا آیا ہے کہ ایک عورت یہاں پر گرفتار ہوئی ہے جو کسی مقدمہ میں آپکے یہاں مطلوب ہے ۔ اگر یہ سچ ہے تو ہمیں اطلاع دو ۔ چنانچہ فوراً جواب دیا گیا کہ ممکن ہے طلب کیگئی ہو ۔
کوکب ۔ تمنے کس سے سنا ۔
پہلا ۔ میں نہیں بتلا سکتا مگر معتبر ضرور کہونگا کہ کل سے اسکی عام شہرت ہے ۔
دوسرا ۔ (کوکب سے مخاطب ہوکر) ممکن ہے کہ یہہ باتیں سچ ہوں اسواسطے کہ اسمیں جھوٹ بولنے سے کیا نفع ہے ۔
کوکب ۔ (گھبرا کر) یہ بھی خبر ہے وہ کون عورت ہے ۔
اور ایک خاموشی کے ساتھ جس سے معلوم ہو رہا ہے کہ اندرونی کشمکش اور الجھن نے باطنی تغیرات کے ساتھ چہرے پر ہی پھیکی پھیکی زردی پھیر دی جس نے ایک ایسی گھبراہٹ پیدا کردی کہ تمام جسم تھرا گیا اور بدحواس ہوکر کہنے لگا " جہانتک میرا خیال ہے یہ چلیلہ باتیں نجمہ کے متعلق ہو رہی ہیں مگر کیا کروں ۔
پہلا ۔ تو کیا نجمہ کو تمنے کہیں بھیجدیا ہے ۔
کوکب ۔ (ایک آہ بھرکر) کیا کہوں تمسے تو کوئی پردہ نہیں (آہستہ سے) اسمیں تمنے ہی اپنے پانوں میں آپ کلہاڑی ماری ہے ۔
دوسرا ۔ تو بھی جسطرح ہو سکے تم اپنا پانوں اس بھڑکتی آگ سے نکالو ۔
کوکب ۔ یہ تو مجھسے نہو سکیگا کہ میں اوسکو یوں مصیبت میں گرفتار دیکھوں اور خود علیحدہ ہو جاؤں ۔
پہلا ۔ آخر کوئی ایسا ہی تو ہونا چاہئے جو پیروی کرے ۔ یہ کیا کہ سبکے سب ایک ہی دفعہ جلتی آگ میں کود پڑیں کوئی بچانے والا بھی تو ہونا چاہئے ۔
دوسرا ۔ یہ بات سہی ۔ یہ بھی تو سمجھو کہ اوسکو کیا تکلیف ہوگی جبوقت اطلاع میں تم اوسکے ساتھ جاؤگے ۔ (اسکی ہونا بند سے وار تم ہی ہو کر [illegible] اسکے ناواں نہیں [illegible])

یہ کہکر دونوں آدمیوں سے آپس میں چپکے چپکے باتیں [illegible]

بات پر سر ہلا کر خاموش ہو گیا اور کوکب اجازت لیکر جلدی سے آ سے تھے اور [illegible]
لوٹ گئے - کوکب ان دونوں کے چلے جانے سے ایک گھنٹہ تک وہ
یہیں بیٹھا رہا اور سکوت کے ساتھ کچھ سوچا کیا اور کچھ یاد کر کے دفعتاً اٹھ کر گھر گیا
کوکب نے ادھر چلنے کی تیاری اور ٹکٹ منگا کر الہ آباد کو روانہ ہو گیا -

ادھر صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے شیر سنگھ سب انسپکٹر کو جو تفتیش کیلئے ادھر بھیجا
چھوڑ کر چلا گیا تھا اور مجسٹریٹ ضلع کا یہ حکم جو انہوں نے کوکب کی گرفتاری کے
لئے بھیجا تھا دکھلایا اور کہنے لگے کہ مجرم چونکہ جیپور سرحد ملک ایران میں گرفتار
ہو گیا ہے اور صاحب مجسٹریٹ ضلع نے جیپور کے مجسٹریٹ ضلع کو اطلاع کی
دی ہے تاکہ وہ یہاں بھیجدے مگر اب تک کوکب پر ۳۰۲ کا مقدمہ چلانا چاہئے
جس سے وہ آیندہ ایسی جھوٹی اطلاعیں نہ کیا کرے -

شیر سنگھ - تو حضور مجرم کی نسبت کلکٹر صاحب کو کب اطلاع ملی -

سپرنٹنڈنٹ - اسکو آج کئی روز ہوئے اطلاع مل چکی ہے بلکہ کلکٹر صاحب نے
یہی لکھ دیا کہ تم فوراً بذریعہ حراست واپس کر دینا -

شیر سنگھ - تو کیا اوسکے ساتھ کوئی آدمی بھی ہے -

سپرنٹنڈنٹ - آدمی تو اوسکے ساتھ کوئی نہیں معلوم ہوتا -

شیر سنگھ - اگر کل حضور مجھے یہاں نہ بلاتے اور وہیں میرے پاس حکم پہونچ
جاتا تو جسطرح میں تفتیش کر رہا تھا اوسکو گرفتار کر لیتا اب اوسکو گرفتار رہنا بہت
مشکل ہے کیونکہ اس واقعہ کی جب عام شہرت ہو گئی تو ممکن ہے کہ اوسکے کانوں
تک بھی یہ واقعہ پہونچ گیا ہو -

سپرنٹنڈنٹ - کلکٹر صاحب کا یہی حکم تھا کہ شیر سنگھ کو بنگلہ پر بلا کر سمجھا دو ہم آہستہ
کر کیا سکتے تھے -

شیر سنگھ - واقعی مجبوری تو [illegible] مگر خیر - انشاء اللہ جلد ہی تعمیل ہو جائیگی [illegible]

سپرنٹنڈنٹ ۔ لیکن اگر بیان نہ دے تو دستخط کرا کر بیان اوسکی خبر لے کر چلے جاؤ اور
(بیرے کی طرف مخاطب ہو کر) ہمارے پہننے کے کپڑے لاؤ۔
شیر سنگھ نے صاحب سپرنٹنڈنٹ کو بیرے کیطرف مخاطب دیکھکر اجازت
چاہی اور سلام کرکے چلا آیا۔
کوتوال نے مکان پر ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ دریافت کرآئے مگر معلوم ہوا کہ وہ کل سے
کہیں گئے ہوئے ہیں۔ کانسٹبل کی زبانی یہ بات معلوم کرکے خفیہ طریقہ پر جانچ کرائی مگر
کچھ پتہ نہیں چلا بالآخر شیر سنگھ جو بحکم مجسٹریٹ ضلع کوکب کی گرفتاری کے لئے
مقرر کیا گیا تھا کوکب کی تلاش میں الہ آباد چلا گیا وہ اسٹیشن پر بیٹھا گاڑی کا انتظار کر رہا تھا
گاڑی کے آتے ہی اسٹیشن کو روانہ ہو گیا۔
دریائے گنگ کے نیلگوں پانی کی لہریں جو کہ لوؤں کے گرم گرم جھونکوں کو سرد بنا
دیتی ہیں عجب لہر رہی ہیں۔
محل کے سامنے ایک چوک میں جہاں میلہ لگتا تھا جہاں دونوں کی دوکانیں ہیں کوئی شخص جسکا صوفیانہ
لباس ثابت کر رہا ہے کہ یہ کوئی نہایت پارسا شخص ہے وسط چوک میں کھڑا تعویذ
دے رہا ہے چاروں طرف سے آدمیوں کا غیر معمولی جمعیت جو وسیع حلقہ میں اس کو
گھیرے ہوئے ہے ایک آدمی کو گھیرے تعویذ پہ تعویذ لے رہے ہیں۔ ایک شخص ابھی تعویذ
لینے نہیں پایا کہ دوسرے نے ہاتھ بڑھایا تیسرے نے بھی کوشش کی بغرض
اسیطرح ایک پر ایک گر رہا ہے مگر تعویذ دینے والا تمام آدمیوں کو برابر اپنا اونھیں
مجمع اور سائلوں کے ساتھ تعویذ دیتے جا رہا ہے۔
اگرچہ اس ہجوم میں سیکڑوں کے پاؤں کے جوتے نکلکے ٹوپیاں نیچے آ رہی ہیں مگر
اعتقاد ہے کہ نہایت بیدلی کے ساتھ سر جھکائے تعویذ لیکر بیچھے جوتے ٹوپیاں
ڈھونڈ رہے ہیں۔ اوہ! کسقدر عقیدت ہے کہ باوجود آدمیوں کی کثرت اور بدنظمی کے
شاہ صاحب کو کوئی برائی سے یاد نہیں کرتا۔

کوکب ۔ داروغہ سے ، کیا عرض کروں میرے گھٹنوں میں سخت درد ہے ۔
داروغہ ۔ کوتوالی تشریف لے چلیے سب رفع ہو جائیگا ۔
یہ کہا اور ایک طمانچہ رسید کیا جس سے ہمارا نوجوان کوکب جو پہلے شاہ صاحب
بنا ہوا تھا چلنے لگا ۔
کوکب اور انسپکٹر پولیس چلے جا رہے تھے کہ ایک وسیع پختہ عمارت کو صدر
دروازہ جس پر ایک پہرہ دار الاخلاق کی وردی پہنے ٹہل رہا تھا نظر پڑا اور وہ دونوں
اسمیں داخل ہو گئے اور وہ تمام تماشائی کوکب کے پیچھے ہو لیے تھے کوتوالی کے
دروازے پر رک گئے اور کوکب کو بوجہ نامرد ہونے کے جامہ تلاشی لیکر پہرہ والے
کے سپرد کر دیا جس نے فوراً حوالات میں بند کر دیا ۔

# گیارہواں باب

## عدالت فوجداری اور حیرت انگیز ماجرا

سمجھتا ہے بہر اپنی رہائی ناز
مری تقدیر برگشتہ ہنسا کی

جنوب و مشرق میں ایک وسیع احاطہ جسکے وسط میں پختہ عمارت کا سلسلہ کسی آفتابی
چہرے کی خوبصورت شعاعوں کی طرح دور تک چلا گیا ہے ۔
اگرچہ اہلکاروں کے آنے کا ابھی وقت نہیں ہوا مگر اہل معاملہ کی تعداد چاروں دروازہ
سے باہر سے تانتا بندھتے جا رہے ہیں ۔ اس احاطہ میں ایک طرف کچھ دو آدمی
بیٹھے ہیں جنکے سیاہ کوٹ خاکی پتلون اور سیاہ سرخ کناری دار صافے بندھے ہوئے
جوتے اور پیٹیاں لگائے پولیس کے جوان معلوم ہوتے ہیں ۔ اور دوسری طرف میں دستے خلاف
خاکی کوٹ پتلون اور سرخ صافہ والے ہیں جو بنگال پولیس کے آدمی معلوم ہوتے
اگر ان بنگال کے صافہ پر بندھا جیسے جو سامنے طرف لگا ہوا ہے ثابت کر رہا ہے کہ یہ ...

پولیس پہرے کے چوروں کی ہیں - مگر اب یہ پولیس کے جوان ہیں - اگرچہ یہ سب ایک جگہ پر جمع ہیں
مگر ایک شخص نہایت طریقت سے نگران ہے جو پہرہ پر کھڑا ہے تو گویا ہر ایک شخص معلوم
ہوتا ہے لیکن سب ایک طرف آ گئے ہیں بعض بعض اس قسم کی طبیعتوں کے آدمی جو
صرف اس غرض سے اس طرف کو بڑھ رہے ہیں کہ ان آفت رسیدوں کی جو بیچاری ایک طرح
کی بیچارگی اور حراست میں ہیں ہمدردی کرینگے بلکہ بعض تماشائی نگران غریبوں کے
دیکھنے کے لیے آ رہے ہیں انکو پہرے والے اپنی طرف آتے دیکھکر دور ہی سے
کہہ رہے ہیں کہ یہاں نہ پہنچو کسی شخص کے آنے کی اجازت نہیں ہے آپ ہمارے حال پر
مہربانی کریں - مگر وہ ہیں کہ باوجود اس ممانعت کے بڑھتے ہی چلے آتے ہیں - ایک
شخص جسکے دل میں کچھ ہمدردی تھا وہ بھی انہیں تماشائیوں کے گروہ سے بڑھا اور بہت تمام
پنجاب پولیس کے جوانوں تک پہنچا اور کسی شخص کو جسکو وہ اپنے خیال میں معلوم
کیا سمجھکر آیا تھا دیکھکر ایک سناٹے میں آ گیا -

کچہریوں میں حوالاتی مکانات چوروں کے لیے علیحدہ علیحدہ تیار ہوئے ہیں ایک
حوالات اس قسم کی تعمیر کی گئی ہے جسمیں آہنی سلاخیں لگا کر جیلخانوں کی شکل
بنا دی ہے اسمیں کوئی معصوم منفعت کو رہتے جسکا سرخ و سفید رنگ بالکل زرد
پڑ گیا ہے رونے اور آہیں کرنے کے سوا کوئی کام نہیں اس مجبوری کے ساتھ عالی تبار
اور خون و پسینہ ایک ہو گئے خاک پر پڑی رو رہی ہے کاش کوئی جی لگا کر سننے والا
ہو جو اوسکے ساتھ خود نہ رو پڑے مگر کسی کسی وقت جب کسی کے کراہنے اور رونے سے
رونے اور چلانے کی آواز سنتی ہے تو اپنی تمام سب بپتوں کو بھولکر اوسکی طرف متوجہ ہو جاتی
ہے اور چپکے چپکے کہنے لگتی ہے کہ یہ بھی میری طرح کوئی مبتلائے رنج و فراق ہے
اور جب زیادہ سننے کی تاب نہیں لا سکتی تو خود بھی رونے لگتی ہے مگر یہ شخص جو
شخص ملنے کے ارادے سے گیا تھا کہ یہ بھی ایک طرف بیٹھ گیا [illegible]
کرنے اور خیالات میں ملنے کے [illegible] باتیں کرنے لگا مگر یہ کسی کی [illegible]
مگر [illegible] آواز جو فوراً مقناطیسی قوت کی طرح اپنی طرف کھینچ لیتی ہے [illegible]

نگینہ - ایک اردلی کا سپاہی بھی حاضر آیا اور کہنے لگا کہ ملزموں کو صاحب بلاتے
ہیں اور چلا گیا - اوس کے کہنے کے ساتھ ہی دونوں گارڈ کے جوان بلیٹ وغیرہ
لگا کر تیار ہو گئے - ہتھکڑیاں جو عاشقوں کا قدیمی زیور ہے پہنائی جانے لگیں -
تماشائی چاروں طرف سے آ آ کر جمع ہونے لگے - وہی اردلی کا سپاہی جو ابھی تمام
ملزموں کو بلانے آیا تھا اب تحفہ کو دریافت کر رہا ہے کہ "تحفہ کون ہے ؟"

اگرچہ اردلی کے زبان سے لفظ تحفہ ٹھیک طور پر نکلنے بھی نہ پایا تھا کہ بہت سے
کان کھڑے ہو گئے اور یہاں تک کہ ایک طرف سے ایک ساتھ ہی آواز بھی آئی کہ ہیں!
کیا یہاں پر کہیں تحفہ بھی ہے ؟ مگر یہ آواز جس کے ہونٹ سے نکلی تھی اس دردبھرے
لہجہ میں سنائی دی کہ اس عورت کی آنکھوں سے جو ابھی ابھی بالکل بیہوش پڑی ہوئی تھی
بے اختیار آنسو جاری ہو گئے اور دونوں طرف کی جوشیلی حسرتناک آوازوں نے
[illegible] کچہری کے برآمدوں کو سر پر اوٹھا لیا ہے - گو لاکھ منع کیا جا رہا ہے
پہرہ والے سپاہی یہ کہکر کہ کچہری ہے - آہیں آہیں !! کیا کر رہے ہو - دل [illegible]
درد کے علاوہ باہمی اتحاد سے نہیں سہاگہ کا کام کر رہا ہے ایسی باتوں سے
کب بعض رکنے والے ہیں -

ہزار روک رہے ہیں مگر دونوں کی یہ حالت ہے کہ ایک دوسرے کے سامنے
پڑتے ہی بیتابی اور گھبراہٹ کے ساتھ ہی اسطرح مرد تازہ اور [illegible]
کہ گویا آنکھیں چار ہوتے ہی تمام جدائی کی تکلیفیں وہ بھول گئیں [illegible]
آتش شوق کے ساتھ ہی ساتھ بڑھتا ہوا [illegible]
اگرچہ تحفہ اور [illegible] دونوں اس [illegible]
[illegible] مقابلہ میں بہتر اور [illegible]
[illegible] رہے ہیں اور اس [illegible] اتفاق [illegible]
[illegible]
[illegible]

کس دھوم سے شادی کی مگر اس بے عقل کا کیا ٹھکانا کہ تمام گھر بار روپیہ پیسہ پر لات مار کر ایک بیوا کے ساتھ ہولی - کیا آپ کو اسکی بابت معلوم ہے کہ شوکت کب پکڑا گیا اور کہاں سے پکڑا گیا - سنا ہے شوکت بھی تو تجھ سے ملا تھا مگر اوسنے تو کوئی جواب ہی نہیں دیا - معلوم شوکت اور نجمہ کے درمیان کیا باتیں ہوئیں (دلبر کو ہاتھ پکڑ کے) میں ذرا شوکت کے گھر ہو آؤں - اوہوں نے آنے کا وعدہ بھی کیا تھا اب تک آئے نہیں - بس اب کیا آوینگے اگر آتے تو ابتک آجاتے - قریب ایک گھنٹہ ہو -

دلبر - (بات کاٹ کے) شاید اونہیں کھانا کھانے میں دیر ہوئی ہوگی اور کوئی وجہ تو سمجھ میں نہیں آتی -

واجد - کیا ابتک کھانا ہی کھا رہے ہونگے -

دلبر - کھانا کھا کر لیٹ گئے ہونگے - خیر چلو چلیں -

واجد اوٹھا چونہ ہی اوسنے لکڑی لی تھی اور بھائی دلبر کو ساتھ لے دروازہ سے باہر نکلا ہی تھا کہ شوکت کو آتے ہوئے دیکھا جی میں کہنے لگا - ارے وہ تو ہیں آ گئے اور رک گیا (شوکت کی طرف مخاطب ہوکر) کہنے لگا - "آپنے اسقدر دیر کیوں لگائی میں تو صبح سے انتظار کر رہا ہوں - اب آپ ہی کے یہاں چلنے کو تیار ہوا تھا کہ تم سامنے سے نظر پڑ گئے -

شوکت - دیر کہاں ہوئی کھانا کھاتے ہی تو چلا آ رہا ہوں (گھڑی دیکھکر) آج صرف ایک بجنے میں چار منٹ رہ گئے -

واجد - خیر یہ باتیں تو ہو چکیں اب یہ بتلاؤ کہ اوس روز آپ کی اور نجمہ کی کیا کیا باتیں ہوئی تھیں -

شوکت - باتیں کیا - میں میں ہی اونکو سمجھاتا رہا لیکن وہ سب کسی کا کہا کرنے لگی - گو میں نے مختلف طریقوں سے سمجھانے کی کوشش کی بہت کچھ نشیب و فراز دکھلائے لیکن تو بہ اوہوں نے ایک کان بھی نہ سنا بلکہ اولٹے مجھی کو قایل کرنا شروع کر دیا اور . . . . . . . . .

واجد — (بات کاٹ کے) تو اب کیا کارروائی کرنی چاہیے

شوکت — کارروائی کیا کرنی چاہیے وارنٹ تیار رکھو - اول تو تھوڑی بہت سزا انہین ویسے ہی ہوگی اور اگر نہ ہووے تو پھر ڈگری یا ان سے گرفتار کرا لیا جاویگا - ایسی حالت مین اگر وہ تمہارے ہان آنے پر رضامند ہووے تو فبہا ورنہ حوالات ہے ہی -

واجد — اس بھروسہ پر تو رہو نہیں کہ ان سے عدالت سے بھی کسی قسم کی سزا ملیگی اسواسطے کہ ان پر کوئی جرم تو ثابت نہیں ہوا محض دیوانی کا یہ کسقدر جرم ہے جو کہ سو وقت تک اس لئے اپنے اوپر ڈگری وغیرہ کی تعمیل نہیں ہونے دی ہو یہ کیا بڑی بات ہے اور یہی آئین اگر آج ہی سب کارروائی ہو جاوے تو اچھا ہے ورنہ اسطرف تو ہاتھ دھو کر بیٹھ جانا چاہیے -

شوکت — ہم تم دونوں ساتھ چلتے ہین (اور واجد علی کیطرف مخاطب ہوکر) اچھا تو بیٹھئے - کیونکہ دیر زیادہ ہوگئی ہے پہونچنا بھی تو ہے گر یان یہی دریافت کرایا تھا کہ بعض وارنٹ کا طلبانہ داخل کرنا پڑیگا اور نئے سرے سے ان ڈگری کا مرتب کرانی جاویگی - (پیراستہ ہوا) خیر کیا جاویگا - بھلا یہ تم سے کون کہتا تھا کہ آج تو وہان رہین حکم سنایا جاویگا -

واجد — نہ معلوم کون شخص کل مجھے کہتا تھا اور یہ بات بھی قرین قیاس معلوم ہوتی ہے اسواسطے کہ کئی روز سے مقدمہ پیش ہو رہا ہے - کو آپ دفعہ ۴۰۶ سے تو بری کیا کر دیا صرف دفعہ ۴۲۱ - رہگئی سو اسمین زیادہ سے زیادہ دو تین ماہ کی سزا ہوگی کیونکہ جیسے کی تو اس دفعہ سے متعلق سزا ہے -

شوکت — اچھا اب مہربانی کرکے جلدی چلئے چلو دیر نہ کرو -

(شوکت کے لئے لفظ سکے واجد اوٹھا اور دونوں باتین کرتے ہوے کہ کبھی ان معاملات مین احتیاط زیادہ کرنی چاہیے کچہری کیطرف چلدیتے -

کچہری نہ [illegible] سے زیادہ کچھ ہے بلکہ آدمیون سے بھر رہی ہے نیز عدالت ہم کرکان [illegible] مگر بعض اجنبی مقدمات مین

دوسرا مقدمہ پیش ہوجانیکی وجہ سے کوئی حکم نہیں دیا گیا ہے۔
کوکب و نجمہ کا مقدمہ بھی اور مصایب کیطرح شام کے لئے اوٹھا رکھا گیا تھا لیکن
کسی مصلحت سے ابھی حکم سنا دیا گیا ہے۔ نجمہ بالکل بری کردیگئی مگر کوکب دفعہ ۱۸۲
کے جرم مین چار ماہ قید سخت کا سزایاب ہوا۔
اگرچہ نجمہ کی بریت سے عام طور پر تالیان بجائی جارہی ہین مگر نجمہ خود نہایت غمگین
بیٹھی یہ کہہ رہی ہے کہ کاش کوکب کے بجائے یہ سزا مجھے ملجاوے تو اچھا تھا مجھکو
ایسی حالت مین ہرگز خوشی نہین ہوسکتی جبکہ میرا پیارا کوکب۔ مجھے جان سے عزیز
کوکب میری جان کا مالک کوکب سزایاب ہو۔
یہ کہا اور آنسو بھر لائی۔ یہ حسرتناک سین ہم جانہین کی آنکھون کے سامنے تھا دونون
آپ میں ملے اور دونون حسرت بھری نگاہون سے ایک دوسرے کیطرف
یعنی کوکب نجمہ کو اور نجمہ کوکب کو دیکھ رہی تھی۔
واقعی اس حسرتناک نظارے پر جو غور کر رہے ہین اونکی آنکھون سے بھی آنسو
نکل رہے ہین۔ اف کیا حسرتناک موقع ہے مگر کیا ہوسکتا ہے۔ حکم صاف ہے
کیونکہ عدالت سے یہ حکم ملا ہے کہ کوکب کو جیلخانہ پہونچا دیا جاوے اور نجمہ کو
چھوڑ دیا جاوے۔ اسواسطے عام تماشائی۔ مختار۔ اردلی شکرانہ مانگتے ہین۔ مگر
نجمہ ہے کہ اس چھوٹ جانے سے قید کو ہزار درجہ اچھا سمجھ رہی ہے۔ اور ان
لوگون کے شکرانہ مانگنے اور مبارکباد دینے سے سر نوچتی ہے اور روتی ہے
اور کہتی ہے ہائے دنیا کو یہ معلوم ہے کہ اسے خوشی ہوئی۔ حالانکہ مجھے سخت ملال
ہوا واللہ جان تیاگ کیا نہین ورنہ مین زندہ نہ رہتی اور اس سخت جان کو ہیرون سے
کھینچتی لیکن کیا کرون زمانہ نازک ہے۔
یہ کہا اور آنکھین بند کرکے سوچنے لگی اب وہ جمگھٹ جو پہلے نجمہ کے چارونطرف
ہو رہا تھا کم ہوگیا مگر نجمہ بدستور اس حسرت انگیز تفرقہ سے جسکی بنیاد پر فلک نے
سے پہلے ہی اپنی [illegible] پیدا کیا اور حسد سے ڈال رکھی تھی اسوقت غیر معمولی اور اسی

جا رہی ہے اور یعنی نہ صرف چار ماہ کے لیئے مایوس کر کے دولاتی ہے بلکہ ان
چار ماہ کو چار سال انتظار کر کے اور انتشار بڑھا دیتی ہے —
وہ چار واقف کار جنکی طبیعتوں میں قدرتی اثر موجود ہے ان سانحات سے متاثر
ہوکر نجمہ کو گاڑی میں بیٹھنے اور مکان چلنے کے لیئے سہارا دے رہے ہیں مگر یہ ہے
کہ کبھی کھڑی ہو ہو کر اور کبھی اچک اچک کر اور کبھی رسی پر چھائیں کو جو کبھی کبھی
سپاہیوں کی جو اوسکو حراست میں لئے ساتھ ساتھ جا رہے ہیں ادہر ادہر
ہوجانے سے نظر پڑجاتی ہے تکتی ہے اور سمٹ کر بالکل دوہری ہوئی جاتی ہے
مگر ہاں ! یہ پرچھائیں واحد کی نہیں آدمیوں کی ہے – لیکن یہ پرچھائیں تو اسطرف
میں معلوم ہوتی ہے – غالباً یہ دونوں شخص اسیطرف کو آرہے ہیں کیا عجب کہ
پھر لوٹا لائے – ارے تو یہ تو یہ تو دیوانی کے چپراسی معلوم ہوتے ہیں مگر یہ
اسقدر دوڑے ہوئے کیوں آرہے ہیں ان کے ساتھ واحد اور شوکت بھی ہیں
کس تیزی سے چلے آرہے ہیں – دیکھو وہاں سے وہ یہ آگئے اور آتے ہی
کے ساتھ نجمہ سے مخاطب ہوکر ایک چپراسی کہنے لگا – "تمہارا وارنٹ ہے"
نجمہ — (جو پہلے رو رہی تھی منہ پونچھکے اور چپراسی کیطرف دیکھکر) کیسا وارنٹ ہے —
دوسرا — واحد نے تمہاری گرفتاری کا وارنٹ جاری کرایا ہے —
نجمہ یہ لفظ سننے کے ساتھ ہی زمین پر گر پڑی اور قبلہ رو ہوکر سجدہ شکر ادا کیا – اور
چپراسی سے کہنے لگی "میں موجود ہوں جہاں جی چاہے لے چلو"
پہلا — ہم کہاں لے چلیں اگر تم واحد کے یہاں چلنے پر رضامند ہو تو یہ کھڑے
ہیں انکے ساتھ چلی جاؤ ورنہ جیلخانہ تمہارا رستہ دیکھ رہا ہی —
نجمہ — میں بخوشی کے ساتھ جیلخانہ جانے کو تیار ہوں مگر آئندہ واحد کے
یہاں جانے کا نام نہ لیجیئے گا —
دوسرا — اچھا تو تمکو صدر ڈپٹی صاحب کے یہاں پیش ہونا ہوگا —
نجمہ — جہاں تم کہو میں چلنے کو تیار ہوں تم مجھے جیلخانہ جلدی پہنچاؤ – ہائے میرا

پیاری بہن کی صورت کو مدت سے آٹھوں برس سہی ہیں وہ بھی تو وہیں ہے پھر میں
اکیلی رہ کر کیا کروں گی۔ (چپراسی کو آواز دیکر) ہاں اب کسلئے دیر کیجا رہی ہے
چلنے کے لئے تیاری کرو۔

دونوں چپراسی تحمینہ کے کہنے پر اوسی گاڑی منگائی تحمینہ کو سوار کیا دیوانی میں لائے
صدر اعلیٰ کے سامنے پیش کیا اور حکم حال کرکے جیلخانہ پہونچا آئے۔

گو تحمینہ جیداری کے جرم سے بالکل بچ گئی تھی لیکن کمبخت دیوانی کے اُس قانون بالاشتہ
سے نا کرہی چھوڑا اب جیلخانہ کی ناقابل برداشت سختیاں جو قحبیت میں جھیلنی پڑتی ہیں
بھگت رہی ہے۔ اگرچہ ابھی تحمینہ پورے مہینے نہیں ہوئے لیکن کچھ ہی دن
باقی رہگئے ہیں۔ کیونکہ عدالت اپیل سے بالکل بری ہوگیا اب تحمینہ بھی چھوٹنے
والی ہے۔ چونکہ دیوانی کی سزا صرف تا چھ مہینے کے لیئے ہوتی ہے اور چھ ماہ کے
قید ہونے ڈگری تمام باتوں سے بری الذمہ ہوجاتا ہے گو ڈگریدار کو کوئی استحقاق
وصولی کا نہیں رہتا ہے۔ مگر مالک کی ترسے دن کی چالیس جتنی زر مالش کے لئے
مشتاق سے سخت جان اور جیلخانہ کی شخص کی ہوسکے ابتر چلتی رہتی ہیں۔ چنانچہ انہیں
پھر سیدوں سے بیان پہونچ آیا اور ایک نیا شگوفہ کھلا کر ان آرزومندان شب وصل کو
ایک دم میں علیحدہ کرنے کے لئے نقشہ جمایا۔

گو واحد اور شوکت رات دن اسی گھات میں لگے رہتے ہیں اور دماغی کوششوں سے
ایک دم کی بھی مہلت نہیں ملتی تاہم اس وقت میں کسی قدر مطمئن بیٹھے تھے اور دفعتا
کسی خیال کا پیدا ہونا تھا کہ واحد کہنے لگا۔

...... بھئی شوکت یہ تو کچھ بھی نہ ہوا جو تحمینہ چھوٹ کر اپنے گھر چلی گئی۔

**شوکت** ۔ کیا میعاد پوری ہوگئی۔

**واحد** ۔ نہیں ابھی تو دو چار دن باقی ہیں مگر ختم ہوتے کیا دیر لگتی ہے

**شوکت** ۔ پھر کیا کرنا چاہئے؟

**واحد** ۔ کسیطرح تحمینہ سے دستخط یا انگوٹھہ کا نشان کرالیا جاوے۔

شوکت۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اگر ہم تم تھوڑی دیر کے واسطے یہ فرض کر لیں کہ انگوٹھا
کا نشان ہو گیا تو کیا ہوگا۔

واجد۔ داروغۂ جیل سے مل کر کارروائی ہوگی۔

شوکت۔ اوس سے مل کر کیا کارروائی ہوگی۔

واجد۔ ایک درخواست مضمون کی تمہاری طرف سے لکھی جا سکتی ہے کہ میں اپنے
شوہر کے یہاں جانے کے لئے رضامند ہوں۔

شوکت۔ (خوشی کے لہجہ میں) یہ ترکیب تو بہت اچھی نکالی ہے کاش یہ سب
جیل جاوے مگر میں نے کچھ اور ہی سنا ہے۔

واجد۔ تم نے کیا سنا۔

شوکت۔ اگر تم برا نہ مانو تو کہوں۔

واجد۔ برا ماننے کی کون بات ہے آپ شوق سے کہیں۔

شوکت۔ میں نے سنا ہے کہ تمہارا داروغۂ جیل ہی پر فریفتہ ہوا ہے اگر یہ بات سچ
ہے تو بڑی بات ہے کہ لوگ اپنی حیثیتوں کا بھی خیال نہیں کرتے

واجد۔ نہیں یہ بات غلط ہے گو میں بھی سن چکا ہوں مگر مجھے یقین نہیں

شوکت۔ اگر یہ سچ ہے تو بڑی مشکل ہوگی۔

واجد۔ نہیں کچھ مشکل نہیں اور خدا کرے جو یہ سچ ہو۔

یہ کہا اور شوکت کا ہاتھ پکڑ کے آپس میں باتیں کرتے ہوئے جیل کی طرف روانہ
ہوئے مگر ایک انتشار ہے جو طبیعتوں میں ہو رہا ہے وہ کبھی کبھی ان کی تمام امیدوں
اور منصوبوں پر پانی پھیر دیتا ہے جس سے چلتے چلتے ایک دوسرے کا منہ
حیرت سے تکنے لگتے ہیں۔ ابھی [illegible] جیل میں [illegible] داروغۂ جیل سے [illegible]
ایک آہستہ آہستہ باتیں [illegible] انگوٹھے کا نشان ہو گیا درخواست پر انگوٹھے کے
نشان اور دستخط [illegible] کا نشان بھی ہو گیا اور داروغۂ جیل نے
اپنی طرف سے بیٹے کا وعدہ [illegible] لیکن [illegible] نہیں کی۔